اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now

باکس میں موجود کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

حسین خواب

حیا رائٹر

السلام علیکم، عزیز قارئین!

Zubi Novels Zone

یہ میری زندگی کا پہلا ناول ہے۔

لفظوں کو کہانی میں بدلنے کا یہ سفر میرے لیے بہت خاص رہا...

کئی جذبات، کئی احساسات...اور بے شمار دعائیں اس سفر کا حصہ بنیں۔

اگر کہیں کوئی غلطی ہو گئی ہو،

تو اُسے میری پہلی کوشش سمجھ کر درگزر کر دیجیے گا۔

یہ کہانی صرف کرداروں کی نہیں،

بلکہ اُن رشتوں، احساسات، اور خوابوں کی ہے جو ہمارے ارد گرد سانس لیتے ہیں۔

آپ سب کی رائے، محبت، اور دعاؤں کی شدت میرے لیے بہت اہم ہے۔

اگر یہ کہانی آپ کے دل کو چھو جائے... تو میری محنت کامیاب ہو گئی۔

محبتوں کے ساتھ،

حیا رائٹر

کہانی کا آغاز—شاہ برادرز ولا

یہ کہانی ہے گوجرانوالہ میں واقع شاہ برادرز ولا کی—ایک شاندار، وسیع اور روایات سے جُڑا ہوا وہ محل نما گھر، جہاں ہر کونے میں خوشیاں کبھی آباد ہوا کرتی تھیں۔

اس ولا کے سربراہ تھے راحِم شاہ صاحب—ایک باوقار، سلجھے ہوئے اور عزت دار انسان، جن کا پورے شہر میں ایک مقام تھا۔

راحِم صاحب کی دنیا تھی ان کی بیٹی نورم—جو ان کی واحد اولاد تھی، اور ان کے دل کا سکون۔

اور ان کی ہمسفر...

زینب بیگم ——ایک نیک سیرت، باحیا اور سمجھدار خاتون، جنہوں نے صرف

راحِم صاحب کا ساتھ نہیں نبھایا، بلکہ پورے شاہ ولا کو ایک محبت بھرے آنگن

میں بدل دیا۔

زینب بیگم نے نہ صرف بیٹی کی پرورش میں ممتا کا حق ادا کیا، بلکہ ہر رشتے، ہر ذمہ

داری کو وقار سے نبھایا۔

مگر افسوس...

زندگی ہر بار ویسا ساتھ نہیں دیتی جیسا انسان چاہتا ہے۔

جب نورم صرف آٹھ سال کی تھی،

تبھی قسمت نے ایک ظالم موڑ لے لیا۔

ایک صبح،

جب نورم اسکول کے لیے تیار ہو رہی تھی،

اچانک زینب بیگم کو سینے میں شدید درد ہوا۔

سب کچھ پل بھر میں بدل گیا۔

ہارٹ اٹیک...

اور پھر وہ پل جو راحم صاحب اور نورم کے لیے ہمیشہ کے لیے ساکت ہو گیا۔

زینب بیگم اس دنیا سے رخصت ہو گئیں...اور شاہ ولا میں جیسے زندگی رک گئی۔

راحِم صاحب کی آنکھوں سے روشنی چھن گئی،

اور نورم کے بچپن کی ہنسی،

خاموشی میں ڈھل گئی۔

شاہ خاندان——ایک جڑوں سے جُڑا ہوا، جذبوں سے بھرا گھرانہ

گوجرانوالہ کے دل میں واقع، پرانی شان وشوکت سے بھرپور "شاہ برادرز ولا"

نہ صرف ایک محل جیسا گھر تھا بلکہ رشتوں، محبتوں اور روایتوں سے بندھا ہوا

ایک مکمل جہان تھا۔

اس گھر کے سربراہ تھے ——عبدالغنی شاہ۔

ایک باوقار، سخت گیر مگر عدل پسند انسان۔

ان کی بیوی، ناظمین بیگم ——ایک صابر، سلیقہ منداور سب رشتوں کو جوڑ کر

رکھنے والی ماں۔

عبدالغنی شاہ اور ناظمین بیگم کے چار بچے تھے——

تین بیٹے اور ایک بیٹی۔

---

1. ★ حاکم شاہ (سب سے بڑے بیٹے)

طبیعت میں سختی، بات میں رعب، اور خاندان کا سربراہ بننے کی خواہش۔

انہوں نے شادی خاندان سے باہر کی — رانیا بیگم سے،

جو جدید سوچ اور تہذیب کا حسین امتزاج تھیں۔

ان کے دو بیٹے ہیں:

شازل (سمجھدار، سنجیدہ اور اپنی ماں پر گیا)

آریان (زندہ دل، جذباتی، اور ذرا بے ساختہ)

---

2. ★ راحم شاہ (درمیانی بیٹا)

Zubi Novels Zone

نرم مزاج، خاموش طبع، اور سب سے الگ تھلگ رہنے والے۔

شادی کی اپنی ماموں زاد زینب بیگم سے، جو نیک دل، وفادار اور خاندان کی سب سے پر سکون عورت تھیں۔

قسمت نے ان کا ساتھ چھین لیا——

زینب بیگم نورم کی آٹھویں سالگرہ سے پہلے ہی ہارٹ اٹیک سے انتقال کر گئیں۔

ان کی ایک ہی بیٹی ہے——

نورم——سنجیدہ، باوقار، باپ کی آنکھوں کا نور، اور اب ولا کی واحد لڑکی وارث۔

---

3. ★ہارون شاہ (سب سے چھوٹے بھائیوں میں)

باتونی، کبھی سنجیدہ، کبھی لاپروا، مگر دل سے گھر والے۔

شادی کی راحیلہ بیگم سے —— ایک مضبوط، تھوڑی رعب دار اور دل میں کچھ کچھ چھپا رکھنے والی عورت۔

ان کے تین بچے ہیں:

بیٹا کیف (دلیر اور تھوڑا لاپروا)

جڑواں بیٹیاں: عنایہ اور عنایت (شرارتی، معصوم، اور سب کی جان)

---

4. ✿ نجمہ بیگم (سب سے چھوٹی اور لاڈلی)

عبدالغنی شاہ کی اکلوتی بیٹی، سب کی جان۔

شادی ہوئی اپنے ماموں زاد فیصل سے، جو خاموش طبع اور سادہ مزاج انسان ہیں۔

ان کے دو بچے ہیں:

بیٹی ایمان (سادگی میں خوبصورتی، سب سے سمجھدار)

بیٹا احمد (چپ چاپ، مگر سب کچھ دیکھنے والا)

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب بیگم کی وفات کے وقت نورم ابھی بہت چھوٹی تھی۔راحم شاہ پر جیسے قیامت گزر گئی ہو——ایک طرف جیون ساتھی کا دائمی بچھڑ جانا،اور دوسری طرف ننھی سی نورم کی معصوم آنکھوں میں چھپی تنہائی۔

یہ وقت سب کے لیے آزمائش کا تھا۔والدین،یعنی عبدالغنی صاحب اور نازمین بیگم،پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔

راحِم شاہ کا تعلق کسی معمولی گھرانے سے نہ تھا——ان کا اپنا کامیاب بزنس تھا،گھر میں کئی ملازمین،بڑے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ خاندانی رہائش——بظاہر سب کچھ تھا،مگر ماں کے جانے کے بعد نورم کے دل میں ایک ایسی خلا پیدا ہوئی،جو کبھی پُر نہ ہو سکی۔

اگرچہ گھر کا ہر فرد نورم سے محبت کرتا تھا — تائی اور چچی نے ماں جیسا سایہ دینے کی پوری کوشش کی، اور راحم صاحب نے تو اپنی دنیا اپنی بیٹی پر نچھاور کر دی — مگر ماں کی خوشبو، ماں کی گود، ماں کی آواز... وہ کہاں دوبارہ ملتی ہے؟

نورم دن بہ دن چپ ہوتی گئی۔ وہ جیسے کسی خاموش، اداس سی دنیا میں رہنے لگی۔ نہ کسی سے دل کی بات کرتی، نہ کسی کے ساتھ کھیلتی۔ وہ ہنستی تو تھی، مگر آنکھوں میں چمک نہیں ہوتی تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

چند ہی مہینوں بعد، راحم شاہ کے بڑے بھائی نے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ مستقل طور پر یو کے (UK) منتقل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

یوں گھر میں ایک اور خاموشی اتر آئی — ایک اور رشتہ، جو نورم کے آس پاس سے ہٹ گیا۔

9سال بعد:

"نورم بیٹا اُٹھ جاؤ، کالج کے لیے دیر ہو رہی ہے۔"

نورم کی چاچی نے نرمی سے اس کے کمرے کا پردہ ہٹایا اور آہستگی سے آواز دی۔

"اُٹھتی ہوں... پانچ منٹ بسسس۔"

نورم نے چادر میں منہ چھپا کر سستی سے جواب دیا، جیسے نیند ابھی بھی پلکوں سے لپٹی ہو۔

"پھر لیٹ ہو جاؤ گی، جلدی فریش ہو کر نیچے آؤ"!

چاچی نے تھوڑا سا زور دیتے ہوئے کہا اور مسکرا کر کمرے سے نکل گئیں۔

چند لمحوں بعد، نورم اٹھ کر فریش ہوئی اور جلدی جلدی اپنا یونیفارم پہنا۔

آئینے کے سامنے بال باندھتے ہوئے وہ خود سے بڑبڑائی،

"ہمیشہ کی طرح پھر لیٹ ہو گئی"!

نیچے کھانے کی میز پر راحم صاحب پہلے سے ہی بیٹھے تھے،

اخبار کے صفحے پلٹتے، اپنے خیالات میں مگن۔

"السلام علیکم بابا جان"!

نورم نے مسکرا کر سلام کیا اور ان کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"وعلیکم السلام، میرا بیٹا"!

راحِم صاحب نے مسکرا کر جواب دیا،

"آج میری بیٹی لیٹ ہو گئی لگتا ہے؟"

"جی بابا، کل رات صحیح سے نیند نہیں آئی...اسی لیے۔"

نورم نے معصومیت سے جواب دیا۔

"چلو، جلدی سے ناشتہ کر لو۔ پھر کالج کے لیے نکلنا ہے۔"

راحِم صاحب نے چائے کا کپ ہاتھ میں لیتے ہوئے نرمی سے کہا۔

Zubi Novels Zone

"اچھا بابا"!

نورم نے جلدی سے دو نوالے لیے، اور پھر بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے اٹھی۔

"اچھا ٹھیک ہے بابا، میں اب چلتی ہوں کالج۔"

وہ آکر اپنے بابا سے لپٹ گئی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

راحِم صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا——

وہ لمحہ خاموش تھا، لیکن محبت سے لبریز۔

نورم...اب سترہ سال کی ہو گئی تھی،

مگر اپنے بابا کے لیے ابھی بھی وہی ننھی، شرارتی بچی تھی۔

السلام علیکم جانو نورم نے چہکتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام میری چڑیل زمل نورم کے گلے لگتے ہوئے بولی

کیا حال ہے میرے جانو کا نورم نے زمل سے پوچھا

میں ٹھیک تم بتاؤ کیا حال ہے زمل نے جواب میں کہا

میں بھی ٹھیک نورم نے جواب دیا

نورم اور زمل کی دوستی کو 8،7 سال ہونے والے تھے

ماضی

نورم کی ماما کی وفات کے بعد جیسے اس کی ہنسی بھی اس کے ساتھ ہی دفن ہو گئی تھی۔وہ چپ رہنے لگی تھی،اپنی ہی دنیا میں گم۔نہ کسی سے بات،نہ کسی کے

Zubi Novels Zone

ساتھ ہنسی خوشی کے لمحات۔ سکول میں بھی وہ ہمیشہ الگ تھلگ بیٹھتی، جیسے زندگی سے کوئی شکایت چھپی ہو دل میں۔

پھر ایک دن اس کی ملاقات زمل سے ہوئی۔ زمل کی مسکراہٹ میں کچھ ایسا تھا جو نورم کی خاموشی کے قفل پر دستک دینے لگا۔ دھیرے دھیرے دونوں کے بیچ دوستی کی وہ ڈور بندھ گئی جو آج تک ٹوٹی نہیں۔

اب بھی نورم زیادہ کسی سے گھلتی ملتی نہیں۔ اس کے دوستوں کی فہرست میں صرف ایک ہی نام ہے — زمل۔ خاندان میں بھی وہ سب سے کٹی کٹی رہتی ہے، جیسے اس کا دل اب کسی سے جڑنا ہی نہیں چاہتا۔

اس روز بھی دونوں سکول کے لان میں بیٹھیں، ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف تھیں۔ زمل کبھی نورم کو چھیڑتی، تو کبھی اسے ہنسانے کی کوشش کرتی۔ اور

نورم، جو باقی سب کے لیے ایک خاموش پہیلی تھی، زمل کے ساتھ کھل کر مسکرا لیتی تھی۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد، گھنٹی بجی تو دونوں اپنی اپنی کتابیں سنبھالتی ہوئیں کلاس کی جانب بڑھ گئیں—جیسے وہ ایک دوسرے کا سہارا ہوں، ایک ایسی دوستی جس نے نورم کی خاموشی میں رنگ بھر دیے ہوں۔

Zubi Novels Zone

اسلام و علیکم چاچو کیا حال ہے آپ کا

واعلیکم السلام میں ٹھیک تم بتاؤ راحم صاحب نے جواب دیا

میں بھی ٹھیک شازل نے جواب دیا

ماما پاپا کا بتاؤ راحم صاحب نے پوچھا

جی وہ بھی ٹھیک چاچو

کب کی فلائٹ ہے تم لوگوں کی پھر راحم صاحب نے پوچھا

پرسوں دوپہر کی ہے چاچو شازل نے عاجزی سے جواب دیا

اچھا

مزید کچھ باتوں کے بعد کال بند کر دی گئی

Zubi Novels Zone

شام کو سب لوگ ڈنر کر رہے تھے جب راحم صاحب نے سب کی توجہ اپنی جانب کی

مجھے آپ لوگوں سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔

جی بتائیں بھائی کیا بات کرنی ہے؟ ہارون صاحب نے پوچھا

وہ پرسوں شازل لوگ ارہے ہیں

کیپیییپیاااااواؤتاپاابولوگ آرہے ہیں کیف (ہارون کابیٹا) نے خوشی سے کہا

اس میں عنایت اور عنایہ (ہارون اور راحلیہ کی بیٹیاں) کی آواز بھی شامل تھی

تینوں خوشی سے اچھلے۔

آرام سے آرام سے کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو راحیلہ نے فوراً ڈپٹا

سوری ماما (کیف ان دونوں سے دو سال بڑا تھا جبکہ عنایت اور عنایہ Twins تھی)

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے ہارون صاحب نے جواب دیا

کتنے دنوں کے لیے آرہے ہیں؟ نورم نے پوچھا

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آرہے ہیں راحم صاحب نے جواب دیا

اچھا۔ نورم نے اچھا پہ زور دیا

لینے کون کون جائے گا؟ کیف نے پوچھا

تم لوگ تو بلکل بھی نہیں جا رہے۔ راحیلہ بیگم کیف کی بات کاٹتے ہوئے بولی

کیییییمییییوں ! عنایت اور عنایہ۔ ایک دم بولی تو نورم ان کی بات پہ اچھلی

اور اونچا بول لو نورم کلس کر بولی

پرسوں

نورم بیٹا تم آج کالج مت جاؤ۔ راحم صاحب نے کہا

کیوں پاپا میں کیوں نہ جاؤ۔ نورم نے حیرت سے پوچھا

بیٹا اچھا نہیں لگتا راحم صاحب نے پیار سے سمجھایا

لیکن پاپا میرا جانا ضروری ہے۔ نورم نے بولا

تمہارا جانا کیسے ضروری ہوا راحم صاحب نے پوچھا

بابا میرا جانا بہت ضروری ہے اگر میں نہ گئی تو زمل کالج میں بور ہو جائے گی اور میں نہیں چاہتی کہ میری دوست بور ہو کالج میں۔

نورم کی بے تکی بات پر راحم صاحب نے اسے گھورا

تم لوگ وہاں پڑھنے جاتی ہو یا ایک دوسرے کو کمپنی دینے؟ راحم صاحب نے سوال کیا

کمپنی دینے نورم نے فوراً جواب دیا

اس کی بات پر راحم صاحب نے اسے گھورا

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا

بیٹا جی آپ کا مطلب جو بھی تھا آپ آج نہیں جائے گی

بابا پلیز پلیز پلیز پلیز پلیز آج جانے دے نا پلیز!

ویسے بھی کل سنڈے ہے

اچھاٹھیک ہے چلی جاؤ

Thank you

soOoooOoooOoooOooOoooOoooOoooOo

ooOooOooOoooOooOoooOoo much

My sweet papa I Love you ♥

I Love you too beta

Zubi Novels Zone

اچھاٹھیک ہے اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ

اللہ حافظ بیٹا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے (آمین)

اسلام وعلیکم جانوزمل نے نورم کے گلے ملتے ہوئے سلام کیا

واعلیکم السلام۔کیا حال ہے نورم نے پوچھا

میں تو ٹھیک ہوں لیکن تجھے کیا ہوا ہے۔اور آج تو تمہارے تایا ابو کی فیملی آنے والی تھی نہ۔

ہاں یار آنا ہے انہوں نے بھی۔آج دوپہر کی فلائیٹ ہے ان کی نورم نے اسے مزید بتاتے ہوئے کہا

تو پھر کیا ہوا ہے ؟اور آج تمہارے پاپا نے آنے دیا کالج زمل نے پوچھا

پاپا کو اتنی مشکل سے منا کر آئی ہوں کالج کے لیے

اور مجھے اس بات کی ٹینشن لگی ہوئی ہے کہ گھر جا کے انہیں ملنا پڑے گا تمہیں تو پتا ہے کہ میں اتنی جلدی کسی سے اٹیچ نہیں ہوتی اسی لیے۔

آو یار یہ بھی کوئی ٹینشن والی بات ہے کیا نورم تو بھی پاگل ہے۔

آچھا ایک بات تو بتا زمل نے رازدارانہ انداز میں پوچھا

کون سی بات نورم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

وہ تم غصہ تو نہیں ہو گی نہ زمل نے مصنوعی گھبراہٹ کے ساتھ پوچھا

نہیں ہو گی بولو بھی نورم حیرت کے ساتھ بولی

وہ ایک سوال کا جواب دینا تم کہہ رہی تھی کہ تمہیں اس بات کی ٹینشن ہے کہ تم ان سے ملو کی کیسے ہے۔۔ہے نا یا پھر کوئی اور بات ہے

ہاں !یہی بات ہے نورم نے جواب دیا

نہیں اگر کوئ اور بات ہے تو مجھے بتا سکیں ہو تم زمل نے کہا

اور کوئ بات مطلب نورم نے الجھ کر کہا

مطلب کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے تایا ابو کہ دو بیٹے بھی ہیں

ہاں ان کے دو بیٹے بھی ہیں شازل بھائی اور برلاس بھائ نورم نے فوری جواب دیا

توہو سکتا ہے کہ تمہیں ان میں سے کسی پر کرش ہو اور تم کسی کو پیار کرتی ہو اسی لیے تم ملنا نہیں چاہتی ہو زمل جلدی جلدی اپنی بات ختم کی

جبکہ نورم نے اسے پہلے حیرت سے دیکھا پھر سمجھ آنے پر جو زمل کا حال کیا وہ دیکھنے لائق تھا

ہاہاہاہاہا میرا جانو ابھی تک غصہ ہے زمل نے پھر سے نورم کو چڑھایا

دفع ہو میں نے تم سے بات کی نہیں کرتی اس سے اچھا تو میں آتی ہیں نا۔

اووووووووووو آتی ہیں نا ہممممممم مطلب زیادہ ٹائم سپینڈ کرتی اپنے بھائیوں کے ساتھ

زززززز مممملللللل انسان بن جاؤ تم

ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا غصہ آگیا بے بی کو

اس سے پہلے نورم کچھ کرتی ٹیچر آچکی تھی کلاس میں۔

آج پورا دن نورم نے زمل کو اگنور کیا تھا

چھٹی ٹائم

یار بسس کرنا غصہ، میں صرف مزاق لگی ہوئی تھی

اگے سے نورم نے فل اگنور کیا

یار میں تو بس تمہارا موڈ صحیح کر رہی تھی مجھے کیا پتہ تم غصہ ہو جاؤ گی چل اب معاف بھی کر دو

میں نہیں معاف کر رہی نورم نے فل ایٹیٹیوڈ سے کہا

اچھا سوری نا اب نہیں بولو گی

ٹھیک ہے ٹھیک ہے معاف کیا نورم نے احسان کرنے والے انداز میں کہا

چل ٹھیک ہے اب پرسوں (سوموار) ملین گی زمل گلے ملتے ہوئے بولی

چلو ٹھیک ہے اللہ حافظ

اللہ حافظ

نورم جب گھر پہنچی تو سب لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے یقیناًان لوگوں

کو آئے ہوئے کچھ دیر ہوئی تھی

السلام وعلیکم نورم نے سلام کیا

وعلیکم السلام حاکم صاحب آگے ہوکے نورم کو ملے ان کے پیچھے ہی رانیہ بیگم بھی نورم سے ملی تھیں

جب نورم کی نظر سامنے بیٹھے دو لڑکوں پر پڑی

(✨✦شازل ___ لمبا قد، گھنگریالے بال، سفید ٹی شرٹ اور جینز، چشمہ لگا ہوا، سنجیدہ آنکھیں

آریان——چھوٹا بھائی،فریش اور تھوڑا شرارتی،جینز پر ہڈی کالی شرٹ،ہنستا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔)😊😊وہ خوبصورتی میں اپنی مثال خود تھے

تب ہی زمل کے الفاظ دماغ میں گونجے اپنی سوچوں پر نورم نے استغفراللہ بولا

تب ہی نورم کو وہی کھڑا دیکھ کر آریان نے خود ہی تعارف کروایا یہ ہیں میرے بڑے بھائی شازل،اور میں ہوں آریان شاہ لوگ مجھے پیار سے آری کہتے ہیں خود کو ایسے ہی دیکھتے پا کر آریان پھر سے بولا مجھے پتا ہے میں بہت ہینڈسم ہوں ایسے تو مت دیکھو آریان نے شرارت سے کہا

میں آپ کو نہیں دیکھ رہی نورم نے فوراً جواب دیا

اووو تو پھر میرے بھائی کو دیکھ رہی تھیں کیا۔میرے بھائی بھی ہینڈسم ہیں لیکن مجھ سے کم آنکھوں میں شرارت لیے بولا

جبکہ آریان کی اس بات پر شازل نے اسے گھورا

جی نہیں میں نہیں دیکھ رہی تھی

.

ارے تم پریشان نہ ہو اس کی عادت ہے بکواس کرنے کی اب کی دفعہ شازل بولا

نورم کو کنفیوز دیکھ کر راحم صاحب بولے جاؤ بیٹا جا کر فرش ہو جاؤ پھر لنچ کرتے ہیں

جی بابا نورم کہتی اپنے روم میں چلی گئی

حاکم تم لوگ بھی ریسٹ کر لو تھوڑی دیر راحم صاحب نے کہا

نورم روم میں آ کر کپڑے چینج کر کے لیٹ گئی اور نا جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی

رات کو جب اس کی آنکھ کھلی تو ٹائم 4:00 ہو رہے تھے جلدی سے فرش ہو کر دوپٹہ ڈھونڈا اور قدم نیچے کی طرف بڑھائے تو دیکھا کہ سب تایا ابو کی فیملی سے ملنے آئے ہیں

اسلام و علیکم پھوپھو (نجمہ)

و اعلیکم السلام کیا حال ہے میری بیٹی کا نجمہ بیگم نے شفقت کے ساتھ پوچھا

میں ٹھیک پھوپھو

اسلام و علیکم پیچھے سے ایمان (نجمہ کی بڑی بیٹی) کی آواز آئی

و اعلیکم السلام کیا حال ہے

میں ٹھیک تم بتاؤ

میں بھی ٹھیک (نورم کی خاندان میں صرف ایمان کے ساتھ اچھی بانڈنگ تھی

(

باقی سب سے ملنے کے بعد نورم فوراََہی کچن میں غائب ہوئی

جہاں اسے چاچی مل گی ٔنورم نے اپنے سنیکس اٹھائے اور کھانے شروع کر

دی ئے جب پیٹ کی اگ تھوڑی ساری ختم ہوئی تو جا کر مہمانوں کے ساتھ بیٹھ

گئی

ڈینر ٹائم :

کھانا سب نے خوش گوار ماحول میں کھایا گیا اس کے بعد مہمان کو الوداع کیا گیا

رات کو لاونچ میں عنایت، عناءیہ، کیف اور آریان بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں

کرتے رہے تھے

آریان انہیں نا جانے کون سی کہانیاں سنا رہا تھا

جب نورم وہاں ائی

آپی آپ بھی آئے نا آریان بھائی بہت مزے کی اپنی سٹوری بتا رہے ہیں کیف نے نورم سے کہا

آؤ آؤ لیٹل گرل باتیں کرتے ہیں۔ آریان نے بھی نورم کو دعوت دی

میرا نام نورم ہے آریان بھائی۔ نورم صوفے پر بیٹھے ہوئے بولی

او کے ائی ایم سوری نورم

ابھی سب لوگ باتیں کر رہے تھے کہ پیچھے سے شازل بھی آگیا

کیا باتیں ہو رہی ہیں شازل نے پوچھا

کچھ نہیں بھائی ویسے ہی اپنی اور آپ کی کہانیاں سنا رہا تھا

کون سی سٹوری شازل نے پوچھا

اس سے پہلے آریان جواب دیتا کیف فوراً بولا بھائی وہی والی جس میں آریان بھائی اور آپ پارک گئے تھے اور وہاں پر سب لڑکیاں آریان بھائی کو دیکھ رہی تھیں

اور آپ آریان بھائی کو دیکھ کر جیلس ہو رہے تھے جبکہ اس کی یہ والی سٹوری پہ شازل نے اسے پہلے خونقوں کی طرح دیکھا

یہ کون سی سٹوری سنا رہے تھے شازل۔نے آریان سے پوچھا۔

مجھے کیا پتا کون سی سنا رہے ہیں یہ والی تو نہیں سنائی۔آریان نے حیرت سے جواب دیا

جبکہ شازل نے اسے گھور کر دیکھا یہ کب ہوا ہے ذرا مجھے بتانا۔

بھائی میں یہ والی نہیں تھا سنا رہا آریان نے شازل کے خطرناک تیور دیکھتے ہوئے بولا

بھائی آریان بھائی نے ہمیں یہ والی سٹوری ہی سنائی تھی اب کی دفعہ عنایت نے بھی کہا

آریان نے مظلوم سی شکل بنا کر سب کو دیکھا۔

چل اب اتنی مظلوم شکل بھی مت بنا شازل نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"موسم اب بدلنے لگا تھا۔مارچ کا مہینہ اپنے دامن میں ہلکی سی ٹھنڈک اور بہار کی خوشبو لیے آ پہنچا تھا۔حاکم صاحب کی فیملی کو آئے ہوئے ایک دو ہفتے ہو چکے تھے۔گھر کے ماحول میں اب ان کی موجودگی رچ بس گئی تھی—— جیسے وہ ہمیشہ سے ہی اس کا حصہ ہوں۔

نورم کا جنم دن قریب آرہا تھا،دو مہینے باقی تھے،اور ساتھ ہی سالانہ امتحانات بھی سر پر تھے۔

مگر نورم امتحانات کو لے کر کبھی پریشان نہیں ہوتی تھی۔اصل فکر اسے نتیجے کے دن کی ہوتی تھی—— کیونکہ پیپرز تو ہمیشہ ہنسی مذاق،مزے اور موج مستی میں نکل جاتے تھے،اور پھر رزلٹ کے دن دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی تھیں۔"

. . . .

شام کی نیلگوں روشنی ہر چیز پر خواب سا تاثر بکھیر رہی تھی۔ نورم آہستہ آہستہ گارڈن کی سبز گھاس پر چل رہی تھی——اُس کے اپنے گھر کا گارڈن، جہاں وہ بچپن سے ہر کونہ پہچانتی تھی۔ آج دل کچھ اداس سا تھا، اسی لیے باہر نکلی تھی۔

مگر جیسے ہی وہ گارڈن کے بیچ پہنچی، اس کے قدم وہیں جم گئے۔

Zubi Novels Zone

ایک بڑا سا سیاہ کتا اس کے سامنے آ رہا تھا۔ آنکھوں میں اجنبیت اور بدن میں ایک خوفناک سا دبدبہ۔ نورم کی سانس اٹک گئی۔ وہ تھر تھر کانپنے لگی۔

'نہیں... نہیں!...

اُس کے لب کپکپائے،اور پھر ــــــ

ایک تیز چیخ اس کے اندر سے پھوٹی،

'باباااااا'!!

نورم چیخنے لگی۔اس کی آواز میں ایسا خوف تھا کہ گھر کے اندر تک سنائی دی۔

راحم صاحب،جو اندر بیٹھے تھے،بیٹی کی چیخ سن کر بجلی کی تیزی سے اُٹھے اور گارڈن کی طرف دوڑے۔

'نورم!'وہ زور سے پکارے اور گارڈن میں داخل ہوتے ہی منظر کو سمجھ گئے۔

انہوں نے فوراً نورم کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ لیا اور خود اس کے سامنے آ گئے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

'بیٹا ڈرو مت، میں ہوں نا... کچھ نہیں ہو گا'!

انہوں نے نرمی سے کہا، جبکہ وہ کتا اب رک چکا تھا اور دُم ہلا رہا تھا۔

'یہ تو پالتو ہے نورم'!

انہوں نے آہستگی سے اس کا چہرہ تھپتھپایا۔

Zubi Novels Zone

'آریان!' وہ آواز لگا کر بولے۔

آریان بھاگتا ہوا آیا، چہرے پر حیرت اور پشیمانی۔

'سوری چاچو! سوری نورم! یہ میرا پالتو ہے، دوست نے تحفے میں دیا تھا... مجھے اندازہ نہیں تھا کہ نورم کو اتنا ڈر لگتا ہے کتوں سے۔'

نورم اب بھی تھوڑی دیر تک باپ کے سینے سے لگی کانپتی رہی، پھر آہستہ سے بولی،

'مجھے بہت ڈر لگتا ہے... بچپن سے' ...

آریان نظریں جھکا گیا، اور مدھم آواز میں بولا،

'میں واقعی بہت شرمندہ ہوں نورم... آئندہ خیال رکھوں گا۔

جب کہ شازل جو ابھی آیا تھا نورم کو اس طرح کانپتے دیکھ بے چین سا ہو گیا تھا۔

سفید لباس، بکھرے بال،

آنکھوں میں نمی، اور نازک، ڈرا سہمہ سراپہ

شازل نے سرسری نظر ڈالی...

پھر فوراً نظریں چرائیں۔

. . . .

شازل کچھ دیر کے فاصلے پر رکا رہا۔اس کی نظریں نورم پر جمی تھیں، جواب بھی راحم صاحب کے سینے سے لگی، کانپتی سانسوں میں سکون ڈھونڈ رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی، شام کا اندھیرا گہرا ہو رہا تھا، اور آسمان پر ایک آدھ ستارہ چمکنے لگا تھا۔

"نورم، بیٹا ٹھیک ہو تم؟" راحم صاحب نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

نورم نے آہستہ سے سر ہلایا، مگر آنکھوں کی نمی اب بھی باقی تھی۔

شازل کا دل عجیب بے چینی سے بھر گیا—جیسے کسی نے اس کے اندر ایک نرم سا تار چھیڑ دیا ہو۔ اس نے نورم کو کبھی اس روپ میں نہیں دیکھا تھا... اس قدر کمزور، نازک اور سہمی ہوئی۔

آریان اب بھی معذرت کر رہا تھا، "نورم پلیز... یقین کرو، مجھے واقعی اندازہ نہیں تھا۔

کوئی بات نہیں بیٹا ایسا ہوتا رہتا ہے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔

"بس بیٹا، سب ٹھیک ہے۔اب تم اسے واپس لے جاؤ۔" راحم صاحب نے کہا،

اور آریان نے فوراً کتے کی طرف اشارہ کیا جواب خاموشی سے واپس مڑنے لگا۔

شازل آہستہ آہستہ نورم کے قریب آیا، اور دھیرے سے بولا:

"کیا تمہیں پانی لا دوں؟"

نورم نے چونک کر اس کی طرف دیکھا——آواز میں بے حد نرمی تھی، انداز میں ہمدردی، اور آنکھوں میں ایک ان کہی سی فکر۔

Zubi Novels Zone

"نہیں... شکریہ۔" وہ دھیرے سے بولی، اور نظریں جھکا لیں۔

شازل پل بھر کو رک گیا، پھر ایک لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد جیب سے رومال نکالا اور آہستہ سے نورم کی طرف بڑھایا۔

"یہ... آنکھیں صاف کر لو، تمہارے آنسو اچھے نہیں لگتے۔"

نورم نے ایک لمحہ اسے دیکھا، آنکھوں میں حیرت، الجھن، اور کچھ انجان سا احساس۔ پھر بغیر کچھ کہے رومال تھام لیا۔

شازل نے ہلکی سی مسکراہٹ دی، جیسے کہہ رہا ہو——میں یہاں ہوں...

پھر وہ آہستہ سے پیچھے ہٹا اور آسمان کی طرف دیکھنے لگا—— جیسے دل کی الجھنیں وہیں کہیں تاروں میں دفن ہو جائیں۔

"چلو نورم، اندر چلتے ہیں۔" وہ نرمی سے بولے۔

نورم نے سر ہلایا۔ جاتے ہوئے اُس نے ایک پل کو پلٹ کر پیچھے دیکھا—— جہاں شازل خاموش کھڑا، آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور شاید... اسی لمحے اُس کے دل میں بھی کچھ دھڑکا تھا۔

. . . .

شازل آہستگی سے کمرے میں آیا، ماما اور بابا آرام کر رہے تھے۔

چہرے پر ہلکی سی سنجیدگی، مگر آنکھوں میں سچائی جھلک رہی تھی۔

"بابا...ماما...مجھے آپ دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

دونوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

شازل تھوڑا قریب ہو کر بیٹھا اور دھیرے سے بولا:

"میں کسی کو پسند کرتا ہوں...اور میں چاہتا ہوں کہ میری زندگی کی ساتھی وہی ہو۔"

ماما نے نرمی سے پوچھا،

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"کون ہے وہ لڑکی؟"

شازل نے محبت اور وقار کے ساتھ نرمی سے کہا:

"وہ لڑکی اور کوئی نہیں... نورم ہے۔

میں اُس کی عزت کرتا ہوں، اُس کی خاموشی، اُس کی سادگی... مجھے سب سچ لگتا ہے۔

میں اسے صرف پسند نہیں کرتا، بلکہ اُس سے رشتہ جوڑنا چاہتا ہوں——ہمیشہ کے لیے۔

اور میں چاہتا ہوں کہ آپ دونوں، ماما اور بابا... اس کے لیے رشتہ لے کر جائیں۔"

یہ سنتے ہی ماما کی پلکوں پر نمی تیر گئی، اور بابا نے گہری سوچ میں بیٹے کو دیکھا۔

"بیٹا، یہ فیصلہ بہت اہم ہے۔ نورم کی مرضی اور خوشی کو جاننا ضروری ہے۔"

شازل نے احترام سے سر جھکایا:

"جی بابا، سب کچھ آپ کی دعاؤں، آپ کی رضا، اور نورم کے دل کی مرضی سے ہو — تبھی خوبصورت لگے گا۔

ڈنر کے بعد رانیا بیگم اور حاکم شاہ ٹیرس پر بیٹھے تھے۔ ہلکی ہوا چل رہی تھی، اور دونوں کے ذہن میں شازل کی بات گونج رہی تھی۔

رانیا نے خاموشی توڑی:

"آپ نے سنا حاکم؟ شازل نے کتنے سچے دل سے بات کی۔
میں نے کبھی اُسے اتنا واضح اور نرم لہجے میں بولتے نہیں سنا۔"

حاکم شاہ نے چائے کا کپ میز پر رکھا اور گہری سوچ میں بولے:

"ہاں... اس کی بات میں وقار تھا، نیت میں سچائی

مگر بات صرف شازل کی پسند کی نہیں... نورم کی زندگی ہے، اُس کی بھروسے کی دنیا ہے۔"

رانیا نے آہستہ کہا:

"نورم بچپن سے ہمارے سامنے پلی ہے۔ وہ سنبھل چکی ہے، سمجھدار ہو چکی ہے۔

اور شازل... وہ کبھی جذباتی فیصلہ نہیں کرتا۔"

حاکم شاہ نے سر ہلایا:

"میں انکار نہیں کر رہا، رانیا۔

بس یہ فیصلہ ہم وقت سے پہلے نہیں کریں گے۔

ہم نورم سے خود بات کریں گے —— نرمی سے، بغیر دباؤ کے۔

اور اگر اُس کے دل میں بھی یہی رشتہ ہے،

تو ہم یہ قدم بہت عزت کے ساتھ اُٹھائیں گے۔"

رانیا بیگم کی آنکھوں میں نرمی اتر آئی:

"تو پھر وقت آنے پر ہم بات کریں گے...اُس کی اٹھارہویں سالگرہ آرہی ہے۔

ہو سکتا ہے وہ دن، اُس کی زندگی کا نیا آغاز ہو۔"

حاکم شاہ نے خاموشی سے آسمان کی طرف دیکھا——

چاند مکمل تھا، جیسے کسی نئے رشتے کی گواہی دینے کے لیے چمک رہا ہو۔

شاہ ولا——اگلے دن کی سہ پہر

حاکم شاہ اور راحم شاہ کمرے میں بیٹھے تھے۔

مگر آج بات ذرا خاص تھی——اور دل کے بہت قریب۔

Zubi Novels Zone

حاکم شاہ نے نرمی سے بات چھیڑی:

"راحِم... شازل کی بات تم سے کی تھی، مگر اب دل چاہتا ہے کہ ہم رسمی طور پر

تم سے نورم کا رشتہ مانگیں۔"

راحِم شاہ خاموش ہوئے۔ نظریں جھکائیں، پھر آہستگی سے بولے:

"بھائی جان، شازل سے مجھے کبھی کوئی شکایت نہیں رہی۔ وہ باادب، سمجھدار اور سلجھا ہوا بچہ ہے...

مگر نورم ابھی... صرف سترہ کی ہے۔ اٹھارہ ہونے والی ہے ضرور،

لیکن میرے لیے وہ آج بھی وہی چھوٹی سی گڑیا ہے جسے انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا تھا۔"

حاکم شاہ خاموشی سے سن رہے تھے۔

راحِم شاہ کی آواز تھوڑی بھیگ گئی:

"وہ خاموش ہے، حساس ہے، اور اپنی ماں کے بعد تو جیسے اندر ہی اندر جینا سیکھ گئی ہے...

میں ڈرتا ہوں کہ وہ اس رشتے کے لیے تیار بھی ہے یا نہیں؟

کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کی کم عمری میں ہم اسے بڑے فیصلوں کے بوجھ تلے لے آئیں۔"

Zubi Novels Zone

حاکم شاہ نے دھیرے سے بھائی کا ہاتھ تھاما:

"راحِم... تمہاری ہر بات دل سے مانتا ہوں۔

اور یہی وجہ ہے کہ ہم کوئی فیصلہ تھوپنے نہیں آئے۔

بلکہ تمھاری مرضی اور نورم کی رضامندی کے بغیر ایک قدم بھی نہیں بڑھائیں گے۔

بس یہ چاہا کہ تمھیں اپنے دل کی بات عزت سے بتائیں۔"

راحِم شاہ کی آنکھوں میں نمی آ گئی،

مگر چہرے پر سکون تھا:

"اگر نورم کے دل میں بھی یہی چاہت ہو...

اور وہ خوشی سے اس رشتے کو قبول کرے...

تو میرا دل بھی انکار نہیں کرے گا، بھائی جان۔"

Zubi Novels Zone

دونوں بھائی خاموش ہو گئے——

مگر دلوں میں ایک نئے رشتے کی دھیمی سی روشنی جل اٹھی تھی...

محبت سے، وقار سے، نور سے

.

....

.

....

Zubi Novels Zone

نورم شام کے وقت اپنے کمرے میں میز پر بیٹھی تھی۔

ہوا کے ہلکے جھونکے کھڑکی کے پردوں کو ہلا رہے تھے،

اور وہ کسی اسائنمنٹ پر جھکی ہوئی کچھ لکھ رہی تھی۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"نورم؟"

"جی بابا، آجائے۔

راحِم شاہ اندر آئے، ہاتھ میں کچھ نہیں ــــ صرف وہ باپ کی محبت اور شفقت جو ہر بار ساتھ ہوتی تھی۔

وہ آکر خاموشی سے بیڈ پر بیٹھے، اور چند لمحے نورم کو لکھتے دیکھتے رہے۔

پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولے:

"بیٹا...پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟

کالج میں کوئی پریشانی تو نہیں؟"

نورم نے فوراً قلم رکھا اور بابا کی طرف دیکھا،

"نہیں بابا، سب ٹھیک ہے...بس کبھی کبھی تھوڑی مشکل ہوتی ہے۔

راحِم شاہ نے سر ہلایا:

"ہاں، میں سمجھ سکتا ہو۔اور میں تم پر فخر کرتا ہوں۔

بس اتنا کہنے آیا تھا کہ اگر کبھی کچھ دل پر بوجھ لگے ——پڑھائی کا، یا کسی اور بات کا

——

تو مجھے بتانا، تمھارا باپ تمھارا دوست بھی ہے۔"

نورم کی آنکھوں میں نرمی سی اتر آئی۔

Zubi Novels Zone

پھر کچھ لمحے خاموشی میں گزرے۔

راحم شاہ کی آواز پھر ابھری، بہت نرمی، بہت احتیاط سے:

"ایک بات اور تھی...

تھوڑاالگ ساموضوع ہے، پر دل نے کہا کہ تمھارے ساتھ بیٹھ کر بات کرنی چاہیے۔"

نورم خاموشی سے دیکھنے لگی، جیسے کچھ محسوس کر رہی ہو۔

"حاکم بھائی آئے تھے۔

شازل کا رشتہ لے کر بات کی۔

میں نے فوراً کوئی جواب نہیں دیا...

کیونکہ میرے لیے سب سے اہم تمھارا سکون، تمھارا دل ہے۔"

نورم کا چہرہ جیسے ایک پل کو جامد ہو گیا——

نہ مسکراہٹ، نہ آنکھوں میں چمک... بس خاموشی۔

پھر اچانک پلکوں پر نمی اترنے لگی۔

راحم شاہ فوراً اس کے قریب ہو گئے:

"ارے بیٹا... رونا نہیں...

میں نے تو صرف بات کی ہے... فیصلہ نہیں سنایا۔

تمھاری مرضی کے بغیر، تمھاری رضا کے بغیر،

تمھارے بابا کچھ نہیں کریں گے۔"

نورم نے بمشکل بولنے کی کوشش کی:

"بابا... میں ابھی چھوٹی ہوں۔اور شازل بھائی بھی مجھ سے اتنے بڑے ہیں۔

وہ بھی پورے نو سال

راحِم شاہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا:

"نورم، تم جو بھی فیصلہ کرو، وہ میرے لیے قابلِ احترام ہو گا۔

اور عمر کا کیا ہے۔

"لڑکا بڑا ہی ہوتا ہے"

لیکن اب تم جوان ہو رہی ہو، اور میں چاہتا ہوں کہ تمھاری زندگی میں ہر فیصلہ تمھاری سمجھ سے ہو، نہ کہ کسی دباؤ سے۔

پر بابا میں اتنی بڑی زمین داری کیسے سنبھالوں گی

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ارے بیٹا ابھی تو صرف رشتہ کی بات ہوئی ہے

نورم نے سر ہلایا، مگر اس کی آنکھوں میں وہی بھروسہ تھا——

جو صرف ایک بیٹی، اپنے باپ پر رکھتی ہے۔

. . . .

رات کا پہر تھا۔

پورے گھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی، مگر شازل کے دل میں جیسے لفظوں کا شور تھا۔

کمرے کی لائٹ بند تھی، صرف کھڑکی سے آتی چاندنی میں وہ اپنے بستر پر نیم دراز، چھت کو تک رہا تھا۔

راحم شاہ کی باتیں بار بار ذہن میں گونج رہی تھیں:

شازل بیٹا... نورم ابھی کم عمر ہے، میں بس چاہتا ہوں وہ اپنی پڑھائی مکمل کرے... باقی اگر تم سنجیدہ ہو، تو ہم آگے سوچ سکتے ہیں۔

Zubi Novels Zone

سنجیدہ؟

شازل نے اپنے دل سے پوچھا—

کیا وہ سنجیدہ ہے...؟

یا وہ تو بس اُس نرمی کی طرف کھنچتا جا رہا ہے جو نورم کی آنکھوں میں ہے...

نورم...

یہ نام ہی اب دل کی دھڑکن کے ساتھ بندھا محسوس ہوتا تھا۔

شازل نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں——

نورم کی جھکی پلکیں، اُس کا سرخ ہوتا چہرہ، اور وہ لمحہ جب اُس نے آہستگی سے آنکھیں چرالی تھیں۔

بس ایک پل کا عکس، دل کی دھڑکنوں پر نقش ہو چکا تھا۔

"کیا واقعی... وہ مجھے قبول کرے گی؟

میں اس سے نو سال بڑا ہوں

کیا وہ قبول کرے گی؟"

نہیں نہیں! صرف نو سال ہی تو ہیں۔

اسے اپنے اندر ایک الجھن سی محسوس ہوئی۔

شازل نے تکیے سے فون اٹھایا—

نورم کی پکچر نکالی، وہی معصوم سی تصویر

بس ایک نظر...اور دل پھر سے تیز دھڑکنے لگا۔

"اگر وہ ہاں کہے...تو؟

اور اگر نا کہے...؟"

سوچوں کا دائرہ وسیع ہو رہا تھا،

اور شازل... پہلی بار کسی کے جواب کا اتنی شدت سے منتظر تھا۔

. . .

. . . .

جمعہ کا دن تھا۔

مئی کا مہینہ شروع ہو چکا تھا اور گرمی اپنی پوری شدت کے ساتھ ہر شے پر چھائی ہوئی تھی۔

سیڑھیوں سے نیچے اترتی نورم کی چال میں ہلکی سی سستی تھی،

شاید موسم کی شدت کی وجہ سے،

یا شاید دماغ میں بار بار گونجتی بابا کی وہ بات:

" ▷ اگر تم چاہو، تو میں شازل سے رشتے کی بات آگے بڑھاؤں"...

اس نے سفید رنگ کا سادہ کالج یونیفارم پہن رکھا تھا،

چہرے پر کوئی میک اپ نہیں،

اور نیچے سادہ جوگرز——

بس وہی نورم... جیسی وہ ہے۔

نیچے ناشتہ کی میز پر تقریباً سب ہی موجود تھے——

رحیم شاہ،حاکم شاہ،حارون صاحب،راحیلہ،رانیہ بیگم،آریان اور باقی بچے۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی،

اُس کی نظر بے اختیار شازل سے ملی——

جو سفید کُرتے میں، تیار بیٹھا،چائے کا کپ تھامے

اسے ہی نرم مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔

نورم کی نظریں ایک لمحے کو ٹکیں،پھر فوراً ہٹ گئیں۔

اسی لمحے رانیہ بیگم نے نرمی سے کہا:

"نورم بیٹا، آجاؤ ناشتہ کرلو۔ گرمی بہت ہے، کالج بھی جانا ہے۔"

نورم نے "جی" کہتے ہوئے آہستہ سے بیٹھنے کے لیے کرسی کھینچی۔

وہ ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی——

مگر دل اب بھی اپنے بابا کی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔

وہ نورم کی طرف بار بار دیکھ رہا تھا——

نہ شوخی، نہ شرم، نہ جھجک...

بس ایک گہرا احترام، محبت اور قبولیت۔

نورم نے محسوس تو کیا،

مگر کچھ بولی نہیں——

صرف نوالہ ہاتھ میں لیتے ہوئے آنکھیں نیچی کر لیں۔

باقی سب اپنے معمول میں مصروف تھے——

آریان کسی بات پر ہنس رہا تھا،

راحیلہ بیگم بچوں کو سنبھال رہی تھیں،

رانیہ بیگم نوکرانی کو ہدایات دے رہی تھیں۔

Zubi Novels Zone

اور ان سب کے بیچ——

دو نظریں ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں...

بغیر شور کے،

بغیر سوال کے...

محبت سے، اور مکمل عزت سے۔

صبح کی روشنی کالج کی عمارت پر سنہری کرنوں کی طرح بکھری ہوئی تھی۔

کالج کا ماحول حسبِ معمول چہکتا ہوا، ہنستا ہوا...

مگر نورم کے دل میں آج کچھ مختلف چل رہا تھا۔

وہ ہال کے ایک کونے میں زمل کا انتظار کر رہی تھی——

دل میں ایک ہلکی سی کپکپاہٹ،

جیسے کوئی بات ہو جو کہنا بھی ضروری ہو،

اور سننا بھی مشکل۔

زمل آتی دکھائی دی، کندھے پر بیگ، ہاتھ میں واٹر بوٹل، اور ہمیشہ کی طرح شوخ

انداز۔

"اوہو میڈم نورم! آج اتنی صبح صبح؟

کہیں کوئی سرپرائز تو نہیں؟"

زمل نے شرارتی نظروں سے کہا۔

نورم ہلکی سی مسکرائی، مگر کچھ الجھی ہوئی تھی۔

"زمل...مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہے"...

زمل فوراً سنجیدہ ہو گئی،

"خیر تو ہے؟ کیا ہوا؟

تُو اتنی گھبرا کیوں رہی ہے؟"

نورم نے نظریں نیچی کرتے ہوئے آہستہ کہا:

"بابا نے کل رات...ایک بات کی...--------------------

کون سی بات نورم تو ڈر کیوں رہی ہے۔

وہ بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں بتاؤ زمل نے تجسس سے پوچھا

وہ وہ

شازل کے رشتے کی بات"...

ایک لمحہ خاموشی چھا گئی۔

زمل چند سیکنڈ تو جیسے سُن سی ہو گئی...

پھر اُس نے آنکھیں پھیلائیں اور پورے جوش سے کہا:

"کیاااااا؟ 😨

رشتہ ؟؟ شازل کا؟؟ تیرے لیے ؟؟

اوئے مر جاؤں میں"!!!

نورم نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا:

"آہستہ پاگل! سب سن لیں گے"...

زمل کا ردِ عمل جیسے آتشبازی ہو:

"بس اب تو کچھ نہیں سنوں گی!

تُو چھپاتی رہی، اور میں سمجھی تُو صرف سوچتی ہے!

اوہ خدایا...نور ممم!

یہ تو بریکنگ نیوز ہے!

اب تُو سیر یسلی ایک دن 'شازل کی بیوی' بنے گی؟"

نورم کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا:

"زمل! ابھی صرف بات ہوئی ہے...کچھ بھی طے نہیں ہوا...

بابا نے بس رائے مانگی ہے۔"

زمل نے شرارت سے آنکھ ماری:

"تو دے دے نا رائے! صاف صاف بول دے،

'جی بابا، مجھے شازل اچھا لگتا ہے، وہ بہت شریف اور دلنشین ہے'"!

نورم نے خفگی سے کہا:

"زمل !تُو مذاق مت بنا...

مجھے ڈر لگتا ہے، سب کچھ اتنا جلدی ہو رہا ہے...

بابا کو تکلیف نہ ہو، یا میں کچھ غلط نہ کر بیٹھوں "...

زمل نے فوراً سنجیدگی اختیار کی:

"اوکے اوکے، سوری میری جان...

لیکن سن، تُو نے جو بھی فیصلہ کرنا ہے، میں تیرے ساتھ ہوں——

بس یہ مت سوچ کہ تُو کمزور ہے، یا تیرا ماضی تیرے مستقبل کو ڈرا سکتا ہے۔

تُو جس قدر نرم دل ہے نا،اُسی قدر مضبوط بھی۔"

نورم کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

زمل نے فوراً اُس کا ہاتھ تھام لیا:

ایک اور بات ہے شازل بھائی مجھ سے نو سال بڑے ہیں-

اور خدایا! یار صرف نو سال

ZNZ
Zubi Novels Zone

اور ویسے لڑکا بڑا ہی ہوتا ہے

"اور سن ــــــ اگر تُو نے شازل کو قبول نہ کیا نا...

تو میں خود اس سے شادی کر لوں گی 😎 "!

نورم ہنس پڑی، آنسو آنکھوں سے گرے، لیکن ہنسی دل سے نکلی——

ایسی ہنسی جو برسوں بعد کسی نے چھو کر جگائی تھی...

ایک دوست، ایک سہیلی نے

. . . .

ــــ

ــ

ـ

مغرب کی اذان ہو چکی تھی۔

ہوا میں خنکی اور خاموشی تھی۔

گھر میں سب معمول میں مصروف تھے——کوئی نماز میں، کوئی بچوں کے ساتھ،

اور کوئی تسبیح لیے مصروف۔

نورم نے چادر اوڑھی، آہستہ آہستہ اپنے بابا کے کمرے کی طرف بڑھی۔

راحم شاہ جائے نماز سمیٹ رہے تھے۔

چہرے پر سکون، ماتھے پر سجدے کا نشان، اور دل میں بیٹی کی پرواہ۔

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے دروازے پر دستک دی۔

"بابا؟"

راحم شاہ نے مسکرا کر سر اٹھایا:

"آجاؤبیٹا، آج تو خود ہی آگئی ہو۔"

نورم اندر آئی۔

کمرے کی فضامیں وضو کی تازگی اور دعاؤں کی خوشبو تھی۔

وہ خاموشی سے باباکے سامنے بیٹھ گئی۔

چند لمحے کچھ نہ بولی۔

پھر نظریں جھکائے، نرمی سے بولی:

"بابا...اگر آپ سمجھیں کہ آپ کی بیٹی اب اتنی سمجھدار ہو گئی ہے...

تو جو آپ نے کہا تھا...شازل بھائی کے رشتے کی بات...

آپ چاہیں تو... کر سکتے ہیں۔"

یہ جملہ مختصر تھا—

مگر اس میں نورم کا مکمل اعتبار، مکمل فیصلہ اور مکمل سکون تھا۔

راحم شاہ کی آنکھیں بھر آئیں، مگر آواز مضبوط رہی:

Zubi Novels Zone

"بیٹا، تمہاری رضا میرے لیے سب کچھ ہے۔

میں نے کبھی تم پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا، اور نہ کبھی ڈالوں گا۔

تم کہو گی، تو ہم کل ہی بات کریں گے۔"

نورم نے سر ہلایا، چپ رہی۔

مگر اُس کے چہرے پر اک ایسی روشنی تھی، جو صرف سچائی اور محبت سے جنم لیتی

ہے۔

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نورم اپنے کمرے کی کھڑکی سے چاند کو دیکھ رہی تھی۔

اب اس کا چہرہ الجھنوں سے آزاد،

اور دل ایک نئے سفر کی دہلیز پر تھا۔

وہ خود سے سرگوشی میں بولی:

"کاش اماں ہوتیں...

تو آج اُن کی گود میں سر رکھ کر کہہ سکتی...

ماما، میں راضی ہوں۔"

۔

ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

.

. .

مغرب کی اذان کے بعد گھر میں ہلکی سی خاموشی تھی۔

نورم نے تسبیح ہاتھ میں لی، دعا مانگی، پھر ہاتھ چہرے پر پھیریں۔

سامنے کھلی کتابیں، ہائی لائٹرز، مارکرز، نوٹس، اور چائے کا مگ (بس گرمی کی وجہ سے خالی! 😂)

ا

نورم تیاری کر رہی تھی، دل لگا کر... لیکن دماغ کہیں اور اُلجھا ہوا تھا۔

پھر اس نے موبائل اٹھایا، اور زمل کو کال ملائی۔

"ہیلو زمل؟"

"جی میری ہونے والی بیوی صاحبہ! حکم فرمائیں"!

زمل نے فوراً اپنے مخصوص ڈرامائی انداز میں کہا۔

نورم ایک پل کو خاموش رہی...

پھر آہستہ سے بولی:

"میں...بتانے آئی تھی...میں بابا سے بات کر کے آئی ہوں...

اور میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ رشتہ واپس نہ کریں"...

پھر خود ہی اپنی بات کی تصحیح کی:

"یعنی...کہ...ہاں ہے میری طرف سے۔"

دوسری طرف ایک لمحے کی خاموشی ہوئی...

پھر زمل کی آواز آئی:

"اوہ میرے خدا! یہ تم نے کیا کر دیا؟

میرے دل پر چھری چل گئی...

میری بچی اب میری نہ رہی"!

نورم ہنس پڑی:

"زمل بس کر! میں ویسے ہی نروس تھی۔"

زمل تو اب شروع ہو چکی تھی:

"تو اب کیا کریں؟ تیری برائیڈل شاور رکھیں؟

یا 'نورم کی پیپرز ویڈنگ' کا ہیش ٹیگ بنائیں؟

سن... میں تو تجھے دلہن کے ڈریس میں پریکٹیکل کرنے بھیجوں گی"!

نورم نے ہنستے ہوئے کہا:

"پاگل! ابھی تو پیپرز سر پر ہیں"!

زمل فوراً بولی:

"ارے ہاں!

تو یہ نکاح کی دعا، فزکس کے فارمولے کے ساتھ یاد کر لینا۔

شاید کوئی سوال آجائے:

'شازل کو زندگی میں خوش رکھنے کا فارمولا کیا ہے؟'""

نورم نے ہنستے ہوئے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا:

"بس کر! اب تو مجھے اپنی کتابیں بھی تمہارے منہ کی طرح لگنے لگی ہیں"!

زمل چہک کر بولی:

"بس میری جان! اب تو تو سرکاری طور پر 'قبول ہے' کی طرف بڑھ چکی ہے۔

اور میں سرکاری طور پر تیری شادی کی فوٹو گرافر، مزاح نگار، اور ایونٹ مینیجر

ہوں"!

اچھا یہ تو بتا نکاح ہونا ہے یا منگنی

یہ نہیں پتا ابھی

اور دونوں دوستوں کے قہقہے رات کی خاموشی میں گونجتے رہے——

ایک نئی زندگی کے آغاز سے پہلے،

وہ آخری بے فکری کے پل تھے...

محبت، مذاق، اور دوستی سے بھرے۔

.

. .

. . . .

Zubi Novels Zone

ڈرائنگ روم سجا ہوا تھا۔

شازل کے والدین ——حاکم شاہ اور رانیہ بیگم، ہارون شاہ اور راحیلہ بڑے ادب سے بیٹھے تھے۔

راحم شاہ نے ہاتھ میں تسبیح تھامے، نرمی سے کہا:

"حاکم بھائی، آپ تو اپنے ہیں۔

لیکن آج آپ کی یہ درخواست صرف رشتہ نہیں...

میری بیٹی کا نصیب مانگنے کی بات ہے...

اور میں، اللہ کو حاضر ناظر جان کر...

آپ کے بیٹے شازل کے لیے اپنی بیٹی نورم کا رشتہ قبول کرتا ہوں۔"

رانیہ بیگم کی آنکھوں میں خوشی چمکنے لگی۔

شازل، جو ساتھ بیٹھا تھا، نظریں جھکائے خاموش مسکرا رہا تھا——

جیسے دل کو وہ سب کچھ مل گیا ہو، جس کی وہ خاموش دعا کرتا تھا۔

۔

حاکم بھائی، اب آپ کی اجازت ہو تو نکاح کی تاریخ بھی طے کر لیتے ہیں۔"

رانیہ بیگم نے فوراً مسکرا کر کہا،

"جی بالکل، ہم بھی یہی چاہ رہے تھے۔"

حاکم شاہ نے بیٹے کی طرف ایک نظر ڈال کر کہا،

"آپ کی جو سہولت ہو، وہی ہمیں منظور ہے۔"

رحیم صاحب نے گہرا سانس لیا، اور کہا:

"دراصل نورم کی برتھ ڈے اسی مہینے ہے... اور اُس کے ایک ہفتے بعد اُس کے پیپرز شروع ہو جائیں گے۔

میں چاہتا ہوں کہ نکاح اُس کی سالگرہ سے ایک دن پہلے رکھ لیں——

تاکہ اُس دن کی خوشی ایک نئی شناخت، ایک نئی شروعات کے ساتھ منائی جا سکے...

اور نکاح کے بعد وہ پرسکون دل سے اپنی پڑھائی کی طرف متوجہ ہو۔"

رانیہ بیگم کی آنکھوں میں خوشی کے ساتھ ماں والی فکر بھی چمکی،

"ماشاءاللہ، آپ نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔

ہمیں مکمل اتفاق ہے۔"

حاکم شاہ نے نرمی سے سر ہلایا،

"پھر طے ہوا——نکاح، نورم کی سالگرہ سے ایک دن پہلے ہو گا۔"

Zubi Novels Zone

کمرے میں خاموش سی خوشی کی لہر دوڑ گئی——

نئے رشتے کی بنیاد پر پہلا فیصلہ، پہلی تاریخ...ایک ایسا لمحہ جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

شازل نے نظریں اُٹھا کر والد کو دیکھا،

اور پھر دھیرے سے مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں سوچا——

"وہ دن...اب دور نہیں، جب نورم میری زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گی۔"

چلیں اب جلدی سے اٹھے نکاح کی تیاریاں بھی شروع کرنی ہیں

وقت بہت کم ہے۔

ایک ہفتہ رہ گیا ہے

24 تاریخ میں

۔

ـــ

ـ

ــ

وہ سادہ سفید یونیفارم میں، بالوں کو سلیقے سے باندھے،

کالج کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو دور سے زمل ہاتھ ہلاتی نظر آئی۔

"اوہووووبی بی! آج تو بڑے ٹھنڈے ٹھار موڈ میں لگ رہی ہو"!

زمل نے چھیڑتے ہوئے کہا۔

نورم ہلکے سے مسکرائی،

"اچھا؟ کچھ خاص نظر آیا؟"

زمل آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی،

"ہاں، تیرے چہرے پہ وہی نرگسی سکون...جو صرف نکاح فکس ہونے کے بعد آتا ہے😂 "!

نورم ہنستے ہنستے رک گئی،

اور بیگ کندھے سے اتارتے ہوئے بولی،

"تونے پوچھا نہیں،تاریخ کب رکھی گئی؟"

زمل نے فوراًرخ موڑا،

"بتادے،میری بے چینی ختم کر!ویسے بھی میں نے خواب میں 27دیکھا تھا"!

نورم آہستہ سے جھکی اور سرگوشی میں بولی،

"24 تاریخ... میرے برتھ ڈے سے ایک دن پہلے"!

زمل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں:

"کیااا! مطلب تُو ایک دن دلہن، اور اگلے دن... سالگرہ کی بچی؟ واہ نورم! تُو نے تو پیکیج ڈیل مار لی"!

Zubi Novels Zone

نورم ہنس پڑی،

"ہاں، اب تو کیک پہ 'Happy Birthday Mrs. Shazil' لکھوانا پڑے گا 😂"!

زمل نے قہقہہ لگایا،

"اور شازل کے لیے اگلا چیلنج یہ ہوگا کہ اگلے دن تُو کہے گی۔۔۔'سالگرہ کا تحفہ نکاح تو نہیں، الگ سے دو''"!

نورم نے شرما کر زمل کو دھکا دیا،

"بس کر زمل! تو تو ہر بات کا مذاق بنا دیتی ہے"!

زمل نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا:

"نہیں یار، مذاق نہیں...

بس خوش ہوں، بہت خوش۔۔۔

کہ میری نورم، جو کبھی آنکھوں میں نمی لیے چپ چاپ بیٹھتی تھی...

اب اُس کی آنکھوں میں محبت کا رنگ اور زندگی کی چمک ہے۔"

نورم خاموش ہو گئی——

دل میں شکر، آنکھوں میں خواب...اور لبوں پر وہی خاموش مسکراہٹ۔

-

جوں جوں 24 تاریخ قریب آ رہی تھی،

گھر کی فضا میں ہلکی ہلکی خوشبو، ہلکی سی بھاگ دوڑ،

Zubi Novels Zone

اور سب کے چہروں پر اک چمک سی تھی۔

لیکن نورم کے دل میں کچھ خاموش تھا——

جیسے دل مسکرا رہا ہو، مگر آنکھیں کسی کا انتظار کر رہی ہوں۔

رات کا وقت تھا۔

Zubi Novels Zone

سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

نورم چھت پر اکیلی بیٹھی آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی——

چاند کے گرد ہلکی ہلکی دھند تھی، جیسے اُس کی ماں کی آغوش جیسی روشنی۔

وہ خود سے بولی:

"امی...کاش آپ ہوتیں۔

کاش آپ میری چوٹی بناتیں، میرا دوپٹہ ٹھیک کرتیں...

میری پیشانی پر وہ پیار بھرا بوسہ دیتیں——

جس کے بعد دل کو تسلی ہو جاتی تھی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے——

خاموش، بے آواز، مگر دل چیر دینے والے۔

اتنے میں پیچھے سے ہلکی آہٹ ہوئی۔

راحم شاہ، جو نیچے سے نورم کو ڈھونڈتے ہوئے آئے تھے،

بیٹی کی حالت دیکھ کر ٹھٹک گئے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

انہوں نے آہستہ سے آواز دی:

"نورم...بیٹا؟"

نورم نے جلدی سے آنکھیں پونچھ لیں،

"بابا...آپ یہاں؟"

وہ پاس آکر بیٹھ گئے،

اور نرمی سے بولے:

"میری بیٹی خوش ہو،

Zubi Novels Zone

لیکن ماں کی یاد آنکھوں کو نم نہ کرے ——یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔"

نورم نے سر جھکایا،

"بابا... نکاح ہے، سب خوش ہیں، میں بھی... پر دل کہتا ہے، کچھ ادھورا ہے۔

کبھی سوچتی ہوں، امی ہوتیں تو سب کچھ کتنا مکمل لگتا"...

ZNZ
Zubi Novels Zone

راحم شاہ نے بیٹی کا ہاتھ تھاما،

"بیٹا... میں جانتا ہوں، تمہارے لیے یہ خوشی کی گھڑی ہے،

مگر تمہاری ماں کی کمی... میں کبھی پوری نہیں کر سکتا۔

لیکن آج اگر وہ ہوتیں،

تو تمہیں گلے لگا کر یہی کہتیں——

'نورم، تُو مضبوط ہے۔

تیرا رب تیرے ساتھ ہے...اور تیرا باپ بھی۔'''

نورم نے بابا کے کندھے پر سر رکھ دیا——

اور برسوں بعد ایسا لگا جیسے ماں کی گود جیسا سکون

بابا کے بازوؤں میں بھی مل گیا ہو۔

۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔

۔۔

گھر میں ہلکی ہلکی ہلچل تھی۔

صحن میں کچھ خواتین کے ساتھ مہندی کے رنگوں پر بات کر رہی تھیں،

کچن سے بریانی کے مصالحے کی خوشبو آرہی تھی،

اور اوپر نورم کا کمرہ——جہاں سب سے زیادہ ہنگامہ تھا۔

نورم آئینے کے سامنے کھڑی، ہلکے سے بال سیٹ کر رہی تھی،

چہرے پر وہی فطری نرمی، تھوڑی گھبراہٹ، اور بہت ساری شرم۔

تب ہی دروازہ ناک ہوا——

نورم کی چچی راحیلا بیگم اندر آئیں، اور مسکراتے ہوئے بولیں:

"ہائے! ابھی تک تیار نہیں ہوئیں آپ؟

نکاح کا جوڑا خریدنے جا رہی ہو، کپڑے دیکھنے نہیں جا رہیں عام بازار"!

نورم نے شرما کر دوپٹے کا پلو ٹھیک کیا:

"چچی بس... تھوڑی۔ نروس ہوں"

Zubi Novels Zone

راحیلا بیگم نے فوراً چھیڑا:

"اوہو! نروس تو وہ ہے جو پہلی بار کسی لڑکی کے ساتھ جا رہے ہوں،

یہاں تو دلہن بنی بیٹھی ہیں، اور شرم ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی"!

نورم نے نظریں جھکا لیں، تھوڑی مسکراہٹ دبی دبی سی لبوں پر آ گئی۔

راحیلا بیگم قریب آئیں، اس کے دونوں کندھے تھامے اور نرمی سے بولیں:

"دیکھو بیٹا، یہ لمحے بار بار نہیں آتے——

جو تمہاری آنکھوں میں چمک ہے، وہ تمہارے نکاح کے دن کا سب سے

خوبصورت حصہ ہو گی۔

اب شازل نیچے گاڑی میں بیٹھا ہے—— تین بار فون کر چکا ہے۔

جاؤ! تمہاری پسند کا جوڑا وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے۔"

نورم کا دل دھڑکنے لگا——

"وہ نیچے آ گئے؟"

راحیلا بیگم ہنستے ہوئے بولیں:

"ہاں،اور پوچھ رہا تھا کہ 'نورم کو آتے ہوئے کتنا وقت اور لگے گا؟

کیا میں نکاح کا دن بھی گاڑی میں ہی گزاروں؟'"

نورم کی ہنسی چھوٹ گئ ـــــــ

"چچی! انہوں نے واقعی ایسا کہا؟"

"ہاں، بالکل! اب جلدی جاؤ، ورنہ وہ اوپر آ جائیں گے،

پھر تم شرمانا چھوڑ کر بھاگنا شروع کر دو گی"!

نورم جلدی سے شال لی، دوپٹہ سیٹ کیا اور آئینے میں خود کو آخری بار دیکھا۔

چہرے پر وہ چمک آ گئی تھی، جسے صرف کوئی خاص لمحہ جگا سکتا ہے۔

نیچے آتے ہی شازل گاڑی کے پاس کھڑا تھا

ہلکی سی مسکراہٹ، بازو فولڈ کیے، جیسے کسی پری کو دیکھ رہا ہو۔

"السلام علیکم، محترمہ"!

"آپ کو نکاح کے جوڑے سے زیادہ شیشے پسند ہیں شاید ——اتنا وقت لگا دیا؟"

نورم ہلکے سے مسکرائی،

"بس...دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی۔"

شازل نے دروازہ کھولا اور نرمی سے کہا:

"آج جوڑا تمہاری مرضی کا ہو——

لیکن دوپٹہ... وہ میں سنبھال لوں گا۔"

نورم کی شرم مزید بڑھ گئی،

اور دل کی دھڑکن بھی۔

ـ

ــ

ــ

ـ

ــ

مال کی رنگ برنگی روشنیوں میں،

خوشبوؤں، ہلکی موسیقی اور لوگوں کی آوازوں کے درمیان——

شازل اور نورم آہستہ آہستہ ایک دکان سے دوسری دکان تک چل رہے تھے۔

شازل کبھی ایک ڈریس دکھاتا، کبھی دوسرا:

"یہ کیسا ہے؟"

"یہ تھوڑا سا بھاری تو نہیں؟"

"اوہ یہ والا تو بلکل تمہارے جیسا لگ رہا ہے—— تھوڑا سا شرمیلا"!

مگر نورم بس ہلکی ہلکی مسکراہٹ دیتی، اور نظر پھیر لیتی۔

چہرے پر کچھ الجھن، کچھ جھجک، اور ایک خاموشی جیسے وہ کچھ تلاش کر رہی ہو

—

ایسا کچھ جو صرف دل پہ اثر کرے۔

پھر ایک دکان میں داخل ہوتے ہی نورم کی نظر اچانک ایک طرف رک گئی۔

وہاں سفید رنگ کا خوبصورت شرارہ سوٹ لٹکا ہوا تھا——

باریک چکن کاری پر ہلکا سا سنہری کام،

دوپٹے کی باریک گوٹ اور شرارے کے کنارے پر چھوٹی چھوٹی اشرفیاں سی

لٹک رہی تھیں۔

نورم ایک پل کو رک گئی۔

آنکھوں میں کچھ ٹھہر سا گیا تھا۔

شازل نے فوراً نوٹ کیا——

آہستہ سے اس کے پاس آیا،

اور دھیرے سے بولا:

"یہی وہ لمحہ ہے، جب کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی——

بس آنکھیں بتادیتی ہیں کہ دل کو کیا پسند آیا۔"

نورم نے نظریں جھکالیں، مگر چہرے پر ہلکی سی روشنی تھی۔

ہونٹوں پر دبی دبی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں نمی جیسی چمک۔

شازل نے دکاندار سے کہا:

"یہ والا جوڑا دکھائیں — اور اگر ایکسٹرا اشرفیاں ہوں،

تو وہ بھی شامل کر دیں — ہمیں خاص جوڑا چاہیئے، خاص دلہن کے لیے۔"

Zubi Novels Zone

دکاندار مسکرا دیا،

اور جوڑا نکال کر نورم کے سامنے پھیلا دیا۔

نورم نے جیسے خواب کو چھوا ہو —

نرم سفید کپڑا، ہلکی سی مہک، اور باریک کڑھائی جیسے ماں کی دعا ہو۔

"یہ... بلکل ویسا ہی ہے جیسا میں نے سوچا تھا۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔

شازل نے جواب دیا:

"اور مجھے ویسا ہی لگا... جیسا میں نے چاہا تھا۔"

Zubi Novels Zone

نورم نے نظریں اٹھا کر پہلی بار تھوڑا سا دیر تک اسے دیکھا۔

نہ کوئی لفظ، نہ کوئی وعدہ،

بس ایک خاموشی — جو دل سے نکاح پہلے ہی کر چکی تھی۔

۔

ـــ

ـ

ــ

شاپنگ سے واپس آکر تھکن جیسے جسم پر اتر آئی تھی۔نورم نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا،دوپٹے کو اتار کر کرسی پر رکھا اور بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔سانس گہری اور چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ——

یہ تھکن کچھ خاص سی تھی،جیسے دل مطمئن ہو اور جسم بس ذرا سا تھک جائے۔

کمرے میں ہلکی ہلکی خوشبو پھیلی ہوئی تھی،شاید وہی جو نئی خریدی گئی جیولری کے ڈبوں سے آئی تھی۔نورم نے ایک نظر بیگز پر ڈالی،اور پھر ہاتھ خود بخود فون کی طرف بڑھا۔

زمل۔

نام دیکھتے ہی اس کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ آگئی۔

کال ملائی، دل میں ہلکی سی ہچکچاہٹ بھی تھی—لیکن زمل تھی، اس سے تو سب بات ہو جاتی تھی۔

"اوہو، بڑی بی شاپنگ سے فری ہو گئی ہیں؟"

زمل نے فون اٹھاتے ہی حسبِ عادت چھیڑا۔

نورم نے آنکھیں موندتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا،

"بس... ہو گئی۔ تھک گئی ہوں زمل، لیکن مزہ بھی آیا۔"

"ڈریس دکھاؤ، میں نے کہا تھا ناوائٹ اشرفی ہونا چاہیے"!

نورم نے ہنستے ہوئے کہا،

"ہاں ہاں، تمہاری پسند کا ہی لیا ہے۔ سفید رنگ کا اشرفی کام، اس پر ہلکا سا گولڈن ایمبرائڈری۔ بلکل تم جیسا کہا تھا۔"

زمل کی آواز میں جوش آگیا،

"واااو! تو اب تمہاری شکل دیکھنی ہے اُس میں! یقیناً تم دلہن لگو گی دلہنوں کی رانی۔"

نورم تھوڑا سا شرمائی،

"او بس کر... ویسے ہاتھوں میں سفید اور بےبی پنک کے پھولوں کے کنگن بھی لیے ہیں۔"

"اوہ اللہ! یہ سب تو میرے خواب جیسے لگ رہے ہیں! اور جیولری؟"

"گولڈن سیٹ لیا ہے، نازک سا۔ زیادہ بھاری نہیں۔ ہاں، گھسے پہ ہلکا سا کام ہے۔ اور کلچ... سفید رنگ کا، اس پر بھی گولڈن ڈیٹیلنگ۔"

زمل نے فوراً کہا،

"اب بس، تم شادی والے دن مجھے ایک ویڈیو کال پر پورا ریویو دو گی۔ٹھیک ہے؟"

نورم ہنستے ہوئے بولی،

ہاں ہاں ٹھیک ہے

۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔

رات گہری ہو چکی تھی۔

پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا——صرف نورم کے کمرے کی کھڑکی سے ہلکی سی چاندنی اندر جھانک رہی تھی۔ کمرے کی لائٹس بند تھیں، صرف ٹیبل لیمپ کی مدھم روشنی سے دیواروں پر سایے ناچ رہے تھے۔

نورم کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی، کہنی کھڑکی کے کنارے پر اور تھوڑی ہاتھ پر ٹکی ہوئی۔ سامنے آسمان پر چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا——جیسے وہ بھی اسے آکر دیکھنا چاہتا ہو، ایک جھلک——کل کی دلہن کی۔

اس کے دل میں ہلچل تھی۔

"کل نکاح ہے"...

یہ خیال بار بار ذہن میں گونج رہا تھا۔

آنکھیں بند کیں تو شاپنگ کے جھمکوں کی چھن چھن سنائی دی، زمل کی ہنسی گونجی، اور شازل کی نظروں کی گہرائی یاد آئی۔

کیا واقعی وہ اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ نکاح جیسے رشتے کی دہلیز پر کھڑی ہے؟

"زمل کہتی ہے میں چمکنے کے لیے بنی ہوں... کیا واقعی؟"

اس نے دھیرے سے سرگوشی کی، جیسے خود سے سوال کر رہی ہو۔

Zubi Novels Zone

اس کے بستر کے پاس، کرسی پر اُس کا نکاح کا لباس تہہ کر کے رکھا گیا تھا۔ سفید اشرفی کام والا لباس —— جیسے کوئی فرشتہ لباس لیے بیٹھا ہو، کہ صبح ہوتے ہی وہ اُسے پہن کر نئی زندگی کی طرف بڑھ جائے۔

اچانک ایک جھونکا کھڑکی سے اندر آیا، اور نورم کو محسوس ہوا جیسے یہ ہواؤں میں شازل کی آہٹ ہے۔

"پتہ نہیں... وہ کیسا دیکھے گا مجھے کل؟"

یہ سوچ کر وہ شرما گئی۔ ہونٹوں پر ہلکی سی ہنسی اور آنکھوں میں خواب۔

وہ بستر پر لیٹ گئی، چہرے پر ایک عجیب سی سکون بھری مسکراہٹ اور دل میں بہت سی دعا لیے۔

چاندنی اب بھی اس کے چہرے کو چھو رہی تھی——اور اس رات نے اسے تھپک کر سلا دیا، جیسے کوئی ماں اپنی بیٹی کو آخری بار مائکے میں سلانے آئی ہو۔

ـ

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

ـ

ــ

صبح کی نرم دھوپ کھڑکی کے پردے سے اندر جھانک رہی تھی۔ کمرے میں ہلکی سی خاموشی تھی، صرف دیوار گھڑی کی ٹک ٹک گونج رہی تھی۔

نورم بیڈ پر لیٹی تھی، آنکھیں کھلی تھیں مگر نیند کہیں دور جا چکی تھی۔

اس کا دل دھڑک رہا تھا——

آج اُس کا نکاح تھا۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"نورم...اُٹھ جاؤ دلہن بی بی، سورج چڑھ آیا ہے"!

یہ ایمان کی آواز تھی——شوخ، محبت بھری، مگر ایک عجیب سی سنجیدگی کے ساتھ۔

نورم نے دھیرے سے "ہوں" کہا، تو ایمان دروازہ کھول کر اندر آگئی۔

ہاتھ میں ایک ٹرے تھی، جس میں دودھ اور کچھ بفر وٹ تھے۔

"پہلے یہ پیو، پھر میں تمہیں تیار بھی کرواؤں گی اور چھیڑ بھی۔"

اس نے مسکرا کر کہا اور ٹرے میز پر رکھی۔

نورم نے اسے دیکھا، ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر آئی۔

"پتہ ہے... نیند نہیں آئی پوری رات۔ دل میں کچھ عجیب سا تھا۔"

ایمان اس کے پاس بیٹھ گئی،

"یہی تو نکاح کی خاص بات ہوتی ہے، نیند تو جاتی ہے، لیکن سکون آتا ہے دل میں۔ تھوڑا ڈر، تھوڑا پیار، تھوڑا نیا پن۔"

نورم نے آہستہ سے سر ہلایا۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا، میں خوش ہوں یا گھبرا رہی ہوں۔"

ایمان نے اس کا ہاتھ تھام لیا،

"تو دونوں ہو۔ لیکن سب ٹھیک ہو جائے گا۔ دیکھنا، جب تو ڈریس پہنے گی، خود کو آئینے میں دیکھے گی نا... تو لگے گا کوئی خواب پورا ہو گیا ہے۔"

نورم نے نظریں ہٹا کر کرسی پر رکھے ہوئے نکاح کے کپڑوں کی طرف دیکھا——

سفید اشرفی لباس، گولڈن کام کے ساتھ——

اور دل ایک بار پھر دھڑک اُٹھا۔

ایمان نے شرارتی انداز میں کہا،

"ارے بس کر اب! تُو ایسے دیکھ رہی ہے جیسے یہ ڈریس تجھے کوئی اور پہنانے آ جائے گا۔ آ... میں نکالتی ہوں، اور آج تو بس میری گڑیا بن کے تیار ہو گی۔"

نورم نے جلدی سے کہا،

"ہاں ہاں... اور وہ گجرے؟ اور وہ سفید کلچ؟"

ایمان نے ہنستے ہوئے سر ہلایا،

"سب رکھا ہوا ہے shoes ... بھی، matchingزیور بھی۔ تیرے بارے میں کوئی بھی چیز miss نہیں ہو سکتی، کیونکہ ایمان تیرا ساتھ ہے۔"

نورم کے چہرے پر ایک مطمئن مسکراہٹ پھیل گئی۔

کمرے کی خاموشی میں اب ایک نرم سی ہنسی گونج رہی تھی، اور نکاح کی صبح اپنی پوری دلکشی کے ساتھ طلوع ہو چکی تھی۔

--

-

--

گھر مہمانوں سے بھر چکا تھا۔

ڈرائنگ روم، لاونج، برآمدہ —— ہر طرف چہل پہل تھی۔ خواتین کی باتیں، بچوں کی ہنسی، مہمانوں کا آنا جانا، ہنستی بولتی چہکاروں سے گھر کی فضا جگمگا اٹھی تھی۔

نورم کا کمرہ اندرونی حصے میں تھا —— وہ مکمل دلہن بنی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ سفید اشرفی لباس، گولڈن کڑھائی، ہلکا سا میک اپ، ہاتھوں میں سفید و بیبی پنک پھولوں کے کنگن، پاؤں میں نازک سی کھسہ جوتی ——

آئینے کے سامنے بیٹھی، ہر چیز مکمل تھی... بس دل جیسے کسی ایک کمی کو شدت سے محسوس کر رہا تھا۔

ایمان کمرے میں اِدھر اُدھر آتے جاتے چیزیں ٹھیک کر رہی تھی — کبھی دوپٹے کا پلو سنوارتی، کبھی جیولری چیک کرتی، کبھی کمرے کی سجاوٹ کو ایک نظر دیکھتی۔

"نورم... اب تو سب آ گئے ہیں۔ بس نکاح کی تیاری شروع ہونے والی ہے۔"

ایمان نے کہا، مگر نورم کی نظریں دروازے پر جمی رہیں۔

"پھر بھی... کوئی ہے جو ابھی آیا نہیں۔"

نورم نے آہستگی سے کہا۔

ایمان نے فوراً سمجھتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا،

"زمل؟"

نورم نے پلکیں جھکا لیں،

"بس...اُس کے بنا سب تھوڑا ادھورا لگ رہا ہے۔"

اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی—پھر ہلکے سے دروازہ کھلا، اور ایک جانی پہچانی آواز آئی،

"کیا میں اندر آسکتی ہوں، دلہن بی بی؟"

ایمان نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا،

"اوئے زمل! تُو آگئی؟"

نورم نے نظریں اٹھائیں—اور جیسے ہی زمل کو دیکھا، دل کی دھڑکن لمحہ بھر کو رک سی گئی۔

زمل ہلکی سی ہانپ رہی تھی، ہاتھ میں چھوٹا سا گفٹ بیگ، چہرے پر سفر کی تھکن مگر آنکھوں میں چمک۔

"ride لیٹ تھی... لیکن میں وقت پر پہنچ گئی۔ تجھے دلہن بنے دیکھے بغیر کیسے رہتی؟"

نورم کی آنکھوں میں نمی اتر آئی،

"پتہ ہے، تجھے دیکھے بغیر سب کچھ ادھورا لگ رہا تھا۔"

زمل نے آگے بڑھ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے نرمی سے کہا،

"اور اب؟"

نورم نے مسکرا کر کہا،

"اب سب مکمل ہے۔"

ایمان نے ہاتھ جوڑ کر کہا،

"اب اگر آپ دونوں کا جذباتی سین مکمل ہو گیا ہو تو میں دلہن کو دوبارہ mirror کے سامنے بٹھاؤں؟ نکاح شروع ہونے والا ہے"!

تینوں ہنس پڑیں——اور گھر کے اندر، اس ہنسی میں ایک عجیب سی محبت کی خوشبو گھل گئی تھی۔

جیسے ہر چیز اپنی جگہ پر آچکی ہو۔

.

. .

. . . .

.

مولوی صاحب نے جب نکاح کے الفاظ ادا کیے، تو پورا گھر ایک پل کو جیسے ٹھہر سا گیا۔

"نورم بنتِ راحم شاہ، کیا آپ کو شازل بنِ حاکم شاہ سکہ رائج الوق 1 لاکھ روپے کے ساتھ نکاح قبول ہے؟"

نورم نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کر لیں۔

اُس کے دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی، ہتھیلیوں میں پسینہ، ہونٹ کپکپاتے ہوئے۔

اور پھر اچانک،

ایک تصویر ذہن میں چمکی ——

امی۔

امی کی مسکراہٹ، اُن کے ہاتھ، اُن کی آغوش...

نورم کا دل جیسے ٹوٹ گیا۔

اس کی آنکھیں بھیگ گئیں، اور وہ بے اختیار رو پڑی۔

بے آواز، مگر بہت گہرا رونا۔

راحلہ بیگم اس کے ساتھ بیٹھی تھیں، انہوں نے اسے گلے سے لگایا۔

زمل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

لیکن تب... کمرے میں ایک مانوس قدموں کی چاپ آئی۔

راحِم شاہ، نورم کا باپ، دروازے پر کھڑا تھا۔

کچھ پل سب حیران ہوئے، پھر وہ دھیرے دھیرے اندر آیا۔

نورم نے جیسے ہی بابا کو دیکھا، وہ اور زور سے رونے لگی۔

"بابا...امی ہوتی نا"...

راحم شاہ نے ایک پل کچھ نہیں کہا، بس آگے بڑھ کر اپنی بیٹی کو سینے سے لگالیا۔

"امی کی دعائیں تیرے ساتھ ہیں، بیٹا۔ وہ دیکھ رہی ہوں گی، خوش ہوں گی... آج ان کی بیٹی دلہن بنی ہے،"

اس نے نورم کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"رومت نورم... تو کمزور نہیں ہے۔ تُو میری بیٹی ہے... میری بہادر بیٹی۔"

نورم نے بابا کا سینہ بھیگا دیا تھا، مگر اُس کے دل کو اب جیسے سکون مل گیا ہو۔

مولوی صاحب نے دوبارہ سوال دہرایا،

اوراس بار، نورم نے دھیرے سے، پر اعتماد لہجے میں کہا:

"قبول ہے۔"

. . .

. .

مولوی صاحب، بزرگ اور قریبی رشتہ دار سب ہال میں بیٹھے تھے۔ شازل خاموشی سے قالین پر بیٹھا تھا، سفید کرتا شلوار اور ہلکے بادامی واسکٹ میں وہ عجیب سانکھرا نکھرا الگ رہا تھا۔

نظریں کبھی دیوار کی طرف، کبھی دروازے کی طرف، جیسے دل کہیں اور اُلجھا ہو۔

آریان نے کہنی ماری، "بھائی، دلہن کے لیے اتنے پریشان لگ رہے ہو؟"

شازل ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "پریشان نہیں... دعا کر رہا ہوں، وہ قبول کہہ دے۔"

تبھی مولوی صاحب نے شازل کی طرف دیکھا:

"شازل بنِ حاکم شاہ، کیا آپ کو نورم بنتِ راحم شاہ حق مہر سی سکہ رائج الوت 1 اکھ کے ساتھ نکاح قبول ہے؟"

شازل نے ایک پل کے لیے آنکھیں بند کیں۔

اسے یاد آیا وہ پہلا لمحہ جب نورم سامنے آئی تھی——شرمیلی، سنجیدہ، اور دل میں اتر جانے والی۔

پھر اُس کا وہ ضدی انداز، وہ نرم لہجہ، اور وہ آنکھیں ——جو اس کا دل بے قابو کر دیتی تھیں۔

اس کی پلکیں جھکیں، مگر لبوں سے واضح الفاظ نکلے:

"قبول ہے۔"

Zubi Novels Zone

دوسری بار پوچھا گیا——

شازل نے ذرا بلند لہجے میں، مکمل اعتماد سے کہا:

"قبول ہے۔"

تیسری بار مولوی صاحب نے دہرایا——

اب کی بار شازل کی آواز میں ایک خاص شدت تھی، جیسے وہ دنیا کے سامنے کہنا چاہتا ہو:

"قبول ہے۔"

آس پاس سب نے خوشی سے "ماشاءاللہ"، "اللہ نصیب اچھے کرے" کہنا شروع کیا۔

حاکم شاہ کی آنکھوں میں نمی تھی، لیکن چہرے پر فخر۔

راحم صاحب کے گلے مل کر مبارکباد دی۔

اور آریان نے شازل کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا، "مبارک ہو بھائی جان، اب دلہن تمہاری ہو گئی۔"

شازل مسکرایا... لیکن اس کے دل میں ایک عجیب سی بے چینی تھی——

کیا وہ روئی؟

کیا وہ خوش ہے؟

کاش میں ابھی اسے دیکھ سکوں... بس ایک نظر...

.

. .

دعا کے الفاظ ختم ہو چکے تھے۔

کمرے میں سب مبارک باد دینے میں مصروف تھے——

مگر ایک کونے میں بیٹھی نورم ابھی بھی رو رہی تھی۔

اس کا سر جھکا ہوا تھا، آنکھوں سے لگاتار آنسو بہہ رہے تھے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

راحیلہ بیگم نے اس کے آنچل سے آنسو پونچھے، مگر وہ چپ نہ ہوئی۔

ساری زندگی کی یادیں، ماں کی غیر موجودگی، نئی زندگی کا خوف——

سب اکٹھا ہو کر دل کو بوجھل کر رہے تھے۔

تبھی دروازے سے زمل اندر آئی——

چہرے پر مسکراہٹ، ہاتھ میں چھوٹا سا رومال، اور آواز میں شرارت۔

"اوہ ہو... میری دلہن تو ایسے رو رہی ہے جیسے ابھی نکاح نہیں، پورا پاکستان چھوڑ کر جا رہی ہو۔"

نورم نے سر اُٹھایا، زمل کو دیکھا،

اور بس ایک لمحہ ــــ پھر ہچکیوں کے ساتھ دوبارہ رونے لگی۔

زمل فوراً اس کے پاس آکر بیٹھ گئی،

"او بٹیا رانی، اتنا روگی تو شازل بھائی بے ہوش ہو جائے گے دلہن دیکھ کے۔"

نورم نے ناک سو نگھی، اور دھیرے سے بولی:

"وہ... وہ نہیں جانتا میں کتنا ڈرتی ہوں"...

زمل نے اسے گلے سے لگایا،

"تو ڈرتی ہے؟ تُو؟ جس نے سب کو سہا اتنی سی عمر میں وہ آج خود کمزور ہو گئی؟"

پھراس کے کان میں سر گوشی کی، "ویسے سن، شازل بھائی نے تواوپر تین بار 'قبول ہے' اتنے زور سے بولا، جیسے کہیں کوئی اور بیچ میں نہ آجائے۔"

نورم نے بے ساختہ ہنسی روکنے کی کوشش کی،

مگر ہنسی چھن کر نکل گئی۔

زمل نے شرارت سے کہا،

"چلو آخر کار... دلہن کو ہنسا دیا! اب تم شازل بھائی سے کم وعدہ نہیں مانگنا — روز مسکراہٹ، روز محبت، اور روز میری یاد"!

نورم نے آنکھوں سے آنسو پونچھے، اور دھیرے سے بولی،

"شکریہ، زمل... تم نہ ہوتیں تو شاید آج"...

"بس بس، رونا منع ہے!" زمل نے انگلی دکھائی، "اب تیار ہو جا... تیری زندگی کا نیا باب شروع ہونے جا رہا ہے——اور تُو اس کی سب سے خاص ہیروئن ہے"!

.

....

.

..

زمل، ایمان، عنایہ اور عنایت اور باقی کزن کافی دیر نورم کے ساتھ ہنسی مذاق کرتی رہیں۔

کبھی دوپٹے پر کمنٹ، کبھی شازل کے نام پر چھیڑ خانی، اور کبھی آئندہ دنوں کے "جوک" بناتے۔

پھر زمل نے گھڑی کی طرف دیکھا،

"چلو لڑکیو! دلہن کو تھوڑا آرام بھی کرنے دو... بلکہ شاید کوئی آنے والا ہو"...

اس نے معنی خیز نظروں سے نورم کو دیکھا اور سب لڑکیاں شرارتی انداز میں قہقہہ لگاتی ہوئیں باہر نکل گئیں۔

Zubi Novels Zone

دروازہ بند ہوا...

اور کمرے میں خاموشی پھیل گئی۔

نورم نے لمبی سانس لی، آنکھیں بند کیں۔دل کی دھڑکن اب تھوڑی تیز لگنے لگی تھی۔

وہ جانتی تھی، شاید...وہ آرہا ہے۔

چند لمحے ہی گزرے تھے کہ دروازے پر آہستہ سی دستک ہوئی۔

دھک۔۔۔دھک۔۔۔

نورم نے پلکیں اٹھائیں، دل جیسے سینے سے باہر آنے کو تھا۔

"نورم؟"

آواز اندر سے آہستہ مگر مانوس تھی —— شازل کی۔

نورم نے ایک لمحے کو کچھ بولنے کے لیے ہونٹ کھولے، مگر آواز نہ نکلی۔

پھر خود کو سنبھال کر بولی،

"جی؟"

"کیا اندر آ سکتا ہوں...؟"

نورم نے نظریں جھکا لیں، دوپٹہ تھوڑا سا اور سنوارا، اور آہستہ سے "ہمم" کہا۔

دروازہ کھلا ——

شازل ہلکے سے قدم رکھتا اندر آیا، سفید کرتا پاجامہ، چہرے پر ایک نرمی، ایک خوشی — جیسے دنیا کا سب سے قیمتی خزانہ ابھی اسے ملا ہو۔

نورم نے نظریں اٹھا کر بس ایک لمحے کو اسے دیکھا،

پھر شرم سے فوراً نیچے دیکھ لیا۔

شازل چند قدم قریب آیا، اور بیٹھ گیا، کچھ فاصلے پر۔

"نورم"...

آواز میں محبت تھی، احترام تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟ زیادہ روئی تو نہیں...؟"

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورم نے دھیمی آواز میں کہا،

"تھوڑی سی بس...وہ...امی کی یاد آگئی تھی۔"

شازل نے ایک لمحہ خاموشی سے اسے دیکھا،

پھر آہستہ سے بولا،

"میں ہوں نا اب...ہمیشہ کے لیے۔"

نورم کی آنکھوں میں نمی سی تیر گئی—لیکن اس بار وہ آنسو اداسی کے نہیں تھے...

یہ تو شروعات کے آنسو تھے۔

.

. .

. . . .

. .

"تواب پلان کیا ہے؟" آریان نے صوفے پر بیٹھتے ہی کہا،

"کل ہماری چھوٹی سی، مگر نکاح یافتہ نورم باجی کی اٹھارویں سالگرہ ہے... اسپیشل کچھ ہونا چاہیے!" کیف نے خوشی سے کہا

"اس بار کی سالگرہ صرف کیک یا گفٹ سے نہیں چلے گی... یہ اس کی پہلی سالگرہ ہے بطور میری بیوی!"۔ شازل نے مسکرا کر کہا،

عنایہ نے مزے سے کہا،

"تو پھر دلہن کے لیے کچھ رائل ہونا چاہیے۔"

عنایت فوراً بولی،

"ہیلی کاپٹر؟"

سب ہنس دیے۔

ایمان نے شرارتی نظروں سے کہا،

"ہیلی کاپٹر نہیں، پر شاید شہزادے جیسا سرپرائز ہونا چاہیے"...

Zubi Novels Zone

زمل نے آنکھ مارتے ہوئے کہا،

"میری نور کی اٹھارویں سالگرہ،اور میں کچھ خاص نہ سوچوں؟

ارے بھائی،میں نے تو already اس کے لیے نیاڈریس سلیکٹ کروادیا

ہے"!

کیف نے بورڈ پر نقشہ سا کھینچتے ہوئے کہا،

"تو سنو،پلان کچھ یوں ہے:

1.نورم کو 12 بج جگایا جائے گا...پر بغیر کسی سرگوشی کے۔

2.اسے بہانے سے چھت پر لایا جائے گا۔

3.وہاں fairy lights، balloons،soft music،اور...

ایک cute سی birthday table ۔

اور پھر سب اسے "Happy 18th, Mrs. Shazil" بولیں گے"!

Zubi Novels Zone

شازل نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا،

"اور میں... میں اسے ایک ایسا خط دوں گا، جو میں پچھلے دو مہینے سے لکھ رہا ہوں۔

اُس دن کے لیے... جب وہ میری ہو جائے گی۔"

سب کے چہروں پر ہلکی سی حیرت اور مسکراہٹ پھیل گئی۔

زمل نے شرارت سے کہا،

"اوہ ہو...شوہر نامدار شاعری بھی کرنے لگے؟"

آریان نے قہقہہ لگایا،

"یار بس اتنا دھیان رکھنا، نورم رونہ دے خوشی میں!"

زمل نے سنجیدگی سے کہا،

"اور ہاں...اسے یاد دلا دینا کہ اب وہ 18 کی ہو گئی ہے...

لیکن ہمارے لیے ہمیشہ وہی نرم دل، شرمیلی، پیاری سی نورم رہے گی۔"

عنایت بولی،

"اور میں candles لاؤں گی glitter ...والی"!

عنایہ: "اور میں card بناؤں گی، ہاتھ سے...دل کے ساتھ"!

کیف: "میں نورم آپی کو بہانے سے لے آؤں گا...کسی کو شک بھی نہیں ہوگا۔"

شازل نے سب کی طرف دیکھا،

"بس ایک بات...

یہ سرپرائز ایسا ہونا چاہیے، کہ نورم کے لیے یہ دن زندگی بھر یاد رہے۔

جیسے میرا اس سے نکاح ——یادگار ہے، ویسے ہی یہ لمحہ بھی ہو۔"

سب نے ایک ساتھ کہا،

"ڈن"!

--

آج زمل بھی وہیں رہنے والی تھی۔

ویسے تو وہ رات یہاں رکنے والی نہیں تھی——

لیکن جیسے ہی نکاح اور سالگرہ ایک ساتھ کا ذکر آیا،

اس نے ضد کرلی۔ صاف الفاظ میں کہہ دیا:

"امی! ابو! میری اکلوتی دوست کی زندگی کا سب سے خاص دن ہے—

نکاح بھی، اور اٹھارویں سالگرہ بھی...

میں کیسے اسے چھوڑ کر آسکتی ہوں؟"

اس کی آنکھوں میں محبت بھی تھی، جذبہ بھی... اور شاید کچھ آنسو بھی۔

آخر کار، ماں باپ نے تھوڑی ناچاہی کے ساتھ،

لیکن بیٹی کے جذبے کے آگے ہار مان لی۔

"ٹھیک ہے... ایک رات ہے، رک جاؤ۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بس یہی اجازت کافی تھی۔

زمل خوشی سے فوراً نورم کے پاس آگئی،

اور جب نورم نے سنا کہ وہ اس رات رکنے والی ہے—

اس کی آنکھوں میں چمک سی آگئی۔

آخرکار... نکاح کی رات، سالگرہ کی رات، اور زمل جیسی دوست—

یہ سب مل کر ایک مکمل سا لمحہ بننے والا تھا۔

ـــ

ـ

ـــ

سین: رات 11:45 —— نورم اور زمل کمرے میں

نکاح کے بعد کی تھکن تھی، لیکن زمل نے نورم کو سونے نہیں دیا۔

"یار نورم، بس تھوڑا سا جاگ لو نا... ہم اتنی جلدی سونے والے تھوڑی ہیں؟"

نورم نے جمائی لیتے ہوئے کہا،

"زمل بس تھک گئی ہوں... تم بھی لیٹو نا۔"

زمل مسکرا کر بولی،

"بس دس منٹ... پھر تم جو کہو گی، وہی ہو گا۔"

نورم حیران ہوئی، "کیا مطلب؟"

زمل نے جلدی سے بات بدلی، "تم بس چپ رہو اور بیٹھو"!

دوسری طرف...

Zubi Novels Zone

شازل، آریان، کیف، عنایہ، عنایت، ایمان—سب لان میں مکمل تیاری میں تھے۔

Fairy lights جل گئیں تھیں،

کیک ٹیبل پر رکھا جا چکا تھا،

باہر ہلکی موسیقی بج رہی تھی،

اور سب سرگوشیوں میں گنتی کر رہے تھے:

"10... 9... 8... 7... 6... 5... 4... 3... 2... 1...!"

ٹھیک 12:00 بجے—

کمرے کا دروازہ کھلا—

زمل نے نورم کا ہاتھ پکڑا، آنکھوں پر ہاتھ رکھا، اور بولی:

"چلو میرے ساتھ... بغیر سوال کیے۔"

نورم کچھ نہیں سمجھ پائی، لیکن زمل کی بات مان لی۔

جب وہ لان میں پہنچی تو...

"SURPRIIIIISE!!!"

ایک ساتھ سب چیخے——

نورم کی آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا——

اور سامنے کا منظر دیکھ کر وہ ششدر رہ گئی!

پورا لان جگمگا رہا تھا۔

"Happy 18th Birthday, غبارے،fairy lights،

Mrs. Shazil" کا بینر،اور بیچ میں شازل ہاتھ میں کیک لیے کھڑا تھا۔

نورم کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اس کی زندگی میں پہلی بار کسی نے رات کے 12 بجے اسے ایسے wish کیا تھا...

اور وہ بھی... نکاح کے بعد، اتنے پیار سے۔

شازل آہستہ سے آگے بڑھا، کیک اس کے سامنے کیا، اور نرمی سے کہا:

"ہیپی برتھ ڈے نورم...

میری زندگی کی روشنی...

میری دلہن، میری دعا۔"

Zubi Novels Zone

نورم نے لرزتے ہونٹوں سے مسکرا کر کیک کاٹا——

سب نے تالیاں بجائیں، گانا گایا،

اور ایمان نے candles جلا کر نورم کے ہاتھ میں تھما دیں۔

عنایہ بولی،

"مانگ لو کچھ... لیکن شوہر مانگنے کی اجازت نہیں——وہ تو مل چکا"!

Zubi Novels Zone

سب ہنس دیے، نورم کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ نکلے۔

اور شازل نے جیب سے وہ خط نکالا...

"یہ... تمہارے لیے ہے، میری 18 سالہ منکوحہ کے نام۔"

نورم نے خط لیا،اور اسے سینے سے لگالیا——

اب وہ کچھ کہہ نہ سکی...

کیونکہ یہ لمحہ——صرف محسوس کرنے والا تھا۔

کیک کٹنے کے بعد سب نے نورم کو گلے لگایا،دعائیں دیں،اور پھر شروع ہوا

——

تحفوں کا سلسلہ!

عنایہ نے سب سے پہلا گفٹ آگے بڑھایا——

ایک خوبصورت ہینڈ میڈ جرنل جس پر لکھا تھا:

Zubi Novels Zone

"Mrs. Shazil's Secret Thoughts"

نورم ہنس پڑی، "یہ تم نے بنایا؟"

عنایہ نے کہا، "اور کیا! اب روز اس میں شازل بھائی کی شکایتیں لکھیے گا۔"

عنایت نے فوراً ایک چھوٹا سا باکس تھمایا—

جس میں چاند ستارے والے earrings تھے۔

"یہ رات کی طرح خوبصورت ہیں— بالکل آپ کے لیے۔"

اب ایمان۔ے تحفہ دیا، لیکن اس نے آگے بڑھ کر ایک چھوٹا سا فریم دیا—

جس میں نورم اور ایمان کی ایک بچپن کی تصویر تھی، نیچے لکھا تھا:

"From Sisters by Heart, To Sisters by Bond."

کیف نے شرارتی انداز میں نورم کو gift bag تھمایا،

"تمہارے لیے خاص — perfume تاکہ شازل کو تمہاری خوشبو سے پیار ہو جائے"!

سب ہنس پڑے، نورم شرما گئی۔

آریان نے تھوڑا سا ڈرامائی انداز اپنایا—

"یہ میں نے خود نہیں خریدا... کسی نے مجھے کہا کہ یہ دل سے دینا ہے"!

اور اس نے ایک خوبصورت قرآنی آیت کا وال پیس دیا،

جس پر سنہری حرفوں میں لکھا تھا:

"وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً"

ترجمہ

"اور اُس (اللہ) نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔"

نورم نے خاموشی سے سر جھکا کر لیا—آنکھیں نم تھیں۔

Zubi Novels Zone

اب سب شازل کی طرف دیکھنے لگے—

"چلو جناب، اب آپ کا تحفہ؟"

شازل نے جیب سے ایک چھوٹی سی velvet box نکالی—

نورم کا دل دھڑکنے لگا...

"یہ میری طرف سے نہیں،

یہ اُس لڑکے کی طرف سے ہے—

جو تمہیں اُس دن سے چاہتا ہے، جب تم ہنستی بھی تھی، اور تھوڑا تھوڑا روتی بھی۔"

نورم نے باکس کھولا—

اور اندر ایک چھوٹی سی انگوٹھی رکھی تھی، جس کے اندر چھوٹے حروف میں کندہ تھا:

"My Always."

نورم کی آنکھوں سے پھر آنسو بہہ نکلے،

مگر اس بار وہ آنسو — خوشی کے، محبت کے، اور شکر کے تھے۔

سب نے تالیاں بجائیں، نورم کو گلے لگایا،

اور یہ رات...

ایک یاد بن گئی — جو وہ زندگی بھر سنبھال کر رکھے گی۔

..

...

😌❤️🔥👀

"میری دلہن، میری نورم کے نام" —

آج رات تم صرف 18 سال کی نہیں ہوئیں...

آج رات تم میری زندگی بن گئیں ہو۔

نکاح کے وقت جب مولوی صاحب نے تمہارا نام پکارا تھا،

میرے دل نے بس ایک بات کہی تھی—

"شکر ہے اللہ کا... وہ میری ہو گئ"!

نورم...

میں نہیں جانتا کہ لفظوں میں وہ سب کیسے لکھوں جو تمہارے لیے دل میں ہے

—

لیکن ایک وعدہ ضرور کرتا ہوں:

میں تمہیں کبھی وہ آنسو نہیں دوں گا جو تمہیں اکیلا کر دیں۔

میں تمہارے ساتھ ہر وہ لمحہ بانٹوں گا جس میں تمہاری آنکھیں چمکیں۔

اور تمہیں ہر دن، ایسے چاہوں گا— جیسے آج تمہیں پہلی بار دیکھا ہو۔

ZNZ Zubi Novels Zone

آج تمہاری سالگرہ ہے،

اور تمہاری زندگی کا ایک نیا باب شروع ہو رہا ہے...

میری دعا ہے:

کہ تمہاری ہر خواہش دعا بن جائے،

اور ہر دعا، قبولیت کی مہر لے کر تمہارے ہاتھوں میں آ گرے۔

بس یاد رکھنا...

اب تم تنہا نہیں ہو،

تمہارا ہر لمحہ، ہر خواب، ہر ڈر، ہر خوشی——ہماری ہے۔

تم صرف میری دلہن نہیں... تم میری دعا ہو——

اور دعا مانگنے والے اپنی دعاؤں سے بے وفائی نہیں کرتے۔

محبت کے ساتھ،

تمہارا

شازل

Thank you soo much

اس سرپرائز کے لیے میں اپنا بر تھ ڈے کبھی نہیں بھولوں گی یہ میرے لیے بہت سپیشل تھی نورم نے خوشی سے کہا۔

--

.....

کیک کٹنے اور تحفوں کے بعد،

نورم تھوڑی تھکی، تھوڑی شرمائی ہوئی، کرسی پر بیٹھ گئی۔

تبھی عنایہ نے شرارتی انداز میں سب کو اشارہ دیا،

"چلو بھائی...اب اپنی بھابھی سے جو دل میں ہے، بول دو! رات ہے، موقع ہے، محبت ہے"!

سب ہنسنے لگے، نورم کی نظریں جھک گئیں۔

1. کیف آگے بڑھا:

"سب سے پہلے میرا حق بنتا ہے!

نورم آپی، اب سے ہر ویک اینڈ پر ہمیں خود ہاتھ سے کوئی نہ کوئی sweet dish بنا کر کھلائیں گی—اور شکایت کا حق نہیں"!

نورم نے ہنستے ہوئے سر ہلایا، "وعدہ رہا"!

2. عنایت بولی:

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"اور میرے لیے ہر ہفتے ایک نیا hair style بناؤ گی — دلہن بن گئی ہو تو fashion میں رہنا فرض ہے"!

نورم نے شرارتی نظروں سے کہا، "تمھاری ضدوں سے تو میں نکاح سے پہلے بھی نہ بچی"!

.3 ایمان تھوڑا سا آگے ہوئی:

"مجھے... مجھے بس اتنا کہنا ہے کہ... کبھی ناراض مت ہونا، "okay?

نورم نے ایمان کو گلے لگا لیا، "تم تو میری سب سے پیاری ساتھی ہو... تم سے ناراض کیسے ہو سکتی ہوں؟"

.4 آریان نے ڈرامائی انداز میں کہا:

"ایک وعدہ تمہیں شازل بھائی کے سامنے کرنا ہو گا"!

سب چونکے، نورم بھی حیران ہوئی،

"کیا وعدہ؟"

آریان نے انگلی اٹھائی،

"کہ تم ہر لڑائی کے بعد پہل خود کرو گی— کیونکہ تم زیادہ سمجھدار ہو"!

نورم نے شرما کر آہستہ سے کہا، "بس کرو آریان بھائی... سب کے سامنے نہیں"!

سب نے تالیاں بجادیں!

5. عنایہ نے موقع نہ گنوایا:

"اور ہاں، honeymoon سے واپسی پر سب کے لیے تحفے ضرور لانا...

خاص کر میرے لیے کپڑوں کی shopping!"

نورم نے آنکھوں میں شرارت لیے کہا، "تحفے آئیں گے... لیکن condition کے ساتھ!"

"کیا؟"

"میرے لیے ہر مہینے ایک surprise plan تم سب کو بنانا ہوگا!"

سب نے شور مچادیا، "واہ واہ! بھابھی بن کے تو نورم، چالاک ہوگئی!"

6. آخر میں زمل آئی آگے:

"اور میری فرمائش... تمہاری سب سے خاص والی...

کہ تم کبھی بھی دل میں بات نہ رکھو...

خوشی،دکھ،ڈر،کچھ بھی ہو——سیدھا مجھے بتانا،okay؟"

نورم نے زمل کا ہاتھ پکڑا،

"یہ وعدہ تو پہلے دن سے ہے،دوست"!

اسی لمحے شازل پیچھے سے آ کر بولا،

"سب کچھ لے لیا نا تم لوگوں نے؟اب ذرا میری بیوی کو کچھ وقت مجھے بھی دے دو"!

سب نے شور مچایا،"اووووووہ...شازل بھائی jealous ہو گئے"!

نورم شرما کر اٹھ گئی،اور شازل کے ساتھ چل دی——

لیکن جاتے جاتے پیچھے مڑی اور مسکرا کر بولی:

"سب کی فرمائشیں پوری ہوں گی...

بس دعا دینا، میں ہمیشہ تم سب کی پیاری نورم رہوں۔"

...

. .

. . . .

نورم کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، جب وہ شازل سے باتیں کر کے اپنے کمرے کی طرف آئی——قدم آہستہ، دل میں کچھ عجب سا احساس...کچھ نیا، کچھ شرمیلا۔

جیسے ہی اُس نے دروازہ کھولا، اندر کا منظر دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی——

زمل اور ایمان بیڈ پر بیٹھیں اُس کا ہی انتظار کر رہی تھیں، جیسے کچھ چوری پکڑنے آئی ہوں۔

زمل نے فوراً چٹکی کاٹی:

"اوہ ہو ہو ہو... آخر کار بی بی آ ہی گئی"!

ایمان نے ہنستے ہوئے دوپٹہ سمیٹا:

"ہم سمجھے اب تو نئی نویلی دلہن ہمیں بھول ہی گئی"!

نورم کا چہرہ گلابی ہو گیا، اس نے نظریں جھکا لیں۔

"تم دونوں یہاں؟" وہ بمشکل بولی۔

زمل فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی، ہاتھ نچاتے ہوئے:

"بتاؤ نا... کیا باتیں ہو رہی تھیں باہر؟ ہاں؟ کیا کہا انہوں نے؟"

ایمان نے شرارت سے پوچھا:

"کچھ خاص؟ یا بس رسمی سلام دعا؟"

Zubi Novels Zone

نورم نے ہنستے ہنستے تکیہ اُن پر دے مارا،

"پاگل ہو گئے ہو کیا تم لوگ"!

ایمان نے تکیہ واپس دے کر کہا:

"ہاں پاگل ہی تو ہیں...دو سال چھوٹی تھی تُو، اب بی بی بن گئی ہے"!

پھر اس کی آواز مدھم ہوئی،

"بہت پیاری لگ رہی تھی تُو آج...ماشاءاللہ۔"

زمل نے بھی نرم لہجے میں کہا:

"شازل بھائی کی نظریں ایک پل کے لیے بھی نہیں ہٹ رہی تھیں تجھ سے"...

پھر ہنسی روک کر آنکھ ماری،

"چلو مان لیا، تم دونوں کا کپل واقعی سوپر ہٹ ہے"!

نورم شرما گئی، لیکن اُس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"اچھا اب بتاؤ تم لوگ کب سے روم میں بیٹھی ہو؟"

ایمان نے فوراً کہا:

"جب تم لوگ لان میں بات کر رہے تھے تب ہی آ گئے تھے، سب کے موبائل چھین کر، پورا سرپرائز ہم نے پلان کیا ہے —

زمل نے سر ہلا کر کہا:

"اور ہاں، اب ہم تیرے فینس سب راز کھولنے والے ہیں... بس تیار رہنا"!

نورم نے آنکھیں گھمائیں اور کہا:

"بس اب چپ کرو اور مجھے چینج تو کرنے دو"!

ـــ

ـ

گھر کے لاونج میں ناشتے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی —— پراٹھے، انڈے، نان، چنے اور حلوہ کی خوشبو سب کے مزاج کو مزید خوشگوار بنا رہی تھی۔

صوفے اور ڈائننگ ٹیبل پر سب بڑے بیٹھے تھے:

حاکم شاہ، رانیہ بیگم، رحیم شاہ، ہارون، راحیلا، نجمہ، زینب کی یاد میں تھوڑا سا سکوت، اور ساتھ میں بچوں کی ہنسی ——

شازل، آریان، کیف، ایمان، انایہ، عنایت، احمد سب اِدھر اُدھر خوش گپوں میں مصروف تھے۔

تب ہی سیڑھیوں سے نیچے آتی نورم دکھائی دی۔۔۔

ہلکی گلابی فراک میں، چمکتی ہوئی مگر شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ، جیسے کوئی خواب حقیقت بن گیا ہو۔

رحیم شاہ نے سب سے پہلے نظریں اٹھا کر کہا:

"السلام علیکم میری گڑیا"!

اور جیسے ہی وہ قریب آئی، رحیم نے پیار سے اس کا ماتھا چوما۔۔۔

"سالگرہ مبارک ہو میری جان، خوش رہو سدا"!

نورم کے آنکھوں میں چمک اور دل میں سکون سا اُتر آیا—— بابا کے الفاظ ہمیشہ اس کے لیے سب سے قیمتی ہوتے تھے۔

پھر سب باری باری بول پڑے:

نجمہ:

"میری پیاری سی نورم، Happy Birthday بیٹا"!

ہارون شاہ (مسکرا کر):

"آج تو ہماری بھانجی اور بہو، دونوں میں تبدیلی آگئی ہے۔ سالگرہ مبارک ہو، گڑیا"!

راحیلا (محبت سے ہاتھ تھامتے ہوئے):

"دعائیں تمہیں ہمیشہ خوش رکھیں، نورم بیٹا۔"

شازل تھوڑا دور کھڑا تھا، مگر اُس کی نظریں صرف نورم پر تھیں—

اور اُس کی آنکھوں میں وہی بات لکھی تھی جو زبان سے کہنا مشکل تھا۔

حاکم شاہ نے کرسی سے اٹھ کر کہا:

"آج میری بہو کا پہلا دن ہے اس گھر میں ——اور اُس کا جنم دن بھی ——یہ تو دوہری خوشی ہے"!

پھر رانیہ بیگم نے نورم کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا:

"سالگرہ مبارک ہو، بیٹا! تم ہماری بیٹی جیسی ہو، اور آج سے ہماری بہو بھی۔"

سب بچوں نے تالیاں بجا کر ایک ساتھ کہا:

"Happy Birthday Noorammmmm!! 🎉🎂"

عنایت نے اپنی خاص آواز میں کہا:

"اب تو کیک بھی کٹنا چاہیے ناشتہ سے پہلے"!

انایہ نے جلدی سے کہا:

"ارے نہیں، کیک رات کو ہو چکا نا"!

کیف ہنسا:

"لیکن دوبارہ کٹ سکتا ہے، کیونکہ دلہن اب ناشتہ بھی ہمارے ساتھ کرے گی"!

نورم نے شرما کر سب کو دیکھا، پھر آہستہ سے بولی:

"آپ سب نے اتنا خاص محسوس کروایا... بہت شکریہ۔"

شازل آہستہ سے قریب آیا، اور صرف اتنا کہا:

"پہلی صبح... اور اتنی حسین... بس یہی چاہا تھا۔"

.

..

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

دوپہر کے وقت، لاونج کو پھر سے سجایا گیا تھا——

رنگ برنگے غبارے، گلاب کی پتیاں، اور ہلکی میوزک کی مدھم آواز——

نورم کے لیے ایک اور سرپرائز تیار تھا۔

سب گھر والے——حاکم شاہ، رانیہ، ہارون، راحیلا، نجمہ، آریان، کیف، احمد،

ایمان، عنایہ، عنایت——سب ایک جگہ جمع تھے۔

درمیان میں رکھے گئے کیک پر "Happy Birthday

Nooram!" لکھا تھا،

اور نورم نے سب کی محبتوں سے کیک کاٹا——

تالیاں، قہقہے، دعائیں، اور کیمرے کے فلیش میں قید ہوتی خوشی!

🎁 پھر بابا کا لمحہ آیا——

رحیم شاہ نے نورم کو گلے لگایا——

پیشانی چومی، اور آہستہ سے کہا:

"یہ صرف چاکلیٹس نہیں، میری بچی... یہ وہ مٹھاس ہے، جو میں ہمیشہ تمہاری زندگی میں چاہتا ہوں۔"

پھر بڑا سا ٹیڈی بیئر دیا——نرم، سفید اور دل تھام لینے والا——

اور ساتھ ایک کاغذ جس میں دعا لکھی تھی:

"اللہ تمہیں ہر قدم پر کامیاب کرے، بیٹا...

تمہاری خوشی میرا سکون ہے۔"

نورم کی آنکھیں بھر آئیں،

مگر ہنسی بھی ساتھ تھی——کیونکہ آج وہ صرف بیٹی نہیں، بہو بھی تھی۔

Thank you sooo much baba یہ بہت پیارا ہے

🎁 پھر چچا (ہارون شاہ) آگے بڑھے—

"میری پیاری بھتیجی کو بہت ساری دعائیں، اور یہ چھوٹا سا تحفہ۔"

🎁 حاکم شاہ اور رانیہ بیگم (ساس سُسر) نے بھی دعاؤں سے نوازا—

"بیٹا، آج صرف تمہاری سالگرہ نہیں، ہماری خوش نصیبی کا دن بھی ہے۔"

اور یہ ہماری طرف سے گفٹ

۔

✨

رات ہونے تک سب تھک چکے تھے—

مگر شازل کی پلیننگ مکمل تھی۔

"نورم، چلو... کچھ خاص تمہارے لیے ہے۔"

گاڑی تیار تھی—

پر جانا کہاں ہے نورم نے خیرت سی پوچھا

شازل نے دروازہ کھولا، نورم بیٹھ گئی—

سفر شروع ہوا، اور راستے میں چاندنی ان کا ساتھ دے رہی تھی۔

ایک خوبصورت ریسٹورنٹ، چھوٹا سا پرائیویٹ کینڈل لائٹ ٹیبل،

نورم کا پسندیدہ کھانا،

اور سامنے بیٹھا وہ شخص... جس کی آنکھوں میں صرف نورم کے لیے پیار تھا۔

شازل نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑا:

"پہلا دن، پہلا ڈنر، اور پہلی دعا۔

بس یہ چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ ایسے ہی مسکراتی رہو۔"

نورم نے مسکرا کر صرف اتنا کہا:

"اور آپ ہمیشہ میرا ہاتھ تھامے رکھنا۔"

ڈنر کے بعد ایک پرسکون لانگ ڈرائیو——

راستے میں نورم نے سر کھڑکی سے باہر نکالا، ہوا محسوس کی،

اور دل میں صرف ایک بات آئی:

"یہ زندگی ہے...اور یہ خواب نہیں۔"

—

صبح کی ہلکی روشنی کھڑکی سے کمرے میں اُتر رہی تھی۔نورم حسبِ معمول جلدی اُٹھی،وضو کر کے قرآن پاک کی تلاوت کی اور پھر نیچے ناشتے کے لیے آ گئی۔

چہرہ نرمی سے جھکا ہوا،ہاتھوں میں شال تھامی ہوئی،اور چلنے میں وہ مخصوص شرم جو نکاح کے بعد ہر نو بیاہتا دلہن کی چال میں آجاتی ہے۔

دسترخوان پر سب موجود تھے۔رحیم شاہ نے پیار بھری نظر بیٹی پر ڈالی:

"نورم بیٹا، پیپرز قریب ہیں... تیاری کیسی جا رہی ہے؟"

نورم نے نظریں نیچے رکھتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا:

"بابا... ابھی ویسی تیاری نہیں ہو پائی... دل نہیں لگ رہا۔"

یہ بات سن کر، ایک کونے میں بیٹھا شازل فوراً متوجہ ہوا۔ اُس نے بڑے ادب سے، شائستگی سے کہا:

"چچا جان... اگر آپ اجازت دیں... تو میں نورم کی تیاری میں اس کی مدد کر سکتا ہوں۔

راحم شاہ نے ایک نظر شازل پر ڈالی، پھر اپنی بیٹی کی طرف دیکھا۔

نورم نے پل بھر کو نظریں اُٹھائیں، شازل کی بات پر اُسے حیرت بھی ہوئی اور دل میں ہلکی سی کپکپاہٹ بھی محسوس ہوئی۔

"ٹھیک ہے شازل بیٹا، اگر تم دونوں راضی ہو تو بہتر ہے۔"

نورم ہلکا سا چونکی۔

"بابا... میں... خود کر لوں گی۔ ضرورت نہیں ہے۔"

شازل نے فوراً کچھ نہ کہا، صرف ایک لمحے کو نورم کی طرف دیکھا——خاموشی سے، گہرائی سے۔

راحم شاہ ہلکے لہجے میں بولے،

"نورم، شازل تمہارا شوہر ہے، فکر رکھنا اُس کا حق ہے۔اب وہی تمہاری ذمہ داری بھی ہے۔"

نورم کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔وہ نظریں چراتے ہوئے جلدی سے ناشتہ ختم کر کے اُٹھ گئی۔

شازل خاموشی سے اُس کے پیچھے گیا۔کچن کے دروازے پر رُک کر نرمی سے بولا:

"نورم؟"

وہ رُکی، لیکن مڑی نہیں۔

"میں تم پر کوئی احسان نہیں کر رہا... یہ میرا فرض ہے۔اور اگر تمہیں میری باتیں ناگوار لگیں، تو معذرت چاہتا ہوں۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے دھیمی آواز میں کہا:

"مجھے آپ سے مسئلہ نہیں... بس، سب کے سامنے ایسے کہنا اچھا نہیں لگا۔"

شازل کے لبوں پر نرم سی مسکراہٹ آ گئی۔

"اچھا، آئندہ صرف تم سے کہوں گا... سب سے پہلے تم سے پوچھوں گا۔"

نورم خاموش رہی، صرف آہستہ سے سر ہلایا اور پھر آہستگی سے اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

.

..

....

صبح کی نرم دھوپ کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

نورم میز پر کتابیں پھیلائے بیٹھی تھی، بالوں کی ایک لٹ بار بار اُس کی آنکھوں کے سامنے آ رہی تھی، جسے وہ الجھن سے پیچھے کرتی۔

Zubi Novels Zone

دروازہ کھلا، اور شازل ہاتھ میں کچھ نوٹس لیے اندر داخل ہوا۔

"تیار ہو؟ آج تمہیں تین یونٹس مکمل کرنے ہیں۔"

اس کے لہجے میں ہلکی سی سختی تھی، جیسے وہ آج واقعی اُسے سنجیدہ دیکھنا چاہتا ہو۔

نورم نے سر ہلایا، "جی۔"

پھر کلاس جیسے شروع ہو گئی——

شازل سمجھاتا رہا، نورم لکھتی رہی، سوال کرتا، وہ جواب دیتی——

وقت جیسے دوپہر میں بہہ گیا۔

مگر جیسے جیسے وقت گزرا، نورم کی آنکھیں تھکن سے بوجھل ہونے لگیں۔

پہلے قلم کی رفتار سست ہوئی، پھر اُس کی پلکیں جھکنے لگیں۔

شازل نے نوٹس نیچے رکھے، اور اُس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"نورم"...

وہ آہستہ سے بولا، "بس کرو، تم تھک گئی ہو۔"

"نہیں، میں کرلوں گی"——

نورم نے فوراً کہا، مگر آواز میں ہلکی سی کپکپاہٹ تھی۔

شازل اُس کے قریب آیا، اور آہستگی سے اُس کا قلم ہاتھ سے لے لیا۔

"جب دماغ تھکا ہوتا ہے، تو علم دل میں نہیں اُترتا۔ چلو، آج کا سبق ختم۔"

نورم نے چونک کر اُسے دیکھا،

"پر... آپ تو کہہ رہے تھے تین یونٹ لازمی مکمل کرنے ہیں؟"

شازل کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ اُبھری،

"ہاں، لیکن میری بیوی روبوٹ نہیں ہے۔

پڑھنا تبھی فائدہ دیتا ہے جب پڑھنے والے کی آنکھوں میں روشنی باقی ہو ـــــ نہ

کہ بوجھ۔"

نورم کا دل جیسے نرم سا ہو گیا۔

کمرے کی فضا میں خاموشی پھیل گئی—لیکن وہ خاموشی اب بوجھل نہیں، شفقت بھری تھی۔

شازل نے میز سے پانی کا گلاس بڑھایا،

"یہ لو لو، اور تھوڑا سا سانس لو... پھر چاہو تو ریسٹ کر لینا بغیر کسی سوال جواب کے۔"

نورم نے سر جھکایا...

دل ہی دل میں سوچا:

"یہی شازل کا اصل چہرہ ہے... سخت نظر آنے والا، مگر اندر سے بہت نرم"...

۔دوپہر کی روشنی میں شازل جب نوٹس بند کر رہا تھا، نورم نے نرمی سے کہا:

"شازل... آپ نے بہت محنت کی میرے لیے... تھک گئے ہوں گے نا؟"

میں کیوں تھکوں گا۔ شازل نے حیرت سے پوچھا۔

آپ ہی تو پڑھا رہے تھے نا نورم نے نرمی سے جواب دیا

میں تو نہیں البتہ تم تھکی ہوئی لگ رہی ہو کچھ دیر ریسٹ کر لو پھر آگے پڑھاؤ گا۔

شازل نے نرمی سے کہا۔

۔

۔۔

نورم نے ہلکا سا چہرہ پانی سے دھویا، اور سادگی سے بالوں کو سمیٹا۔

دل میں ہلکی سی راحت تھی...شاید شازل کی محبت آج دل میں کچھ نرمی اُتار گئی تھی۔

ابھی وہ کمرے سے باہر نکلنے ہی لگی تھی کہ سیڑھیوں سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ہو ہو...دیکھو تو سہی، ہماری اسٹوڈنٹ بیوی تھک گئی تھیں؟"

نورم نے چونک کر نظریں اُٹھائیں—

آریان تھا، ہاتھ میں جوس کی بوتل، چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ۔

"آپ؟"نورم نے بے ساختہ کہا۔

"جی ہاں، میں!"آریان نے جوس کا ڈھکن کھول کر ایک گھونٹ لیا،

"ویسے شازل بھائی کی ٹیچنگ اسٹائل سن کے تو لگتا ہے، ایک ہفتے میں تم IAS افسر بن جاؤ گی۔"

Zubi Novels Zone

نورم نے شرمندگی سے نظریں چرائیں،

"پڑھائی تو میری ہی کمزور ہے نا"...

"ارے کمزور تم نہیں، نصاب ہے۔"آریان نے جھک کر رازداری سے کہا،

"ویسے شازل بھائی کو بولنا، پڑھاتے وقت تھوڑا ہنس بھی لیا کریں، ایسے لگتا ہے جیسے تمھاری کلاس میں نہیں، کورٹ روم میں ہو"!

نورم کی ہنسی چھوٹ گئی——وہ چاہ کر بھی نہ روک پائی۔

تبھی شازل کی آواز پیچھے سے آئی،

"آریان، اگر مذاق ختم ہو گیا ہو تو تمہیں یاد دلا دوں کہ یہ اسٹڈی آور ہے۔"

آریان نے فوراً جوس کی بوتل پیچھے چھپائی، اور مصنوعی سنجیدہ انداز میں بولا،

"سر، میں تو بس اُن کی ذہنی فریشنیس کے لیے حاضر ہوا تھا——بھابھی میری فرینڈ بھی ہیں نا۔"

شازل نے سختی سے نہیں، بلکہ نرمی سے کہا،

"ٹھیک ہے، لیکن اگلی بار فرینڈ بن کے تھوڑی سی ریویژن بھی کرا دینا۔"

آریان نے دو انگلیوں سے سیلوٹ مارا،

"یس سر! نیکسٹ ٹائم، ایکسلی۔"

Zubi Novels Zone

اور نورم ہنستی ہوئی دوبارہ پڑھنے کے لیے اندر چلی گئی،

لیکن اب اُس کے چہرے پر ہلکی سی تازگی تھی، اور دل ہلکا پھلکا سا محسوس کر رہا تھا۔

۔

نورم نے تھکن سے بھرپور سانس لیا اور کتاب بند کی۔

"بس شازل، آج کے لیے اتنا کافی ہے... صبح سے یہاں بیٹھی ہوں، آنکھیں دکھنے لگی ہیں۔"

شازل، جو میز کے دوسری طرف بیٹھا تھا، فوراً کتاب سے نظر اُٹھا کر بولا،

"نورم، میں نے پہلے ہی کہا تھا... جب تک تین یونٹ مکمل نہیں ہوتے، تم کمرے سے باہر نہیں جاؤ گی۔"

نورم نے خفگی سے اُسے دیکھا، "یہ زبردستی ہے"...

"یہ ضرورت ہے۔"شازل نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں انسان ہوں، روبوٹ نہیں!"نورم نے ناراضی سے کہااور کرسی سے اٹھنے لگی۔

شازل نے تھوڑا سا جھک کر اس کا ہاتھ تھام لیا—نرمی سے، مگر مضبوطی سے۔

"بیٹھو۔"اس کی آواز نرم تھی، مگر آنکھوں میں ایک خاص سی گرفت تھی۔

نورم نے پلٹ کر دیکھا، اور دھیرے سے بیٹھ گئی۔ دل بے قابو سا دھڑکنے لگا تھا۔

"میری ذمہ داری ہو تم، نورم۔ تمھارا ہر امتحان، ہر کامیابی...اب میرا فخر بھی ہے۔ اگر تھوڑی سی سختی سے تمھاری مدد ہو سکتی ہے، تو میں وہ بھی کر لوں گا۔"

نورم نے نظریں جھکائیں۔ دل میں عجیب سی نمی اور نرمی گھلنے لگی تھی۔

"اور ویسے بھی..." شازل کی آواز کچھ بدلی، "اگر تم ایسے نازک انداز میں ضد کرو گی، تو دل تو کہے گا فوراً مان جاؤں۔ لیکن دماغ کہتا ہے، ابھی وقت نہیں۔"

نورم کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی، "دل جیتنے کا ہنر بھی خوب ہے آپ کو۔"

شازل نے بھی ہلکا سا مسکرا کر کہا،

"اور تم دل دکھا کر بھی پیاری لگتی ہو۔ اب چلو، آخری یونٹ باقی ہے۔ اس کے بعد تمھاری مرضی — چاہو تو پورا لان تمھارے نام"!

نورم نے دل ہی دل میں خود پر قابو پایا اور کتاب کھولی،

لیکن اب چہرے پر خفگی تھی،

. . . .

.

. .

اگلی صبح

صبح کا وقت تھا۔ نورم اپنے کمرے میں بیٹھی تھی، لیکن کتابوں کو دیکھ کر بھی دل نہ لگ رہا تھا۔

کل کی ساری تھکن ابھی تک جسم میں باقی تھی۔ شازل نے جو پڑھایا، وہ دل پہ ہتھوڑے کی طرح لگا—محبت کے ساتھ، مگر intensity کے ساتھ بھی۔

آج نورم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ خود پڑھائی کرے گی—اپنے انداز میں۔

نہ وہ سختی، نہ وہ دباؤ۔

وہ نیچے آئی تو رحیم شاہ ناشتہ کر رہے تھے۔

نورم آہستگی سے قریب آئی، "بابا، آپ سے ایک بات کرنی ہے۔"

"ہاں بیٹا، کہو۔" انہوں نے محبت سے کہا۔

"بس... آج میں خود پڑھنا چاہتی ہوں۔ کل شازل نے جتنا پڑھایا، اتنا تو میں نے پورے سال میں نہیں پڑھا تھا۔ دماغ سن ہو گیا۔"

رحیم شاہ نے مسکرا کر سر ہلایا، "ٹھیک ہے بیٹا، اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم بہتر طریقے سے سمجھ سکتی ہو، تو ضرور۔"

تبھی سیڑھیوں سے قدموں کی آہٹ سنائی دی —

شازل نیچے آرہا تھا، سفید کُرتے میں، سنجیدہ مگر ہلکی سی سُرخی لیے چہرے پر۔

"تو آج چھٹی ہے میری؟" اُس نے براہِ راست نورم کو دیکھا۔

نورم نے نظریں ملا کر کہا،

"جی ہاں... آج میں خود پڑھوں گی، اپنے انداز میں۔"

شازل نے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لائی، مگر لہجہ ہنوز گہرا تھا۔

"واہ...ہماری بیوی نے آج rebellion کا دن چن لیا؟"

نورم نے چہرہ سیدھا رکھا، "یہ rebellion نہیں، relief ہے۔آپ کی پڑھائی دل پر اثر کر گئی——اب دماغ کو سنبھلنے کا وقت دینا ہے۔"

شازل آہستگی سے اُس کے قریب آیا، دونوں کے درمیان ایک خاموش فاصلہ... مگر جذبوں کا شور صاف تھا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن شام کو حساب ہو گا——تمھارے انداز کی پڑھائی کا نتیجہ، میرے سوالات کی صورت میں۔"

نورم نے سر اٹھا کر دیکھا،

کیییییبیییوں

تبھی شازل نے گھورا

میرا مطلب ہے ٹھیک ہے ...

جیسا اپ کہں

شازل اُس کے چہرے کو چند لمحے دیکھتا رہا، پھر آہستہ سے جھک کر اُس کے کان کے قریب بولا،

"اگر جواب ٹھیک نہ آئے، تو سزا بھی تمھارے انداز میں دوں گا... خیال رکھنا۔"

نورم کا دل دھڑکنا بھول گیا——

شازل سیدھا ہو کر مسکراتے ہوئے پلٹا، اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورم نے ہاتھ دل پر رکھا اور آنکھیں بند کر لیں——

یہ پڑھائی، یہ امتحان...اور یہ استاد——سب کچھ جان لے جانے والا ہے۔

ـ

ـــ

ـــ

نورم فوراً گھر آئی وہ تو شکر تھا بابا پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے ورنہ شرمندہ ہونا پڑتا

جلدی سے فون اٹھایا اور زمل کا نمبر ملایا جو پہلی ہی بیل میں اٹھا لیا گیا

"ہیلو!" زمل کی آواز چہکتی ہوئی آئی۔

"ہیلو..."نورم کی آواز تھکی ہوئی سی تھی۔

"اوہ ہو! یہ کیا حال ہے؟ لگتا ہے آج بھی شازل سر نے دماغ کا دہی بنایا ہے؟"
زمل نے فوراً چھیڑا۔

نورم نے ہنستے ہوئے کہا،
"نہیں...آج چھٹی تھی۔ میں نے خود پڑھائی کی۔ کل کی کلاس کے بعد لگ رہا تھا
دماغ شٹ ڈاؤن ہو جائے گا"!

"ہاہاہا...شٹ ڈاؤن؟ بیوی ہو یا وائی فائی کنیکشن؟"زمل قہقہہ مار کر بولی۔

نورم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا،

"تم نہیں سمجھی زمل... اُنھوں نے مجھے اتنا پڑھایا کہ ایک وقت لگا شاید میں UPSC دے رہی ہوں، نکاح نہیں ہوا"!

زمل کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی،

"یار قسم سے، میں نے سنا تھا شوہر محبت کرتے ہیں، یہ والا لیکچر دیتے ہیں؟"

Zubi Novels Zone

"کرتے ہیں وہ بھی... لیکن شازل والے طریقے سے۔ سخت لہجہ، گہری نظریں، اور جملے ایسے کہ دل ہار جائے یا ڈر جائے، پتہ ہی نہیں چلتا۔"

"اُففف... بندہ شوہر ہے یا CIA انویسٹیگیٹر؟" زمل نے چڑاتے ہوئے کہا،

"کاش تم نے ریکارڈنگ کی ہوتی،میں TikTok پہ اپلوڈ کر دیتی :

'When your husband is also your professor!'"

نورم ہنسنے لگی،"بس بس، مذاق چھوڑو۔ شام کو اُس نے ٹیسٹ لینا ہے۔"

"کیاا؟"زمل نے ڈرامائی انداز میں چیخ ماری،

"تم نکاح کے بعد honeymoon کی تیاری کرو،اور تم یہاں test کی تیاری میں لگی ہو؟!تمہاری محبت تو full syllabus based ہے!"

نورم شرم سے ہنسی روک نہ سکی،"زمل! فضول مت بولو"...

زمل نے فوراً انداز بدلا، "اچھا ایک بات بتاؤ... جب اُس نے کہا کہ شام کو ٹیسٹ ہے، تب اُس کی آنکھوں میں صرف ٹیچر والی سختی تھی یا شوہر والی چمک بھی؟"

نورم نے لمحہ بھر کو خاموش رہ کر آہستگی سے کہا،

"دونوں... اور شاید اسی لیے دل پڑھائی سے زیادہ دھڑکنے لگا۔"

زمل نے پیار سے کہا، "اوئی ہوئیی، نورم میڈم... لگتا ہے آج کے ٹیسٹ میں تم ہار بھی گئیں تو جیت ہی لو گی۔"

نورم نے شرارتی لہجے میں کہا،

"بس دعا کرنا... غلطی ہو بھی گئی، تو سزا تھوڑی سی ہو۔"

زمل نے ہنستے ہنستے کال بند کی،

"جاو جاو... آج تمھارا امتحان صرف کتابوں کا نہیں، دل کا بھی ہے۔ Best of luck, Mrs. Shazil!"

اور فون بند ہوتے ہی، نورم کے چہرے پر ایک عجیب سی نرمی چھا گئی۔

محبت کے اس سفر میں، کبھی پڑھائی، کبھی شرارت، اور کبھی خواب——سب ساتھ چلتے ہیں۔

-

— — —

. . . .

شام کا وقت تھا۔ آسمان پر نارنجی روشنی تھی اور کمرے میں ہلکی سی خاموشی۔

نورم کتاب کھولے بیٹھی تھی، لیکن ایک صفحہ بھی مکمل نہیں ہو رہا تھا۔

بار بار زمل کی باتیں، شازل کا چہرہ، اُس کی نگاہیں، وہ صبح کی سرگوشیاں——سب کچھ ذہن میں گھوم رہا تھا۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

نورم نے جلدی سے دوپٹہ سنبھالا، اور "آ جائیں" کہا۔

دروازہ کھلا——شازل ہاتھ میں ایک چھوٹی سی نوٹ بک لیے اندر داخل ہوا۔

چہرہ پر سنجیدگی، مگر آنکھوں میں شرارت کی چھپی ہوئی لہر۔

"تو... تیار ہو؟" اُس نے قریب آکر پوچھا۔

نورم نے سانس بھر کر کہا، "جی... کوشش کی ہے۔"

"کوشش؟" شازل نے ایک ابرو اُٹھایا،

"پتہ ہے نا، یہ کوشش اُس وقت کم پڑتی ہے جب دل پڑھائی سے زیادہ شوہر کے بارے میں سوچنے لگے۔"

نورم شرما گئی، نظریں جھکا لیں۔

شازل سامنے بیٹھ گیا، اور پہلے سوال سے آغاز کیا:

"پہلا سوال: مس پارٹیکل کا فارمولا کیا ہے؟"

نورم کے ذہن میں صرف "مس" لفظ گونجا...

شازل کی آنکھیں، اُس کا انداز——اور باقی سب ہوا میں تحلیل ہو گیا۔

"وہ...وہ..."نورم کچھ بول نہ سکی۔

شازل نے دوسرا سوال پوچھا "Law of motion —— ؟"

نورم کادل خود ہی in motion آ گیا، لیکن جواب غائب۔

تیسرا سوال — "پچھلے یونٹ میں جو ریفرنس دیا تھا، اُس کا نکات؟"

نورم نے گھبرا کر کہا، "مجھے یاد نہیں... شاید یاد تھا... لیکن"...

شازل نے خاموشی سے نوٹ بک بند کی، اور چند لمحے اُسے گہری نظروں سے دیکھتا رہا۔

"تو یہ ہے تمھاری تیاری؟"

نورم نے ہلکے لہجے میں کہا، "میں نے پڑھا تھا...پر...دل ادھر نہیں تھا۔"

شازل آہستہ سے کھڑا ہوا، اُس کے قریب آیا، اور جھک کر اُس کے بالوں میں لگا پن چھو کر بولا،

"تمھارا دل کدھر تھا، نورم؟"

نورم کا دل کانپنے لگا۔ آواز جیسے گلے میں اٹک گئی۔

شازل نے اُس کے چہرے کو نرمی سے اپنی انگلیوں سے پکڑا،

"پڑھائی میں فیل ہونا اتنی بڑی بات نہیں... لیکن دل کے امتحان میں اگر تم بھٹکو گی، تو پھر سزا بھی تمھاری مرضی کی نہیں ہو گی۔"

"سزا؟" نورم نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

شازل نے اُس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے سرگوشی کی،

"ہاں... محبت کی سزا۔ تمھیں اب ہر رات میرے سوالوں کا جواب دینا ہو گا

—

اور ہر جواب صرف زبان سے نہیں، دل سے دیا جائے گا۔"

نورم کی پلکیں جھک گئیں—

چہرہ شعلہ سا تپنے لگا، لیکن اندر ایک عجب سا سکون تھا...

کیونکہ یہ سزا بھی اُسی کی تھی...جو اُس کا سب کچھ تھا۔

شازل نے آہستہ سے کہا،

"کل دوبارہ ٹیسٹ ہوگا —— لیکن اس بار دل اور دماغ دونوں تیار رکھنا... کیونکہ اگلا سوال صرف پڑھائی کا نہیں، محبت کا بھی ہوگا۔"

اور وہ اُٹھ کر چلا گیا——

پیچھے نورم رہ گئی،

جس کی سانسیں بے ترتیب، مگر دل مکمل شازل کے زیرِاثر تھا۔

—

—. —

. . . .

,,

,,,

رات کافی ہو چکی تھی۔ گھر کے سب افراد اپنے کمروں میں تھے۔

نورم کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی تھی— چاندنی میں کچھ اپنا ہی سکون تھا،

مگر دل ابھی بھی دھڑک رہا تھا... جیسے کوئی آنے والا ہو،

یا شاید، کسی کی آنکھیں ابھی تک اُسے دیکھ رہی ہوں۔

تب ہی دروازہ آہستہ سے بجا۔

نورم نے چونک کر پلٹ کر دیکھا——

دروازہ آہستہ سے کھلا، اور شازل اندر داخل ہوا——سفید شرٹ، کھلے بال، اور نظریں سیدھی اُس پر۔

نورم نے جلدی سے دوپٹہ سنبھالا، "ک...کچھ چاہیے تھا؟"

شازل نے دروازہ بند کیا، آہستگی سے کمرے میں داخل ہوا، اور بغیر کچھ کہے اُس کے قریب آگیا۔

"کل تم نے میرے سوالوں کے جواب نہیں دیے..."اُس کی آواز دھیمی تھی، مگر گہرائی سے لبریز۔

نورم نے نظریں جھکا لیں، "میں... میں کوشش کر رہی تھی"...

"لیکن آج کا سوال... تھوڑا مختلف ہے۔"

شازل نے نرمی سے اُس کے چہرے کو انگلیوں سے اُوپر کیا۔

"نورم، تمھارے دل میں میرے لیے کیا ہے؟"

نورم کی سانسیں جیسے رک سی گئیں۔

یہ سوال صرف زُبان کا نہیں تھا، رُوح سے پوچھا گیا تھا۔

"جواب دو۔"

شازل کی نظریں اُس کے اندر تک اتر رہی تھیں۔

نورم نے بمشکل لب کھولے،

"پہلے... ڈر تھا... آپ سے، آپ کے انداز سے... لیکن اب... شاید وہ ڈر محبت میں بدل گیا ہے۔"

شازل کے لبوں پر ایک نرم سا curve آیا — جیسے دل نے اُس لمحے کچھ پا لیا ہو۔

"تو پھر سزا یہ ہے..." اُس نے آہستگی سے کہا،

"کہ آج کی رات تم میری آنکھوں سے خود کو دیکھو—اور کل کے بعد... مجھے کبھی شکایت نہ ہو کہ تم کمزور ہو۔ تم میری بیوی ہو، اور میرے ساتھ کھڑی ہو —نہ پیچھے، نہ چھپ کر۔"

نورم نے حیرت سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا—وہاں نہ طنز تھا، نہ سختی...

صرف محبت تھی، بے حد گہری۔

شازل نے اُس کا ہاتھ تھاما،

"اور اگلی بار، اگر تم فیل ہو بھی جاؤ...تب بھی میں تمہیں پاس کر دوں گا——بس اتنا کہہ دیا کرو...میں تمھاری ہوں، صرف تمھاری۔"

نورم کے لب کانپے،اور پھر وہ الفاظ نکلے جو اُس کے دل میں دیر سے قید تھے:

"میں...آپ کی ہوں...صرف آپ کی۔"

شازل نے آہستہ سے اُس کے ماتھے پہ لب رکھ گیا

,,,

,,

,

ڈائننگ ایریا میں ہلکی روشنی بکھری ہوئی تھی۔

چائے کی خوشبو، بچوں کی باتیں، اور ہنسی کی ہلکی آوازیں... لیکن راحم شاہ کی نظریں بار بار سیڑھیوں کی طرف اٹھ رہی تھیں۔

"کیا نورم اب تک نہیں آئی؟"

اُنہوں نے کچھ پریشانی سے پوچھا۔

"نہیں، شاید دیر سے سوئی ہو..." راحیلہ نے جواب دیا۔

رحیم شاہ نے شازل کی طرف دیکھا، جو خاموشی سے بیٹھا تھا۔

"بیٹا،ایک بار دیکھ لو جا کے، کل اُس کا پیپر ہے... کہیں طبیعت نہ بگڑ گئی ہو۔"

شازل نے سر ہلایا، "جی چاچو۔"

وہ اُٹھا،اور خاموش قدموں سے اوپر چڑھنے لگا۔

دروازے پر پہنچ کر اُس نے آہستگی سے دروازہ کھٹکھٹایا،

"نورم؟"

کوئی جواب نہ آیا۔

وہ کچھ لمحے رُکا، پھر آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا، پردے ابھی بھی کھڑکیوں پر گرے ہوئے تھے۔

بیڈ پر نورم لیٹی ہوئی تھی، کمبل اُس کے چہرے تک چڑھا ہوا تھا، سانس ہموار——

وہ گہری نیند میں تھی۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

شازل دروازے کے پاس ہی ٹھٹک گیا۔

کتابیں میز پر بکھری تھیں، ایک نوٹ بک فرش پر گری ہوئی تھی،

اور سائیڈ ٹیبل پر رکھے مگ میں آدھی پی ہوئی چائے اب سرد ہو چکی تھی۔

وہ آہستگی سے آگے بڑھا، بیڈ کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔

نورم کا چہرہ نیند میں پر سکون تھا، مگر اُس کے ماتھے پر ایک تھکن کی جھری اب بھی تھی—

شاید رات بھر کی جاگی ہوئی آنکھیں، یا بے چین ذہن کا اثر۔

شازل نے آہستگی سے جھک کر میز سے نوٹ بک اُٹھائی،

اور ایک سرسری نظر اُس پر ڈالی—

سوالات، مارکر کی لکیریں، کچھ پُرانے ریفرنس...اور ایک جگہ ایک چھوٹا سا دل بنا ہوا تھا۔

شاید کسی لمحے میں دل بہلانے کے لیے بنایا گیا،

لیکن اب اُس دل کی دھڑکن وہ خود بن چکا تھا۔

وہ چند لمحے اُسے دیکھتا رہا——

پھر آہستگی سے کمبل تھوڑا سا اُس کے کندھے تک کر کے درست کیا،

اور سرگوشی میں بولا:

"سو جاؤ نورم... آج کا دن تمھارا نہیں، تمھاری تھکن کا ہے۔

میں نیچے سب کو بتا دوں گا... کہ تم بس تیار ہو رہی ہو——خود کو سنبھالنے کے لیے۔"

اُس نے ایک آخری نظر اُس کے پر سکون چہرے پر ڈالی،

پھر خاموشی سے پلٹا، دوازہ آہستہ سے بند کیا،

اور واپس نیچے چلا گیا ——

جیسے تیسے کر کے اخری پیپر ایا لیکن مسئلہ یہ تھا اس میں ایک چھٹی تھی اور ہے بھی

میتھ کا پیپر تھا۔

نورم میتھ میں اتنی اچھی نہیں تھی اور چھٹی بھی ایک دن کی

✦

-

کمرے میں خاموشی تھی —— ایک عجیب سا دباؤ، اور ایک خوف جیسے دیواروں

سے ٹپک رہا ہو۔

نورم سامنے بیٹھے تھی——بیزار چہرہ، بے زار نظر، اور math کی کتاب کھلی...
لیکن اُس پر صرف شازل کا سایہ نظر آ رہا تھا۔

شازل کمرے میں ٹہل رہا تھا——ہاتھ میں وائٹ بورڈ مارکر، چہرہ پر وہی "no nonsense" والی سختی۔

"نورم، یہ آخری پیپر ہے، صرف آج کی محنت اور پھر آزاد ہو جاؤ گی۔"

اُس کی آواز سخت مگر متوازن تھی۔

نورم نے تھوڑا سا منہ بنایا،

"آپ کو لگتا ہے math میرے بس کی چیز ہے؟"

"مجھے لگتا ہے کہ تم بہانے بنانے میں ماسٹر ہو۔"

شازل نے پلٹ کر تیز نظروں سے اُسے دیکھا۔

"اوہ، تو اب آپ میری شخصیت پر بھی رائے دیں گے؟"

"ہاں، اگر وہ تمھاری پڑھائی کو نقصان پہنچا رہی ہو تو ضرور۔"

شازل نے ہاتھ سے اشارہ کیا،

"اُٹھو، بورڈ کے پاس آؤ۔"

"میری کمر میں درد ہو رہا ہے..." نورم نے فوراً چالاکی دکھائی۔

شازل نے ایک قدم اُس کی طرف بڑھایا،

"اچھا؟ اور آج تم چار گھنٹے زمل سے بات کر سکتی تھی؟"

نورم ہنس پڑی،

"وہ تو دماغی سکون کے لیے تھی"...

"اب میں تمھیں دماغی تباہی سے بچا رہا ہوں—آؤ، بورڈ پر۔"

شازل نے مارکر اُس کے ہاتھ میں تھمایا۔

نورم نے ناک سکیڑی،

"مارکر سے الرجی ہے۔"

"نورم۔"

شازل کا لہجہ اب دھیمی دھمکی میں ڈھل گیا تھا۔

نورم نے دل میں کچھ بدبدایا اور بورڈ کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

شازل نے سوال لکھا:

"If $x^2 + 2x - 3 = 0$, then find the value of x?"

Zubi Novels Zone

"یہ کیا زبان ہے؟" نورم نے سوال کو گھورتے ہوئے کہا۔

"Math" کی زبان، زمل کی نہیں — جو تمھیں فوراً سمجھ آجائے۔"

شازل کا جملہ اُس کے دل پر تیر کی طرح لگا۔

"پھر بھی..." نورم نے ہچکچاتے ہوئے کہا، "مجھے ڈر لگتا ہے آپ کے سامنے غلطی کرنے سے..."

یہ جملہ سن کر شازل خاموش ہو گیا۔

پھر آہستگی سے اُس کے قریب آیا،

مار کر اُس کے ہاتھ سے لیا،

اور سرگوشی میں بولا:

"غلطی کرنے کا ڈر مت رکھو نورم... میں تمھیں سزا نہیں دوں گا، سکھاؤں گا۔

کیونکہ تم میری ذمے داری ہو——اور تمھاری کامیابی میرا فخر۔"

نورم کی آنکھیں بھیگنے کو تھیں،

لیکن اُس نے ہونٹ بھینچ لیے——وہ نہیں رو سکتی تھی، نہیں آج۔

"اب لکھو Factorization — سے شروع کرو۔"

"Okay, okay!"

نورم نے سانس بھری اور قلم تھاما۔

لیکن دل میں اب ڈر نہیں تھا—

بلکہ ایک عجیب سا سکون،

.

نورم کتاب کے اوراق پلٹ رہی تھی،

مگر اُس کی انگلیاں بار بار تھم جاتیں—جیسے دھیان کہیں اور ہو۔

شازل ایک ہاتھ سے سوالات کی کاپی لکھ رہا تھا،

دوسرے ہاتھ سے کبھی کبھی pen کو اپنی انگلیوں میں گھماتا۔

"سوال نمبر بارہ؟"

شازل نے آہستگی سے پوچھا۔

"نہیں آتا۔"

نورم نے نظریں کتاب پر رکھ کر جواب دیا۔۔۔مگر اُس کا tone نارمل نہیں تھا۔

"دیکھا تھا تم نے یا نہیں؟"

شازل اُس کے تھوڑا قریب ہوا۔

نورم نے سر ہلایا—

"دیکھا... لیکن سمجھ نہیں آیا۔"

شازل اُس کے بالکل قریب ہو گیا—

کتاب کے ایک طرف وہ، دوسری طرف نورم...اور درمیان میں صرف ایک سطر۔

"تم جانتی ہو مسئلہ کیا ہے؟"

اُس نے مدھم آواز میں پوچھا۔

نورم نے سر اُٹھایا——

"کیا؟"

شازل کی نظریں اُس کی آنکھوں میں اُتر گئیں——

"تم مسئلے کو دیکھتی ہو...

پر دل سے نہیں سمجھتی۔"

نورم کا دل ایک پل کو دھڑکنا بھول گیا۔

"Math ہو یا محبت... دونوں کو دل سے solve کرنا پڑتا ہے۔"

شازل نے آہستہ سے کہا۔

نورم کے لب کانپے،

"محبت... کا سوال کون سا ہے؟"

شازل کی آنکھوں میں ایک رنگ چمکا——

"جو ہر بار تمھارے چہرے پر لکھا ہوتا ہے——

پر تم delete کر دیتی ہو۔"

نورم گھبرا کر پیچھے ہٹنے لگی——

Zubi Novels Zone

مگر اُس کا ہاتھ میز سے ٹکرایا، pen گر گیا۔

شازل نے وہ pen اُٹھایا، اُس کے ہاتھ میں دیا—

اور بہت آہستگی سے اُس کی انگلیاں تھامی... پھر آہستہ سے چھوڑ دیں۔

"چلو، سوال نمبر بارہ دوبارہ کرو۔"

شازل کی آواز اب پھر نارمل تھی—جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

نورم کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا،

پر اُس نے کتاب کی طرف دیکھنے کی کوشش کی...

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لیکن سوال نمبر بارہ اب دھندلا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ جواب اُس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ اُسے avoid نہیں کر پا رہی تھی۔

۔۔۔۔

۔۔

اللہ اللہ کے کے سارے پیپر ختم ہو گئے۔

اب نورم، زمل، موباءل اور موج مستی

گھر پہنچتے ہی۔سب نے پیپر کا پوچھا نورم نے یہی کہہ کر سب کو تسلی دی کہ پاس ہو جائے گی۔

اور اب کمرے میں آرام کر رہی تھی اب تقریباً مغرب کا وقت ہونے والا تھا

جب نورم آڑی ترچھی لیٹی موبائل استعمال کر رہی تھی جب شازل اندر۔آیا

"آپ یہاں" نورم بجلی کی رفتار سے سیدھی ہوئی۔

"ہاں میں" آگے سے مختصر جواب ملا۔

پیپر کیسا تھا شازل نے نارمل موڈ میں پوچھا

اچھا ہوا ہے نورم نے بمشکل چہرے پہ مسکراہٹ سجا کر کہا۔

نورم تمہیں پتا یہ جھوٹ کسی اور کی سامنے بولنا

سچ کہہ رہی ہوں میں نورم نے یقین دلایا چاہتا پر وہ بھی شازل تھا

نورم کو کیسچن پیپر لاؤ

جججییییییی نورم نے آنکھیں پھاڑے کر کہا

کیا ہو گیا ہے میں نے کون سا دنیا کا آٹھواں عجوبہ دیکھا کو بولا ہے شازل نے گہری نظروں سے دیکھے ہوئے کہا

.

..

نورم نے ہڑبڑا کر موبائل ایک طرف پھینکا اور نظریں چرا کر اٹھی۔

"کک... کویسچن پیپر؟" وہ دھیمی آواز میں بولی۔

"ہاں، وہی جو تم نے ٹیبل کے نیچے چھپا رکھا ہے۔ میں تمہیں اتنا بھی نہیں جانتا؟" شازل کی آواز میں نرمی تھی، مگر آنکھوں میں وہ خاموش سختی، جو نورم کو ساکت کر گئی۔

نورم نے دھیرے سے دراز کھولا، اور پیپر نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

شازل نے پیپر لیا، چند لمحے خاموشی سے دیکھا، پھر ایک ہلکی سی سانس لے کر بولا، "پانچ میں سے تین سوال چھوڑ دیے؟ کیوں؟"

نورم نے نظریں جھکا لیں، دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

"نیند نہیں آئی تھی... رات جاگتی رہی... پریشر میں تھی۔۔۔" اُس کی آواز لرزنے لگی۔

شازل خاموشی سے اُسے دیکھتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا نورم کے قریب آیا۔ اس کی ٹھوڑی کو انگلی سے اوپر کیا، نورم کی آنکھیں اُس کی آنکھوں سے ٹکرا گئیں۔

"تمہارے ساتھ میرا رشتہ صرف نکاح کا نہیں نورم... بھروسے کا ہے۔اور جب تم مجھ سے بھی سچ نہیں کہو گی...تو باقی سب بے معنی لگتا ہے۔"

نورم کی پلکیں بھیگ گئیں، "سوری، میں بس...آپ کو۔۔۔پریشان نہیں ۔۔۔کرنا چاہتی تھی۔"

شازل نے ایک لمحے کے لیے اُس کی نم آنکھوں کو دیکھا، پھر دھیرے سے اُس کا ہاتھ تھام لیا۔

"پریشانی تب ہوتی ہے جب تم دور ہو... جھوٹ سے نہیں۔ لیکن اگلی بار، تمہارے لفظ نہ بھی بولیں، میں تمہاری آنکھیں پڑھ لوں گا۔"

نورم خاموشی سے سر جھکا گئی۔ شازل نے اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا، اور نرمی سے کہا:

"اب چلو، منہ دھو، مغرب ہونے والی ہے۔ پھر ہم چھت پر چلیں گے... تھوڑی سی ہوا، تھوڑا سا وقت... صرف ہمارا۔"

نورم نے چونک کر اُسے دیکھا، دل کی دھڑکن ایک لمحے کو ٹھہر سی گئی۔

اور وہ مسکرا دیا——وہی دھیمی، گہری مسکراہٹ جس میں ہر شکوہ دب جاتا تھا، ہر درد چھپ جاتا تھا۔

. . . .

....

...

مغرب کی اذان ختم ہو چکی تھی، آسمان سرمئی اور نارنجی رنگوں میں رنگا ہوا تھا۔ ہوا میں ہلکی سی خنکی گھل چکی تھی۔

نورم سفید شال میں لپٹی، دھیرے دھیرے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چھت پر پہنچی۔ دل اب بھی تھوڑا کانپ رہا تھا، لیکن اُس کی آنکھوں میں ایک الگ سی

چمک تھی ـــــ شاید شازل کی باتوں نے اُسے کسی ان دیکھے سہارے کا یقین دلا یا تھا۔

چھت پر پہنچتے ہی اُس نے شازل کو مغرب کی طرف دیکھتے پایا ـــــ دونوں ہاتھ پشت پر باندھے، نظریں آسمان پر، چہرہ خاموش۔

نورم نے دھیرے سے قدم بڑھائے۔

"آپ نے بلایا تھا..." اُس نے نرمی سے کہا۔

شازل نے سر موڑ کر اُسے دیکھا، اور پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا یا۔

"آؤ۔"

نورم اس کے قریب آکھڑی ہوئی، اور دونوں خاموشی سے آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔

کچھ لمحے یونہی گزر گئے۔ صرف ہواؤں کی سرسراہٹ، اور دور کہیں کسی مسجد سے آتی قرآنی تلاوت کی آواز۔

شازل نے دھیرے سے کہا، "کبھی کبھی لگتا ہے، جیسے یہ ہوا بھی سب کچھ سن رہی ہو۔ ہمارے دل کی باتیں... ہمارے سچ اور جھوٹ۔۔۔سب۔"

نورم نے چونک کر اُسے دیکھا۔

"اور وہ؟ جو ہم چھپا لیتے ہیں؟"

شازل نے اُس کی طرف دیکھا، "وہی تو سب سے زور سے گونجتے ہیں۔"

نورم کی پلکیں جھک گئیں۔ شازل نے ایک قدم قریب آ کر اُس کی شال تھام لی
—— بڑی نرمی سے، جیسے شال نہیں، اُسے خود تھام رہا ہو۔

"میں تمہیں کبھی ہارنے نہیں دوں گا، نورم۔ نہ ان پیپرز میں، نہ خود سے۔ لیکن تم بھی مجھ سے کچھ مت چھپانا۔ کیونکہ اگر تم گر گئی، تو میں بھی سنبھل نہیں پاؤں گا۔"

نورم کی آنکھوں سے ایک آنسو بیساختہ ٹپکا، اور شازل نے اُسے اپنی انگلی سے صاف کیا۔

"آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے... کہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟" نورم کی آواز میں ایک لرزش تھی۔

شازل نے جھک کر اُس کے ماتھے پر لب رکھے، بہت آہستگی سے، جیسے اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کرنا چاہتا ہو۔

"کیونکہ تم صرف میری بیوی نہیں، میری دعا ہو... اور دعائیں چھپتی نہیں، محسوس ہوتی ہیں۔"

شازل نے نورم کا سر اپنے سینے سے لگا لیا۔ دل کی دھڑکنیں ہم آہنگ ہو گئیں، اور چھت کی ٹھنڈی ہوا اُن کے گرد ایک خاموش وعدے کی طرح لپٹ گئی—— ایک ساتھ ہونے کا، ایک ساتھ جینے کا۔

.

شام کی ٹھنڈی ہوا چھت پر پھیل چکی تھی۔شازل اور نورم ایک دوسرے کے قریب کھڑے تھے،ایک خاص خاموشی میں——جہاں نہ الفاظ تھے،نہ وضاحت...صرف احساس تھا۔

نورم کا سر شازل کے سینے سے لگا تھا،اور شازل اُس کی شال کو نرمی سے تھامے کھڑا تھا۔

اچانک سیڑھیوں سے آوازیں آئیں۔

"نورممم!!"ایمان کی چہکتی آواز چھت پر گونجی۔

نورم نے چونک کر پیچھے دیکھا، شازل کی گرفت قدرے ڈھیلی ہوئی، مگر اُس نے نرمی سے نورم کو شال ٹھیک کرنے کا اشارہ کیا۔

ایمان جوش سے بھاگتی ہوئی آئی، "پیپر ختم ہو گئے تو اب تم چھت پر ہو، اور وہ بھی اِس کے ساتھ؟"

شازل نے مسکرا کر کہا، "اِس کے ساتھ نہیں، اپنے شوہر کے ساتھ۔"

ایمان نے منہ بنایا، "ہاں ہاں، پتہ ہے اب تم ہماری نہیں رہیں۔"

پیچھے سے آریان بھی چھت پر چڑھ آیا۔اُس کے ہاتھ میں کولڈ ڈرنکس کے کین تھے۔

"ہاں،اور یہ دیکھو... چھت پر راز و نیاز،اور ہمیں نیچے پیاسا چھوڑ دیا؟"

نورم شرمندہ سی ہنسی۔

شازل نے آریان کی طرف دیکھا،"تمہیں تو اب میری بیوی سے زیادہ محبت ہو گئی ہے،ہر وقت ساتھ ساتھ۔"

آریان ہنسا، "بھائی جان، محبت نہیں... حفاظت ہے۔ آخر بھابی ہے—اور اب ذمہ داری بھی۔"

"تو پھر ڈرنک پلاؤ، یہی تمہاری ذمہ داری ہے۔" شازل نے ہنستے ہوئے کین لیا۔

ایمان نے نورم کا ہاتھ پکڑا، "چلو بھئی، ہمیں تو اور بہت باتیں کرنی ہیں۔"

نورم جاتے جاتے پلٹ کر شازل کو دیکھا، اُس کی نظریں اب بھی نورم پر تھیں—اور اس بار صرف محبت نہیں، سکون بھی تھا۔

آریان نے بھائی کے کندھے پر ہاتھ مارا، "بڑی نظر رکھ رہے ہو بھئی... بیوی پہ یا وقت پہ؟"

شازل نے ہنستے ہوئے کہا، "دونوں پر۔ کیونکہ یہ وقت پھر نہیں آئے گا۔"

. . . .

ایمان اور نورم دونوں کمرے میں آ چکی تھیں۔ شازل نیچے آریان کے ساتھ مصروف ہو گیا تھا، اور نورم اب شال اتار کر بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔

ایمان نے دروازہ بند کیا، اور شرارتی انداز میں سیدھی نورم کے سامنے آ بیٹھی۔

"تو محترمہ! چھت پر کیا چل رہا تھا؟"

نورم کی پلکیں جھک گئیں، چہرے پر شرم کی سرخی پھیل گئی۔

"کک... کچھ نہیں... بس ایسے ہی"...

ایمان نے قہقہہ لگایا، "واہ واہ! ایسے ہی؟ مطلب شوہر کے سینے پر سر رکھنا اب عام بات ہے؟"

"ایمان!" نورم نے تکیہ اٹھا کر اُس کی طرف مارا۔

"ارے ارے... آرام سے بھئی! ابھی ابھی پیپرز ختم ہوئے ہیں... میں تمہیں اب بالغ ماننے لگی تھی، پر لگتا ہے تم تو عشق میں بالغ ہو چکی ہو!" ایمان کی شرارت عروج پر تھی۔

نورم ہنسنے لگی، پھر آہستہ سے بولی، "پتا ہے... جب وہ پاس ہوتا ہے نا، تو جیسے سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ دل، دماغ، خوف... سب۔"

Zubi Novels Zone

ایمان نے نظریں نرم کر لیں، "سچ؟ اتنا فرق پڑتا ہے؟"

نورم نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا، "پہلے سوچا تھا محبت وقت لیتی ہے... لیکن شازل کے ساتھ... وہ وقت خود ہی رُک جاتا ہے۔"

ایمان نے اُس کا ہاتھ تھام لیا، "تم خوش ہو نا؟"

نورم نے دل سے مسکراتے ہوئے کہا، "ہاں... بہت۔ وہ صرف میرے منکوح نہیں، میرے سب کچھ بن گئے ہیں۔"

ایمان نے شرارتی انداز میں آنکھ ماری، "بس اب زیادہ مت رویا کرو، اور اگلی بار چھت پر جاتے وقت مجھے بھی لے جانا۔ میں ویڈیو تو بنالوں، تاکہ کل کو تم انکار نہ کر سکو۔"

نورم نے شرماتے ہوئے چہرہ تکیے میں چھپالیا، "ایمان! قسم سے تم نہ ہو تو میں مر جاؤں شرم سے۔"

. . . .

کھانے کی میز مزے مزے کے کھانوں سے سجی ہوئی تھی—بریانی کی خوشبو، چکن کڑاہی کی مہک، اور میٹھے میں کھیر سب کی توجہ کا مرکز بن چکی تھی۔

نورم سادہ سا سوٹ پہنے، چہرے پر سکون لیے اپنی کرسی پر بیٹھی تھی۔

"واہ واہ نورم بیٹا، آج تو تمہارے دن ہے!" ہارون شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی چاچو، آج آخری پیپر بھی ختم ہو گیا۔" نورم نے ادب سے جواب دیا۔

آریان نے چمچ گھماتے ہوئے شوخی سے کہا، "تو پھر آج کھانے کے بعد تمہارا جشن ہونا چاہیے!"

عنایت نے فوراً کہا، "بھائی! جشن کھانے کے بعد نہیں، کھیر کے بعد!"

"اور کھیر ملے گی کس کو؟" کیف نے آنکھیں پھیلائیں، "مجھے تو لگا تھا وہ میرے لیے بنی ہے!"

راحیلہ چچی ہنستے ہوئے بولیں، "بس بس! سب کو ملے گی—لیکن نورم کو سب سے پہلے۔ آخر وہ آج کی ہیروئن ہے!"

شازل جو خاموشی سے بیٹھا تھا، ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "ہیروئن تو ہے، مگر رات کو دیر تک موبائل پر لگے رہنا، وہ عادت ابھی بدلی نہیں۔"

نورم نے نظریں جھکا کر شرماتے ہوئے مسکراہٹ چھپالی۔

ایمان نے فوراً چھیڑا، "بس اب یہ وقت ہے بیگم صاحبہ کا آرام کا... اور شوہر صاحب کا شکایتوں کا۔"

سب ہنسنے لگے۔

حاکم شاہ نے شفقت سے کہا، "نورم بیٹا، تم نے اچھا کیا جو اپنی تیاری اور پریشانی کا سچ بتایا۔ اعتماد ہمیشہ سچائی سے بنتا ہے۔"

نورم نے مسکرا کر سر جھکا دیا۔

Zubi Novels Zone

شازل نے نرمی سے کہا، "بس اتنا جان لو، جب تم سچ بولتی ہو، تو میرا بھروسہ اور بڑھتا ہے۔"

آریان نے فوراً کہا، "اور جب بھروسہ بڑھتا ہے، تو موبائل پر نگرانی بھی بڑھتی ہے"!

"بالکل!" کیف نے ہنستے ہوئے کہا، "اب نورم آپی کے اسکرین ٹائم کی رپورٹ بھی روزانہ آئے گی"!

نورم نے شرم سے پانی کا گلاس اٹھایا، اور سب ہنسنے لگے۔

راحیلہ چچی نے محبت سے نورم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "بیٹا، جب بہو بیٹی بن جائے نا، تو گھر روشن ہو جاتا ہے——اور تم واقعی ہمارا مان ہو۔"

. . . .

..

دوپہر کی دھیمی روشنی لاؤنج میں پھیل رہی تھی۔

عنایت، کیف اور آریان صوفے پر بیٹھے موبائل میں لگے ہوئے تھے، جبکہ راحیلہ چچی ہاتھ میں چائے کا کپ لیے کسی گہری سوچ میں تھیں۔

"امی!" عنایہ دوڑتی ہوئی آئی، "زمل آپی اور نورم آپی کا آخری پیپر ہو گیا ہے نا؟ تو ایک دن کا ٹرپ کر لیں، نا"!

راحیلہ چچی نے چونک کر عنایہ کی طرف دیکھا، پھر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں،

"ہاں واقعی! بچیاں بہت تھک گئی ہوں گی۔ دماغ بھی تازہ ہو جائے گا۔"

آریان فوراً سیدھا ہو کر بولا،

"میں ہوں اس ٹرپ کا چیف پلانر! جگہ میں بتا چکا ہوں ــــــ رَکھ جھوک فارسٹ"!

"ارے واہ، کب جا رہے ہیں؟" ہارون شاہ اندر آتے ہوئے بولے۔

"پرسوں!" کیف نے خوشی سے کہا، "سب تیار ہو جائیں ــــــ مزے کی پکنک ہو گی"!

"اور زمل کو کس نے بتانا ہے؟" ایمان نے شوخی سے پوچھا، "کہیں وہ بزی نہ ہو جائے پھر؟"

راحیلہ چچی نے کہا،

"نورم کو بولتی ہوں، وہ خود پوچھ لے گی اپنی دوست سے۔"

: 📞 نورم اور زمل کی کال

کمرے کی خاموشی میں پنکھے کی مدھم آواز گونج رہی تھی۔نورم نے موبائل کان سے لگایا، آنکھیں آدھی بند تھیں، آواز میں سکون چھپا تھا۔

"ہیلو زمل؟"

"جی بیگم صاحبہ!"زمل نے usual teasing انداز میں کہا،"پھر آج کیا حکم ہے؟"

نورم ہنس دی،

"ایک بات پوچھنی تھی۔گھر والوں نے پکنک پلان کی ہے——صرف ایک دن کا۔تمہارا ابھی پیپر ختم ہو گیا نا؟"

"ہاں،اور دماغ بھی ختم!" زمل نے جھوٹی سسکی لی،" مجھے تو اب درختوں کی چھاؤں،تازہ ہوا اور cousin کی gossips کی سخت ضرورت ہے"!

نورم ہنسنے لگی،

"تو مان لیا؟ چلو گی؟"

"تم ہو گی تو کون انکار کرے گا،میری بیگم صاحبہ!" زمل نے کہا،"میں تو پرسوں کے لیے sunscreen بھی نکال چکی ہوں۔"

"سنسکرین کیوں؟"

"کیونکہ picnic ke baad bhi glowing rehna hai... insta stories ka pressure hota hai!"

دونوں ہنسنے لگیں۔

"چلو، میں بتادیتی ہوں سب کو کہ تم چل رہی ہو۔"

"اور میں بتادیتی ہوں اپنے closet کو new dress ki — zarurat hai!" زمل نے شوخی سے کہا۔

. .

...

. . . .

—.

صبح کی ہلکی روشنی کے ساتھ پورا گھر ایک موسمِ جشن کا منظر پیش کر رہا تھا۔

راحیلہ چچی کی ہدایات، بچوں کی چیخیں، اور ماما کی نگرانی——سب کچھ ایک الگ ہی excitement لیے ہوئے تھا۔

عنایہ اور عنایت نے matching sky-blue lawn frocks پہنی ہوئی تھیں، بال کھلے چھوڑے، اور ہاتھ میں sunglasses لیے ہوئے۔

ایمان نے light peach color ka long shirt اور jeans پہنی تھی——بال pony میں اور چہرے پر ہمیشہ والی mischievous smile۔

آریان اور کیف نے casual t-shirts aur denim shorts پہنے — آریان نے اپنے بالوں میں wax لگا کر hero wali entry لی، اور کیف سر پر cap الٹی پہنے ہوئے تھا۔

زمل نے printed white maxi dress کے ساتھ light pink dupatta کندھے پر رکھا، soft brown eyeshade، lips per gloss — pure "Insta Picnic Look"!

نورم نے سادہ سا مگر graceful off-white kurta aur beige trouser پہنا، ہلکی سی makeup، bal halka sa tie kiya —

اور جو سب سے خاص تھی — اُس کی آج کی مسکراہٹ۔

وہ جو صرف آزادی کے بعد، اور شازل کی خاموش موجودگی سے آتی ہے۔

شازل ہمیشہ کی طرح grey polo — simple yet smart
shirt aur black jeans، thodi sleeves folded ی ،
aur bal halka سا — set بس دیکھنے والے بس دیکھتے رہ جائیں۔

🚐 Scene: Rakh Jhok Forest Arrival

Van جیسے ہی forest کے قریب پہنچی، سب کے چہرے excitement سے چمکنے لگے۔

دھوپ چھاؤں سے کھیل رہی تھی، اور درختوں کے سائے زمین پر جھول رہے تھے۔

"بس یہاں! یہاں رکیں!" آریان نے درختوں کے نیچے جگہ دیکھ کر چیخا۔

سب نے اپنی چادریں، bags اور snacks نکالنے شروع کر دیے۔

کچھ درختوں کے نیچے بیٹھے، کچھ group photos لینے لگے۔

نورم پانی کی بوتل لیے ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گئی، جب شازل آہستہ سے آ کر اُس کے برابر بیٹھ گیا۔

"تھک گئی ہو؟" اُس نے آہستہ سے پوچھا۔

"نہیں... بس تھوڑا سا خاموش ہونا اچھا لگ رہا ہے۔"

"میرے ساتھ خاموشی اچھی لگتی ہے؟" شازل نے soft مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

نورم نے شرماتے ہوئے چہرہ موڑ لیا، ہلکی سی ہنسی دبالی۔

اور پھر...

پیچھے سے شور اُٹھا:

"Oyeeeee oyeeeeee!"

"بیٹھ گئے دونوں، ہائے ہائے"!

"بھابھی جی؟" کیف نے قہقہہ مارا۔

نورم نے فوراً dupatta سے چہرہ چھپایا،اور شازل نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا:

"تم ہی بتاؤ، غلط کیا میں نے؟ بس بیٹھا ہوں اپنی بیوی کے ساتھ۔"

"بیوی کے ساتھ نہیں، دل کے سکون کے ساتھ!" آریان نے teasing throw کیا۔

ایمان نے دور سے آواز لگائی،

"نورم! تمہارے اسکرین ٹائم کے بعد اب پکنک ٹائم پر بھی رپورٹ ہو گی سب کے قہقہے جنگل کے سناٹے میں گونجنے لگے۔

"""

....

"""

دوپہر ڈھلنے لگی تھی۔سب picnic کے مزے میں لگے تھے—کوئی snack کھا رہا تھا،کوئی game کھیل رہا تھا۔

نورم سب سے تھوڑا دور آگئی۔ایک path نظر آیا جو درختوں کے بیچ اندر جا رہا تھا۔

ہوا میں خنکی تھی،اور درختوں کی پتے سرسرا رہے تھے۔

Zubi Novels Zone

وہ آہستہ آہستہ اُس path پر چل پڑی—

خاموشی... صرف پرندوں کی آواز،اور اُس کے جوتوں کی مٹی پر پڑتی چاپ۔

کچھ ہی دیر میں،

ہوا تھوڑی تیز چلی——

اور اچانک ایک کتے کے بھونکنے کی آواز آئی، دور سے... لیکن جنگل میں آواز گونج گئی۔

نورم کا دل دھڑکنے لگا، قدم رک گئے۔

ایک اور آواز، جھاڑیوں سے ہلکی سی حرکت۔

"ک... کون ہے؟" اُس کی آواز لڑکھڑائی۔

سانس تیز ہو گئی، ہاتھ کانپنے لگے۔

ڈری ڈری نظروں سے وہ پلٹنے لگی،

اور اچانک پیچھے سے ایک آواز آئی——

"نورم"!

وہ چیخ پڑی، "آآآہ!" اور گھبرا کے پلٹی—

لیکن سامنے شازل تھا—ہاتھ اٹھائے، آنکھوں میں فکر اور نرمی۔

"اوہ خدا!" نورم کی سانسیں بکھر گئیں، "آپ۔۔۔آپ ہیں؟"

Zubi Novels Zone

شازل فوراً قریب آیا، اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا،

Hey Are you ... بس...بس، کچھ نہیں ہے...میں ہوں یہاں،
okay?"

نورم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، وہ نظر نیچے کیے کھڑی رہی۔

شازل نے نرمی سے اُس کا ہاتھ تھاما،

"کیوں اکیلے آ گئی یہاں؟"

"بس... سب شور میں... گھبراہٹ ہو رہی تھی... اور اب"...

آواز ٹوٹ گئی۔

شازل نے اُسے آہستہ سے قریب کیا،

"Shhh... تم محفوظ ہو۔ میرے ساتھ ہو۔"

نورم نے آنکھیں بند کر کے سکون کا سانس لیا——

شازل کی آواز، شازل کی موجودگی——

جیسے پورا جنگل خاموش ہو گیا ہو،

صرف دل کی دھڑکنیں باقی رہ گئی ہوں۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

ہوا چلتی رہی...

پتے سرسراتے رہے...

مگر اب وہ خوف نہیں تھا——صرف ایک خاموش سا اعتماد تھا،

جس میں صرف شازل کی آنکھیں بولتی تھیں۔

—

. . . .

دوپہر کی روشنی اب نرم پڑ چکی تھی۔ درختوں کی چھاؤں لمبی ہونے لگی تھی، اور ہوا میں ہلکی ٹھنڈک آگئی تھی۔ سب نے اپنا کھانا ختم کر لیا تھا، دستر خوان لپیٹا جا چکا تھا، اور اب اصل پکنک کا آغاز ہونے کو تھا۔

آریان نے خوشی سے چلایا،

"چلو بھئی! اب وقت ہے کھیل کود کا! سب تیار ہو جاؤ!"

Zubi Novels Zone

کیف نے فوراً کہا،

"ہم کرکٹ کھیلیں گے، اور اس بار لڑکیاں ہماری ٹیم میں ہوں گی!"

"او ہیلو!" ایمان نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا،

"ہم تمہاری ٹیم میں کیوں ہوں؟خود ٹیم بنالو، ہم اپنی ٹیم الگ بنائیں گی"!

عنایت اور عنایہ نے زور زور سے تالیاں بجائیں، "ہماری ٹیم جیتے گی، یاد رکھنا"!

سب قہقہے لگاتے ہوئے ایک طرف کھیل کی تیاری میں لگ گئے۔ درختوں کے درمیان خوشی، ہنسی اور شور کی آوازیں گونجنے لگیں۔

..

,

اس سب ہنگامے سے تھوڑا دور، ایک درخت کے نیچے نورم بیٹھ گئی۔ وہ اپنے دوپٹے کے پلو سے ہاتھ صاف کر رہی تھی، چہرے پر ہلکی سی تھکن اور مسکراہٹ تھی۔

Zubi Novels Zone

شازل آہستہ آہستہ چلتا ہوا آیا، اور اُس کے برابر بیٹھ گیا۔

"تھک گئی ہو؟" اُس نے نرم لہجے میں پوچھا۔

نورم نے سر ہلایا، "تھوڑا۔"

شازل نے گردن گھما کر اُسے دیکھا، "اب تو ڈر نہیں لگ رہا؟"

نورم نے نظریں جھکا لیں،

"نہیں... اب نہیں۔"

وہ ہولے سے مسکرایا۔

اچانک پیچھے سے شور بلند ہوا:

"اووووووواوووووووواووووووو"!

"دیکھو جی! منکوحہ کو الگ بٹھایا جا رہا ہے"

کیف نے قہقہہ لگایا،

"بس اب کیمرہ آن کرو، یہ منظر یادگار بنانا ہے"!

آریان نے چھیڑتے ہوئے کہا،

"بھابھی جی کا چہرہ دیکھو، گلابی ہو رہا ہے"!

نورم نے فوراً اپنا دوپٹہ چہرے پر کر لیا، اور ہنسی دبانے لگی۔

شازل نے تھوڑا جھک کر آہستہ سے کہا،

"یہ سب بس بولتے ہیں، تم دل سے نہ لگانا۔"

نورم نے سر ہلایا، اور دھیرے سے مسکرا دی۔

....

سورج جھک چکا تھا۔

ہوا میں نمی اور خنکی تھی، پر فضا میں اب بھی بچوں کی آخری ہنسی گونج رہی تھی۔

بڑی چادریں، دستر خوان، پانی کی بوتلیں، خالی ٹفن، اور جوس کے ڈبے سب جلدی جلدی سمیٹے جا رہے تھے۔

کسی نے جھولا دوبارہ باندھنے کی ضد کی، تو کسی نے پہاڑی کے کنارے آخری تصویر کی فرمائش۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

زمل ایک کنارے اپنے بیگ کو جھاڑتے ہوئے بولی،

"میری چپل کہاں گئی؟ نورم! تم نے دیکھی؟"

نورم نے قہقہہ لگایا،

"تم نے خود اتاری تھی جب پانی کے پاس جا رہی تھیں۔اب ڈھونڈو"!

شازل پانی کی بوتلیں گاڑی میں رکھتے رکھتے بولا،

"یہ picnic نہیں treasure hunt تھی لگتا ہے۔ہر چیز گم ہو رہی ہے"!

ZNZ Zubi Novels Zone

آریان نے ڈھول کی آواز نکالی،

"چلو بھائی! واپسی کا اعلان——جو نہ بیٹھا، وہ رہ جائے گا"!

عنایت اور عنایہ نے ساتھ مل کر کہا،

"اور جو رہ جائے گا، وہ جنگل کا جن بن جائے گا"!

کیف نے سب سے بلند آواز میں چیخا،

"میرا power bank کس کے پاس ہے؟"

رشازل گاڑی کے پاس کھڑا سب کو آواز دے رہا تھا۔

"جوتے پہن لو سب! سردی ہو رہی ہے، چھوٹے بچوں کو چادر میں لپیٹو۔"

نورم نے گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک آخری بار جنگل کی طرف دیکھا۔

درختوں کی شاخیں ہل رہی تھیں، گویا وہ بھی الوداع کہہ رہی ہوں۔

شازل قریب آیا اور آہستہ سے بولا،

"اچھا دن تھا، نا؟"

نورم نے دھیرے سے سر ہلایا،

"بہت اچھا۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

زمل نے جھٹ سے کہا،

"تصویر! ایک group photo تو بنتی ہے!"

سب ہنستے ہوئے دوبارہ اکٹھے ہو گئے۔

کلیک!

ایک خوبصورت لمحہ، ہمیشہ کے لیے قید ہو گیا۔

Zubi Novels Zone

راحم شاہ، حاکم شاہ اور ہارون شاہ آرام دہ کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

چائے کے کپ، اور درمیان میں پھیلی ہوئی باتوں کا سلسلہ۔

راحم شاہ نے ایک گہرا سانس لے کر کہا،

"اللہ کا شکر ہے، بچوں کو تھوڑا سکون ملا۔ اچھا کیا جو جنگل کی سیر پر لے گئے۔"

حاکم شاہ مسکرائے،

"بچوں کی خوشی ہی اصل دولت ہے۔ اور آج تو سب ہنستے کھیلتے نظر آئے۔"

ہارون شاہ نے ہلکی آواز میں کہا،

"بس دعا کرو، ایسے لمحے بار بار آئیں۔ سب ایک ساتھ، ایک دل کے ساتھ۔"

دروازہ زور سے کھلا——

"ہم آ گئے!!!" آریان کی آواز نے سارا سکون ہلا دیا۔

پیچھے پیچھے کیف، عنایت، عنایہ، ایمان، احمد، اور زمل شور مچاتے، جوتے اتارتے، پانی مانگتے داخل ہوئے۔

نورم سب سے پیچھے تھی، تھکی تھکی مگر چہرے پر چمک لیے۔

شازل اس کے برابر تھا، ایک چھوٹا سا بیگ تھامے۔

"السلام علیکم!" نورم نے دھیرے سے کہا۔

راحم شاہ نے مسکرا کر جواب دیا،

"وعلیکم السلام بیٹا، خوش رہو۔"

راحیلہ چچی اور رانیہ بیگم کے لاؤنج سے نکلیں،

"سب اندر آجاؤ، ہاتھ منہ دھولو، اور آکر بتاؤ picnic کیسا رہا؟"

زمل بولی،

"پہلے پانی... پھر سب کہانی"!

عنایت نے فوراً کہا،

"اور کھیر بھی چاہیے! ورنہ میں picnic کا راز کسی کو نہیں بتاؤں گی"!

سب ہنسنے لگے۔

,,,,,

کمرے کی لائٹ بند تھی، صرف ایک چھوٹا سا لیمپ جل رہا تھا۔ باہر صحن میں ہوا ہلکے ہلکے درختوں کو ہلا رہی تھی۔ پکنک کی تھکن دونوں کے چہروں پر تھی، مگر نیند آنکھوں سے دور تھی۔

زمل، بستر پر سیدھی لیٹی چھت کو گھور رہی تھی، اور نورم اس کے برابر نیم دراز تھی۔

"سچ بتا، مزہ آیا آج؟" نورم نے آنکھیں بند کیے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بہت!" زمل نے گہری سانس لی، "لیکن تیرا چیخنا... یار میں تو ڈر ہی گئی تھی"!

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورم ہنس دی، "کتے کی آواز سن کر میرے تو ہوش اڑ گئے تھے۔"

زمل نے کروٹ بدل کر اُس کی طرف دیکھا، "پر ایک بات بولوں؟ سب چھوڑ... لیکن جب شازل بھائی نے تجھے تسلی دی نا، تو لگ رہا تھا جیسے... جیسے کوئی خواب ہو۔"

Zubi Novels Zone

نورم نے نظریں چُرا کر بس ہلکا سا "ہمم" کہا۔

"تُو بدل گئی ہے نورم۔ پہلے والی ڈری ڈری، چُپ چُپ سی لڑکی نہیں رہی۔ اب تو آنکھوں میں کچھ اور ہی کہانی ہے۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورم نے آہستہ سے کہا، "کہانیاں خود نہیں بنتیں زمل... کہنے والا، سننے والا، اور محسوس کرنے والا ہونا چاہیے۔"

کمرے میں ایک پل کو خاموشی چھا گئی۔

"ویسے میں آج یہاں کیوں رک گئی؟" نورم نے شرارتی انداز میں پوچھا، "شاید تجھے نیند نہ آئے بغیر میری بک بک کے؟"

نورم نے مسکراتے ہوئے سر تکیے میں چھپا لیا، "ہاں، ہو سکتا ہے۔"

زمل نے لیمپ بند کر دیا، "تو بس آج رات ہم تاروں کے نیچے خواب بُنتے ہیں...

نیند آئے یا نہ آئے، دل کو سکون مل جائے بس۔"

♥ 👀✨

—

دو مہینے...

پتہ ہی نہیں چلا کیسے گزر گئے۔

وہ دن جب رزلٹ کی بات صرف بات تھی،

اور آج——وہی دن دروازے پر دستک دے رہا تھا

•و•و•و•و

آج کا دن کچھ الگ تھا۔

Zubi Novels Zone

صبح سے ہی نورم کا دل بے چین تھا—جیسے ہر سانس رزلٹ کے اعلان کی گنتی کر رہی ہو۔

گھڑی کی ٹِک ٹِک، چھوٹا سا نوٹیفیکیشن ٹون... سب کچھ جیسے شور مچا رہا ہو۔

گھر کے لاؤنج میں سب جمع تھے—

راحم صاحب، حاکم شاہ، حارون بھائی، رانیہ بھابھی، راحیلا چچی،

اور ساتھ ہی سب کزنز—کیف، عنایت، عنایہ، آریان...

خاموش، سنجیدہ ماحول میں سب کی نظریں نورم پر تھیں۔

"بیٹا چیک کرو، آ گیا ہو گا۔"

رحیم صاحب نے نرمی سے کہا۔

نورم نے موبائل تھاما،

ہاتھ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے،

دل... جیسے سینہ چیر کے باہر آجائے گا۔

اس نے رول نمبر ڈالا——

شازل قریب آگیا، شاید سہارا دینے کو۔

"آگیا؟" کسی نے دھیرے سے پوچھا۔

نورم کی آنکھیں اسکرین پر جم گئیں۔

"پاس ہو گئی؟" آریان نے جھک کر دیکھا۔

"ہاں..." نورم نے آہستہ کہا، "پاس ہو گئی ہوں۔"

ایک پل کے لیے خوشی کی لہر سی دوڑی—

مگر فوراً ہی اس کی آواز تھوڑی سی ٹوٹ گئی،

"لیکن میتھ میں... صرف 39 مارکس۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

رانیہ بھابھی نے فوراً کہا،

"کوئی بات نہیں، پاس ہو گئی ہو یہی کافی ہے۔"

راحیلا چچی بولیں،

"بس بیٹا، اگلی بار دھیان رکھنا، تم محنتی ہو۔"

Zubi Novels Zone

شازل خاموشی سے قریب بیٹھا——

نورم کا چہرہ دیکھا، کچھ کہے بغیر بس اس کا ہاتھ تھام لیا۔

نورم کی آنکھوں میں نمی سی آگئی،

"میں نے بہت محنت کی تھی"...

شازل نے ہلکی آواز میں کہا،

"محنت کبھی ضائع نہیں جاتی،

بس کبھی نمبر کی صورت میں نہیں،

بلکہ دعاؤں اور ہمت کی شکل میں لوٹتی ہے۔"

نورم نے سر جھکا لیا۔

باقی سب نے اسے دلاسہ

. . . .

اووووئی نورم! میرا رزلٹ بھی آگیا——پاس ہو گئی میں"!

نورم چونک کر سیدھی ہوئی،

"سچ؟ کتنے نمبر آئے؟"

"یار، پورے 635! بس انگلش میں تھوڑے کم تھے، لیکن پاس ہوں اور خوش ہوں"!

نورم کی آواز میں خوشی گھل گئی،

"واہ زمل! تُو تو چھا گئی"!

Zubi Novels Zone

"نہیں یار... ہم دونوں نے چھا جانا تھا—ہم نے وعدہ کیا تھا نا، ایک ساتھ امتحان دیں گے، ایک ساتھ پاس ہوں گے"!

نورم کی آنکھیں بھیگ گئیں،

"اور ہم نے کر دکھایا"...

زمل کی آواز میں شوخی لوٹی،

"اب تو منانا پڑے گا، آئس کریم، چاٹ، اور بہت سی تصویریں"!

"بس تم آجاؤ پہلے، پھر سب کچھ ہو گا"!

زمل نے ہنستے ہوئے کہا:

"ابا کہہ رہے تھے، کل رشتہ داروں کے ہاں جانا ہے، پر میں کہہ دوں گی، میں نورم کے ساتھ رزلٹ والی پارٹی منانے جا رہی ہوں"!

نورم بھی مسکرا دی،

"ٹھیک ہے، کل تم آجانا——اور ہاں، شام کا ڈریس اچھا پہننا"!

Zubi Novels Zone

"کیا مطلب؟ تصویریں صرف تم اچھی لگنے کے لیے لیتی ہو؟ اب کی بار میں تم سے زیادہ اچھی لگوں گی"!

۹۰۹۰۹۰۹۰۹۰۹۰۹۰۹

مغرب کے بعد کا وقت تھا۔

کمرے کی کھڑکیوں سے آسمان کی نیلاہٹ مدھم ہو رہی تھی۔

نورم کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی——

بیڈ پر ٹیک لگائے، موبائل ایک طرف رکھا تھا، اور نظریں خلا میں تھیں۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

بغیر جواب کے دروازہ آہستہ سے کھلا——

شازل تھا۔ ہاتھ میں دودھ کا گلاس لیے، سادہ سے لباس میں، خاموش سا۔

نورم نے چونک کر دیکھا، پھر نظریں چرا لیں۔

"امی نے بھیجا ہے، کہا تھوڑا پی لینا۔"

شازل نے میز پر گلاس رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

نورم نے ہلکی سی "ہم" کی آواز نکالی، جیسے زبردستی سن رہی ہو۔

ZNZ Zubi Novels Zone

شازل وہیں صوفے پر بیٹھ گیا، کچھ دیر خاموش رہا۔

پھر بولا:

"میں نے وہ لمحہ دیکھا تھا، جب تم نے رزلٹ چیک کیا...

اور وہ لمحہ بھی، جب تم نے آنکھیں نیچی کر لیں۔"

نورم کی پلکیں لرزیں، مگر کچھ کہا نہیں۔

"نورم"...

اس کی آواز دھیمی تھی، جیسے پھونک پھونک کر لفظ رکھ رہا ہو——

"کم نمبر آنے سے انسان کم نہیں ہو جاتا۔

محنتی دل کبھی ہارتا نہیں، بس کبھی وقت تھوڑا الگ امتحان لیتا ہے۔"

نورم نے آنکھیں بند کر لیں،

"پتا ہے... مجھے خود سے زیادہ تمہاری نظر کا سامنا مشکل لگتا ہے۔

جیسے... تم نے مجھ سے زیادہ امید رکھی تھی۔"

شازل آہستہ سے مسکرادیا،

"میں نے تم سے کبھی نمبر نہیں مانگے——صرف حوصلہ مانگا تھا۔

اور تم نے وہ بھی ہارنے نہیں دیا۔"

نورم نے آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا——

نرمی، گہرائی، اور انسیت کی چمک...وہی تھی جو دل کو تھام لیتی ہے۔

Zubi Novels Zone

"کبھی کبھی...خود سے زیادہ کسی اور کا مان بچانا اہم ہو جاتا ہے۔"

اس کی آواز میں نمی تھی، پر آنکھوں میں ہمت تھی۔

شازل نے دھیرے سے سر ہلایا،

"اور تم نے وہ کردکھایا۔"

کمرے میں خاموشی چھاگئی——مگراس خاموشی میں ایک تسلی،ایک ساتھ،اور ایک نرمی تھی...

جو لفظوں سے کہیں زیادہ دیر تک دل میں ٹھہری رہتی ہے۔

. . . .

نورم اب بھی کمرے کے اندھیرے گوشے میں بیٹھی تھی۔نتیجے والے دن کے بعداُس نے باہر قدم نہیں رکھاتھا۔

نہ کسی سے بات،نہ کسی کی آنکھ میں جھانکنے کی ہمت۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"نورم؟"

یہ شازل کی آواز تھی، مدھم لیکن مان سے بھری۔

"ایک بار باہر آجاؤ،

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے دھڑکتے دل کے ساتھ چادر سنبھالی اور دروازہ کھولا۔

شازل خاموشی سے مسکرایا، اور اُسے ساتھ لے کر نیچے آیا۔

جیسے ہی وہ لاؤنج میں داخل ہوئی، اُس کے قدم وہیں رک گئے۔

پورالاؤنج soft fairy lights سے سجا ہوا تھا۔ پھولوں کی مہک، نیچی روشنی، اور ایک چھوٹا سا cake جس پر لکھا تھا:

"Proud of You, Nooram."

سامنے سب کھڑے تھے—

انایہ، انایت، کیف، آریان...

لیکن صرف یہ نہیں—

راحم شاہ صاحب نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا،

"میری بیٹی نے ہار نہیں مانی... مجھے تم پر فخر ہے۔"

حاکم شاہ اور رانیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے ہاتھ تھامے،

"ہماری بیٹی صرف نمبر سے نہیں، حوصلے سے جیتی ہے۔"

راحیلا نے گلے لگا لیا، اور دھیرے سے کان میں کہا:

"بس ایسی ہی رہنا، نرم، سچی اور خود پر یقین رکھنے والی۔"

ہارون شاہ نے دور سے ہی ہلکا سا سر ہلایا، اُس کی خاموشی میں بھی فخر چھپا تھا۔

نورم کی آنکھیں بھیگ گئیں، دل کانپ گیا... لیکن لبوں پر پہلی بار دن بھر میں مسکراہٹ آ گئی۔

شازل اُس کے قریب آیا، اور ایک چھوٹا سا باکس اُس کے ہاتھ میں دیا۔

"یہ سب کے بعد تمہارے لیے"...

نورم نے آہستہ سے کھولا — اندر ایک نازک سا پینڈنٹ تھا، جس پر کندہ تھا:

"Sabr. Sukoon. Nooram."

شازل نے سرگوشی کی:

"یہ تین لفظ... تمہاری پہچان ہیں۔ اور میرے دل کی بھی۔"

نورم نے نظریں جھکا لیں، دل کی دھڑکن بے قابو ہوئی، اور سب کے سامنے اُس کی شرمیلی خاموشی ہی اُس کا شکریہ تھی۔

پیچھے سے کیف بولا:

"اب cake کٹو نا! ورنہ شازل بھائی رو پڑیں گے"!

Zubi Novels Zone

سب کے قہقہے گونجے...

اور نورم نے پہلی بار، دل سے ہنس کر سب کے ساتھ کیک کاٹا۔

—

۔۔۔

سب لوگ کیک کھا رہے تھے۔

کسی کے ہاتھ میں چاکلیٹ کا پیس، تو کوئی پنک کریم کے ساتھ اپنی پلیٹ سنبھالے ہنسی خوشی باتوں میں مصروف۔

نورم خاموشی سے بیٹھے مسکرا رہی تھی، چہرہ اب پہلے سے کھلا کھلا لگ رہا تھا۔

رانیہ بیگم اُس کے بال سہلا رہی تھیں،

"بس اب آگے کا سوچو، باقی سب خود ٹھیک ہو جائے گا۔"

اسی دوران آریان، جو ہمیشہ موقع ڈھونڈتا تھا چھوٹے موٹے scene بنانے کا، شرارت سے ایک نظر شازل پر ڈال کر بولا:

"اچھا نورم ایک بات بتاؤ"...

سب کی نظریں اُس کی طرف اٹھیں، نورم نے چونک کر دیکھا۔

"یہ جو آج آپ مسکرا رہی ہیں نا...یہ result کی خوشی ہے، یا...شازل بھائی کے surprise کی؟"

پورا کمرہ لمحے بھر کو خاموش ہوا——

پھر سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

میری بیٹی کو تنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں راحم نے ڈاپکتے ہوئے کہا

انایہ ہنستے ہنستے بولی:

آریان بھائی آپ باز نہیں آئیں گے

شازل نے نظریں جھکائیں،لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی لیکن نگاہیں چپ چاپ نورم کی طرف اٹھیں—

نرم، گہری،اور جیسے جواب ڈھونڈ رہی ہوں۔

نورم کا چہرہ سرخ ہو گیا،

وہ جلدی سے اپنی پلیٹ میں دیکھنے لگی، چمچ سے کریم ہٹانے کا بہانہ کیا،اور شرمائی

آریان ہنسا،اور پیچھے سے کیف نے اُس کے سر پر ہلکی سی چپت ماری:

"تُو کبھی نہیں سدھرے گا

اور شازل...

وہ بس مسکرا کر نورم کو دیکھتا رہا،

جیسے اُس کی شرمیلی نظریں ہی سب کچھ کہہ گئیں ہوں۔

—

اکتوبر کی خنک صبح تھی۔

کھڑکی سے آتی سرد ہوا نے کمرے میں موجود ہلکی دھوپ کو اور بھی نرم بنا دیا تھا۔

نورم اپنے بستر پر نیم دراز بیٹھی، ایک ہاتھ میں موبائل تھامے، دوسرے سے

چہرے پر آنے والی لٹ کو پیچھے کر رہی تھی۔

ہلکا سا نیلا سویٹر پہنے، وہ خود میں گم سی لگ رہی تھی۔

"چھ اکتوبر"...

اس نے آہستہ سے تاریخ دہرائی، جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔

ایمان کی سالگرہ۔

نورم کی آنکھوں میں ہلکی سی پریشانی تھی۔

"اس بار کچھ خاص دینا ہے۔ایسا جو ایمان کو ہمیشہ یاد رہے"...

وہ بڑبڑائی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

زمل سے پچھلے دن فون پر بات ہوئی تھی۔

"خود سے کچھ بناؤ نورم! ایمان تمہارے دل سے دیے ہوئے گفٹ کو زیادہ پسند کرے گی۔ کوئی cute سا message jar یا memory box؟"

زمل نے مشورہ دیا تھا، اور نورم کے دل کو وہ بات فوراً چھو گئی تھی۔

Zubi Novels Zone

اب وہ آہستہ سے اپنی سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولنے لگی، جہاں ایک چھوٹا سا خالی شیشے کا جار رکھا تھا۔

ساتھ کچھ رنگین چٹیں، دل والے اسٹیکرز، اور پرانے کارڈز کے کٹے ہوئے حصے۔

"ہر پرچی پر ایک یاد...ایک دعا...ایک چھوٹی سی بات——صرف ایمان کے لیے۔"

اس کے ہونٹوں پر ایک نرم سی مسکراہٹ آگئی، اور ہاتھ آہستہ آہستہ کام میں لگ گئے۔

دیوار پر لگی گھڑی نے نو بجائے۔

سردی کی لہر دوبارہ کھڑکی سے اندر داخل ہوئی، مگر نورم کے دل میں اب گرمی تھی——

اپنے رشتے کی، اپنے جذبے کی، اور ایک بہن جیسی دوست کے لیے چھپے محبت کی۔

چھ اکتوبر کی شام، خزاں کی ہلکی سی خنکی اور سورج کی آخری کرنیں آسمان پر پھیل رہی تھیں۔

ایمان کا گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ دروازے پر رنگ برنگے غبارے، اور اندر ہلکی میوزک کی آواز—سب کچھ ایک خوشی کے لمحے کی خبر دے رہا تھا۔

ڈائننگ ٹیبل پر چپس، رول، کیک اور مزے مزے کی ڈشز سجی ہوئی تھیں، اور لاؤنج میں بچوں کی قہقہوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

"باجی! باجی! یہ والا گبارہ مجھے دونا"!

عنایت نے شور مچایا تو ایمان ہنستے ہوئے جھک کر اسے غبارہ تھما دیا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

کمرے میں یکایک شور بڑھا——

"آ گئے! آ گئے سب"!

اور دروازے سے ہنستے بولتے ہوئے شازل، آریان، کیف، عنایہ، حارث بھائی (ایمان کے منگیتر) اور ساتھ میں بڑے لوگ بھی داخل ہوئے۔

ایمان نے خوشی سے سب کو گلے لگایا، اور پھر نورم کی طرف دوڑی۔

"تم آئی ہو! میں سمجھی تم بھول گئی"!

نورم نے مسکرا کر ہاتھ میں پکڑا چھوٹا سا گفٹ باکس آگے کیا۔

" کبھی بھول سکتی ہوں؟"

نورم کی نرم آواز میں وہ خلوص تھا جو صرف قریبی رشتوں میں ہوتا ہے۔

ایمان نے تحفہ کھولا—ایک چھوٹا سا شیشے کا جار، اندر رنگین چٹیں، ہر چٹ پر نورم کی لکھائی میں ایک جملہ۔

کبھی بچپن کی شرارت، کبھی دعا، کبھی مزاح—ایمان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"یہ...یہ سب تم نے لکھا؟"

"دل سے..."نورم کی آواز میں محبت تھی۔

پھر اچانک زمل کی آواز آئی:"اب کیک کٹو یا میں کروں؟"

(زمل کی ایمان کے ساتھ بھی کافی اچھی بونڈنگ ہو گئی تھی اسی لیے ایمان نے زمل کو حاصل انوایٹ کیا تھا)

سب ہنس دیے،اور ایمان کو کیک کے پاس لے جایا گیا۔

شازل نے کیمرہ آن کیا،آریان خاموشی سے دیوار کے پاس کھڑا،ایمان اور نورم کو دیکھتا رہا۔

زمل سب کو ترتیب سے کھڑا کروا رہی تھی۔

"تین...دو...ایک"—

"Happy Birthday to you..."

آوازیں بلند ہوئیں، کیک کاٹا گیا، اور چہرے پر کیک بھی لگا۔

رات کو ایمان کے گھر سے واپسی ہوئی تو سب تھکے ہوئے تھے، مگر نورم کے چہرے پر تھکن کے ساتھ درد کی لکیر بھی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"نورم! لیٹ جاؤ، میں بس ابھی آتا ہوں۔"

) نورم کو اکثر معدے کا مسئلہ ہوتا تھا جب بھی کوئی ائلی چیز کھا لیتی تھی اس کے معدے میں درد ہونا شروع ہو جاتی تھی اور اج تو پھر دعوت یقیناً اسی لیے نورم کے پیٹ میں درد ہو رہا تھا(

وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ شازل پہلے ہی باہر نکل چکا تھا۔

چند منٹ بعد وہ ایک ہلکی دوا اور نیم گرم پانی لے کر واپس آیا۔

"یہ لو، ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق ہے۔میں نے فون پر بات کی ہے۔"

اس نے نرمی سے گلاس اس کے ہاتھ میں دیا۔

نورم حیرت سے اُسے دیکھتی رہ گئی۔

"اتنی فکر...؟"

شازل ہلکا سا مسکرایا، نظریں چراتے ہوئے بولا:

"فکر؟ تم ہو...اور تمہیں تکلیف ہو—تو فکر سے زیادہ بے چینی ہوتی ہے۔"

نورم خاموشی سے دوا لے کر لیٹ گئی۔

شازل نے اُس پر چادر ڈالتے ہوئے آہستہ سے کہا:

"سو جاؤ نورم، صبح بہتر لگے گا۔"

Zubi Novels Zone

نورم نے آنکھیں بند کرلیں...

لیکن دل میں شازل کی باتوں کی گرمی سرد ہوا سے کہیں زیادہ گہرائی سے محسوس ہورہی تھی۔

اور جب تک نورم سونے گئی شازل اپنے روم میں نہیں گیا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

رات کا وقت تھا 4:40 بج رہے تھے۔

پورے گھر میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

کھڑکی سے ٹھنڈی ہوا کے ساتھ ہلکی ہلکی پتوں کی سرسراہٹ اندر آرہی تھی۔

نورم کی آنکھ کھلی ــــ شاید نیند ہی کچھ بے چین تھی، یا شاید درد نے خود جگایا تھا۔

ابھی آنکھ کھلے ایک لمحہ بھی نہیں گزرا تھا کہ معدے میں ایک تیز اور شدید درد اٹھا۔

نورم کا ہاتھ فوراً پیٹ پر گیا۔ وہ تکلیف سے دہری ہونے لگی، سانس بے ترتیب ہو گئی، اور آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

"یا اللہ... بہت درد ہو رہا ہے"...

اس کے لبوں سے مدھم سی فریاد نکلی، مگر آواز میں اتنی طاقت نہ تھی کہ کوئی سن سکے۔

اُٹھنے کی کوشش کی، مگر جسم میں سکت نہیں تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پلنگ پر لیٹی، ہاتھ پسینے سے بھیگ گئے، پیشانی پر سردی کی نمی تھی۔

وہ نہ کسی کو آواز دے سکتی تھی، نہ کوئی پہچان سکتا تھا اس وقت کا درد۔

. . .

شازل کی آنکھ ابھی بند ہی تھی، مگر نیند کہیں اور تھی۔

اُسے ایک عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔

کبھی کروٹ بدلتا، کبھی آنکھیں کھول کر چھت کو گھورتا۔

پھر اچانک دل میں نورم کا خیال آیا — جیسے اندر سے کسی نے چپکے سے پکارا ہو۔

"نورم؟"

شازل کے دل نے بے ساختہ دھڑکنا شروع کیا۔

اسے یاد آیا، نورم نے دوائی لی تو تھی، مگر درد شدید تھا، اور شاید دوا کا اثر اب ختم ہو چکا ہو۔

بستر سے فوراً اٹھا، تیز قدموں سے اپنے کمرے سے نکلا۔

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی نورم کی سسکیوں کی آواز اس کے قدم روک گئی۔

"نورم"!

شازل کے لہجے میں گھبراہٹ تھی۔

نورم نے آنکھیں اٹھائیں، وہ بمشکل کچھ بول پائی:

"د...درد...بہت زیادہ"...

. . .

نورم کی سانسیں اب بے ترتیب ہو رہی تھیں،

درد کی شدت سے اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔

شازل کا دل جیسے چھلنی ہو رہا تھا۔

"بس بہت ہو گیا۔"

اس نے جھکے ہوئے انداز میں فیصلہ کیا۔

بغیر ایک لمحہ ضائع کیے، وہ آہستگی سے نورم کو بانہوں میں اُٹھالیا۔

نورم کی پلکیں لرزیں، اور ہلکی سی سسکی نکلی۔

"شازل... نہیں"...

"چپ... ایک لفظ بھی نہیں۔"

اس کی آواز میں بے حد نرمی اور سختی ایک ساتھ تھی۔

"اب تم کچھ نہیں کہو گی۔ تم میری ذمہ داری ہو نورم، اور میں اپنی ذمہ داری سے بھاگنے والا نہیں۔"

گھر کے سب افراد سو رہے تھے،

شازل نے کسی کو جگائے بغیر تیزی سے گاڑی نکالی، اور اسپتال کی طرف بڑھا۔

گاڑی میں نورم کی سانسیں ہلکی ہلکی کانپ رہی تھیں،

اور شازل مسلسل اُس کے ماتھے پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔

","

"ڈاکٹر! پلیز، فوراً دیکھیں، معدے میں شدید درد ہے"!

شازل کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

ڈاکٹرز نے چیک اپ کے بعد اسے ڈرِپ لگانے کا کہا۔

جب نرس نے ڈرِپ لانے کی تیاری کی تو نورم کی آنکھوں میں خوف تیرنے لگا،

وہ فوراً بولی:

"نہیں...مجھے ڈر لگتا ہے...سُوئی سے...شازل"...

شازل اُس کے قریب آیا،اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا،

اس کے چہرے پر جھکا،اور اتنے پیار سے بولا:

"میں ہوں نا؟تم اکیلی نہیں ہو نورم...آنکھیں بند کرو،بس میری آواز سنتی رہو۔
کچھ نہیں ہوگا۔"

نورم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، مگر اس کی انگلیاں شازل کی انگلیوں میں جکڑ گئیں۔

ڈریپ لگ چکی تھی...

دوا آہستہ آہستہ جسم میں اُتر رہی تھی، اور نورم کی پلکیں بند ہو رہی تھیں۔

شازل نے اس کا ہاتھ تھامے رکھا، اُس وقت تک...

جب تک وہ سکون سے سانس لینے نہ لگی۔

. . .

شازل نے اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا،

اور دل میں بس ایک دعا کی:

"اللہ کرے، اب یہ درد پھر کبھی نہ لوٹے"...

Zubi Novels Zone

. . . .

—

صبح کے نو بجنے کو تھے۔

گھر میں خاموشی تھی، لیکن فضاء میں عجیب سی بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔

لاؤنج میں سب جمع تھے—

راحم شاہ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے،

چہرے پر فکر کی لکیر گہری ہو چکی تھی۔

"پوری رات گزر گئی...نہ شازل ہے، نہ نورم...

اور موبائل بھی گھر میں پڑا ہے اُس کا۔"

انہوں نے خفگی سے کہا، مگر آواز میں چھپی بے چینی صاف محسوس ہو رہی تھی۔

راحیلا بیگم نے آہستہ سے کہا،

"اللہ خیر کرے... نورم تو ٹھیک ہو"...

رانیہ بیگم، شازل کی ماں، چپ چاپ دُعائیں پڑھ رہی تھیں۔

ایمان، کیف، عنایت، سب کی آنکھوں میں سوال تھے۔

تب ہی دروازے کی کنڈی ہلی۔

اور سب کی نگاہیں ایک ساتھ پلٹ گئیں۔

دروازہ کھلا——

شازل اندر داخل ہو رہا تھا، نورم کو سہارا دیے ہوئے۔

نورم کے چہرے کی زردی، اور ہاتھ پر بندھی ڈرِپ کی پٹی سب کچھ کہہ رہی تھی۔

"نورم"!!

راحم شاہ تیزی سے اپنی بیٹی کی طرف لپکے۔

"بیٹا! کیا ہوا ہے؟ تم ٹھیک ہو؟"

نورم کی ہونٹ لرزے، آواز مدھم تھی:

"بابا...رات کو معدے میں بہت درد ہوا...شازل...اسپتال لے گیا...ڈرِپ لگی"...

راحِم شاہ نے فوراً اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا،

"میرے بچی...تم نے آواز بھی نہ دی"...

تبھی راحیلا اور رانیہ بیگم بھی آگے بڑھ آئیں۔

"بیٹا، تم بہت کمزور لگ رہی ہو"...

"کیا کہا ڈاکٹر نے؟"

شازل نے سر جھکائے نرمی سے کہا:

"چچا جان، شدید درد تھا، میں نے فوراً اسپتال لے جا کر چیک اپ کرایا۔ فوڈ پوائزننگ کا شک تھا، اب کچھ بہتر ہے۔"

راحم شاہ نے گہری سانس لی، اور شازل کی طرف دیکھا۔

"شازل، تم نے میری بیٹی کو بچایا ہے...
مجھے تم پر فخر ہے۔"

شازل نے بس نظریں جھکائیں،

"یہ میرا فرض تھا چچا جان... نورم صرف آپ کی بیٹی نہیں... میری بھی ذمہ داری ہے۔"

لمحے بھر کو خاموشی چھا گئی۔

Zubi Novels Zone

پھر راحم صاحب نے نرمی سے کہا:

"اوپر لے جاؤ اُسے، آرام کرواؤ۔ میں ڈاکٹر سے خود بات کروں گا۔"

...

..

شازل نے نورم کو آہستہ سے اوپر لے جانا شروع کیا۔

ہر قدم پر نورم کا جھکتا ہوا وجود، اور شازل کا مضبوط بازو تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے شازل کے دل میں بس ایک ہی خواہش تھی

—

"کاش درد ختم ہو...اور نورم پھر سے مسکرائے"...

.

. .

کمرے کا دروازہ بند ہوا تو جیسے باہر کی ساری ہلچل وہیں رک گئی۔

اندر صرف مدھم سا ہلکا پیلا دیا روشن تھا...

نورم کو بستر پر لٹایا گیا تھا، چہرے کی زردی ابھی تک باقی تھی،

آنکھیں بند تھیں مگر ماتھے کی تیوری بتا رہی تھی کہ درد ابھی مکمل گیا نہیں۔

شازل خاموشی سے بیٹھا،اس کی کلائی تھامے،ڈرپ کی نلکی کو دیکھ رہا تھا۔

آنکھوں میں بے قراری تھی...

جیسے وہ بس چاہتا ہو—

"کاش یہ تکلیف مجھے ہوتی...اسے نہیں۔"

نورم نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔

"شازل"...

آواز اتنی ہلکی تھی جیسے کسی نے ہوا میں سرگوشی کی ہو۔

شازل فوراً جھکا،

"جی؟"

"سوری میری وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی"

شازل نے فوراً اس کے لبوں پر انگلی رکھ دی۔

"چپ...بس۔اب کچھ نہیں کہنا تم نے۔نہ معافی،نہ بہانہ۔"

نورم کی پلکیں بھیگ گئیں۔

"مجھے بہت ڈر لگا تھا"...

شازل نے دھیرے سے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا،

"مجھے بھی... لیکن تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا، بس اس نے ہمت دی۔"

ایک پل کے لیے نورم نے نظریں جھکائیں۔

شازل نے آہستہ سے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا—

"اب آرام کرو... میں یہیں ہوں، جب تک تم سو نہیں جاتیں، تمہارے پاس بیٹھا رہوں گا۔"

نورم نے سر ہلایا۔

شازل نے اُسے چادر میں اچھی طرح لپیٹا،

پھر اُس کے بالوں کو آہستگی سے ماتھے سے پیچھے کیا۔

"نورم؟"

"ہم؟"

"پتا ہے...اگر کچھ ہو جاتا تو میں ٹوٹ جاتا... تم بس آرام سے ہو، یہی کافی ہے۔"

نورم کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا،

شازل نے اسے فوراً انگلی سے صاف کیا۔

"اب بس۔ رونا منع ہے۔ تم میری بہادر منکوحہ ہو... ٹھیک؟"

نورم نے ہلکی سی مسکراہٹ دی——

کمزور، مگر سچی۔

"ٹھیک۔"

شازل نے مسکراتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھاما،

اور اپنی انگلیاں اس کی انگلیوں میں پھنسا دیں۔

'''

کمرے کی کھڑکی سے دھوپ اندر آرہی تھی، ہلکی سی نرم اور پیاری سی روشنی...

نورم نیم دراز حالت میں تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔

چہرے کی رنگت اب کچھ بہتر ہو گئی تھی، آنکھوں میں تھوڑی سی روشنی لوٹ آئی تھی۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی،

"السلام علیکم بی مرتضیٰ"!

زمل نے دروازہ کھولتے ہی شوخ انداز میں کہا۔

نورم نے بے اختیار مسکرا کر دیکھا،

"وعلیکم السلام...آج بڑی فرصت ملی ہے تمہیں۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

زمل نے جھٹ سے اندر آکر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا،

"فرصت نہیں،دل میں بے چینی تھی...تم سے ملے بغیر چین نہیں آرہا تھا۔"

"اب کیسی ہو؟ چلو پہلے ہاتھ تو دیکھاؤں،سچ میں ڈرپ لگی تھی یا شازل بھائی ڈرامے کررہے تھے؟"

Zubi Novels Zone

نورم ہنسی روک نہ پائی،

"بالکل لگی تھی...اور ڈرامے شازل نے نہیں،درد نے کیے تھے۔"

زمل نے اس کا ہاتھ تھام کر غور سے دیکھا،

"اوہو! میری بچی...اتنی نرم کلائی پہ یہ نشان، دل ٹوٹ گیا میرا۔"

"بس کردو زمل!" نورم نے شرماتے ہوئے ہاتھ چھڑایا،

"اب میں بہتر ہوں... صرف تھوڑا کمزور محسوس ہو رہا ہے۔"

تبھی عنایہ ہاتھ میں ٹرے لیے اندر آئی،

"یہ لیجیے جناب... آپ کا خاص جوس، بھائی شازل کے آرڈر پر تیار ہوا۔"

زمل نے قہقہہ لگایا،

"بس یہیں کمی تھی، عنایہ کے ذائقے دار ہاتھوں کا کچھ!"

عنایہ نے جھک کر جوس نورم کو پکڑایا،

"ساری رات جاگنے کے بعد صبح ماما نے کہا، نورم کے لیے کچھ خاص ہو، تو یہ تمہارا اسپیشل گلاس"...

نورم نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جوس تھاما،

"شکریہ عنایہ... تم سب نے واقعی بہت خیال رکھا۔"

نومبر کا آغاز ہوا تو ہوا میں خنکی سی گھل گئی تھی۔ درختوں سے گرتے زرد پتّے اور نرم دھوپ جیسے کوئی خاموش سا پیغام دے رہے تھے کہ وقت آگے بڑھ رہا ہے۔

نورم نے حال ہی میں اگلے سیشن میں ایڈمیشن لے لیا تھا، اور مزے کی بات یہ تھی کہ اب زمل بھی اُس کے ساتھ اُسی یونیورسٹی میں جاتی تھی۔ دونوں کا ساتھ اب صرف کمرے تک محدود نہیں رہا تھا، بلکہ لیکچر ہال، کیفے ٹیریا اور لانز تک پھیل گیا تھا۔

"یونیورسٹی تو بہانہ ہے نورم، ہمیں تو اصل مزا ایمان کی شادی میں آنا ہے"!

زمل نے چہکتے ہوئے کہا، جب وہ دونوں یونیفارم میں تیار ہو کر یونیورسٹی کی طرف روانہ ہو رہی تھیں۔

"ہاں...اور ہمیں تو نیا مشغلہ بھی مل گیا ہے"...

نورم نے شرارت سے آنکھ ماری۔

"ایمان کو چھیڑنے کا؟"

زمل ہنس دی۔

"بالکل! خاص کر حارث بھائی کے ذکر سے اُس کی شرمائی ہوئی شکل دیکھنے والی ہوتی ہے"!

ایمان کے گھر میں جیسے ایک خوشیوں کی لہر دوڑ گئی تھی۔14،15،16نومبر کی تاریخیں سب کو زبانی یاد ہو چکی تھیں۔ کہیں لان کے کونے میں کرسیاں دھوئی جا رہی تھیں، کہیں کچن میں پکوانوں کی فہرست بن رہی تھی،اور کہیں مٹھائیوں کے ڈبے ترتیب سے رکھے جا رہے تھے۔

جب بھی نورم اور زمل ایمان کے کمرے میں داخل ہوتیں، ایمان فوراً محتاط ہو جاتی۔

"کیا بات ہے؟ آج پھر حارث بھائی کا فون آیا؟"

نورم نے شرارت سے پوچھا۔

ایمان کا چہرہ سرخ ہو گیا،

"چپ کرو تم دونوں، تنگ نہ کرو اب"!

زمل نے قہقہہ لگایا،

"اچھا چلو، آج صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ بارات والے دن کون سا رنگ پہننے کا ارادہ ہے؟ تاکہ ہم اُسی رنگ کی شرارت تیار کریں"!

ایمان نے خفا نظروں سے انہیں دیکھا، مگر چہرے پر ہنسی چھپائے نہ چھپی۔

گھر کی دیواریں جیسے ہر قہقہے کو محفوظ کر رہی تھیں،

ہر لمحہ، ہر تیاری جیسے ایک نئی یاد بن رہی تھی——

اور اس سارے شور شرابے میں،

زندگی اپنے خوبصورت ترین رنگوں میں رنگی جا رہی تھی۔

. . . .

شام کی سرمئی روشنی آسمان پر پھیل چکی تھی،

ایمان کے گھر کی چھت پر رنگ برنگی لائٹس جگمگا رہی تھیں۔زرد گلاب اور گیندے کے پھولوں کی مالائیں چھت کے پردوں پر جھول رہی تھیں۔

مہندی کی تقریب کا آغاز ہونے ہی والا تھا،اور ہر طرف خوشبو اور ہلکی موسیقی کا امتزاج دل کو مسرور کر رہا تھا۔

نورم نے ہلکے سبز رنگ کا گوٹا کناری والا فراک پہنا تھا، جس پر ہلکی ہلکی سنہری کڑھائی جھلک رہی تھی۔

بال کھلے،اور ماتھے پر باریک ٹیکہ...وہ عام دنوں کے مقابلے میں آج کچھ زیادہ نازک لگ رہی تھی۔

زمل نے گہرے پیلے رنگ کی آنچل دار قمیص پہنی تھی، جس پر رنگین دھاگے کی کڑھائی تھی۔ہاتھوں میں چوڑیاں کھنک رہی تھیں،اور وہ ہمیشہ کی طرح شوخ اور چلبلی لگ رہی تھی۔

"ایمان! آج تو تم سچ میں حارث بھائی کی 'رنگ برنگی پری' لگ رہی ہو"!

زمل نے شوخی سے کہا، جیسے ہی ایمان مہندی کے اسٹیج پر بیٹھی۔

ایمان نے سنہری اور ہلکے نارنجی لہنگے میں، شرماتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"تم دونوں کو تو صرف تنگ کرنا آتا ہے"!

نورم نے ہنستے ہوئے کہا،

"بس اب چند دن کی مہمان ہو تم، اس لیے مکمل بدلہ لینا ہے ہم نے"!

شازل اپنے کزنز کے ساتھ کھڑا تھا، اُس نے زیتونی رنگ کا کُرتا اور سفید شلوار پہنی تھی، بال معمول سے ذرا زیادہ سلیقے سے سیٹ کیے گئے تھے، اور چہرے پر وہی خاص مسکراہٹ جو صرف نورم کو دیکھ کر آتی تھی۔

جب نظر ملی، نورم نے فوراً چہرہ دوسری طرف کر لیا،

مگر وہ جانتی تھی، شازل کی نگاہیں ایک پل کو بھی اُس سے ہٹ نہیں رہیں۔

کچھ دیر بعد شازل قریب آیا، جب سب کزنز مہندی کے گانے میں مصروف تھے۔

"سبز رنگ تم پر اچھا لگتا ہے، مگر کچھ بات تمہارے چہرے کی چمک میں ہے شاید"...

اُس نے آہستہ سے کہا۔

نورم کا دل دھڑکا—اُس نے کچھ بولنا چاہا، مگر زبان جیسے رُک گئی۔

ہلکی سی شرم، اور نم آنکھوں کے ساتھ بس اتنا کہا:

"آپ... سب کے سامنے ایسے مت کہا کریں"...

شازل نے مسکرا کر سر جھکا لیا،

"اچھا، اگلی بار اکیلے میں کہوں گا۔"

نورم نے نظریں نیچی رکھتے ہوئے پہلو بدلا،

زمل کی آواز نے لمحہ توڑا،

"نورم! آؤ، ایمان کے ہاتھوں پر مہندی رکھنی ہے"!

اور وہ لمحہ، وہ چپ،

نورم کے دل میں کسی خواب کی طرح اُتر گیا۔

.

....

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شام ڈھل چکی تھی، اور ایمان کے گھر کی چھت جگمگا رہی تھی۔ چاروں طرف زرد لائٹس کی لڑیاں، گیندے کے پھولوں کی خوشبو، اور مہندی کے گانے...

سب کچھ ایک خواب جیسا لگ رہا تھا۔

ایمان اسٹیج پر بیٹھی تھی، ہاتھوں میں مہندی لگ چکی تھی، اور اب کزنز کی پرفارمنسز کا وقت تھا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

زمل سامنے قطار میں بیٹھی تھی، پیلے رنگ کے لباس میں وہ سورج کی کرن جیسی روشن لگ رہی تھی۔

اچانک اُس کی نظر ایک طرف کھڑے آریان پر پڑی—— نیلے کُرتے اور سفید شلوار میں، آنکھوں میں عجیب سا سکون، جیسے یہ شور شرابا اُس پر اثر ہی نہ کر رہا ہو۔

مگر زمل نے دیکھ لیا تھا——وہ نظریں بار بار اُسی کی طرف اٹھ رہی تھیں، کبھی بہانے سے، کبھی یونہی چپ چاپ۔

زمل نے ایک لمحے کو اُس کی طرف دیکھا، آنکھوں میں چمک تھی، لبوں پر ہنسی۔

آریان نے آہستہ سر جھکا کر مسکرا دیا۔ کوئی لفظ نہ بولا، مگر دونوں کی خاموشی میں بہت کچھ کہا گیا تھا۔

. . .

تقریب ختم ہو چکی تھی،

مہمان جا چکے تھے،

چھت کی لائٹس اب بھی روشن تھیں، مگر ہلکی، نرم اور مدھم۔

نیچے سب کزنز ہنسی مذاق میں لگے ہوئے تھے،

جبکہ نورم چپکے سے برآمدے میں آ گئی—ہاتھ میں اپنا دوپٹہ سنبھالتی، جو بار بار پھسل رہا تھا۔

Zubi Novels Zone

ہوا ہلکی سرد تھی،

وہ ستون کے پاس آ کر کھڑی ہوئی، جیسے کسی خاموشی کی تلاش میں ہو۔

قدموں کی ہلکی آہٹ آئی—شازل تھا۔

اُس نے دور سے دیکھا کہ نورم اکیلی کھڑی ہے، کچھ بولے بغیر اُس کے قریب آیا، اور چند قدم کے فاصلے پر رُک گیا۔

"تھک گئی ہو؟"

اُس کی آواز بہت دھیمی تھی، جیسے وہ بھی ہوا سے بات کر رہا ہو۔

نورم نے پلکیں اٹھائیں، نظریں ملیں،

پھر فوراً نیچے کر لیں۔

"نہیں... بس... شور سے دل بھر گیا تھا۔"

شازل نے مسکرا کر ہلکی سانس لی۔

"آج تم... بہت الگ لگ رہی تھی۔ جیسے تمہاری آنکھوں میں چراغ جلے ہوں۔"

نورم نے شرماتے ہوئے رخ موڑلیا،

"ایسی باتیں مت کریں"...

ZNZ Zubi Novels Zone

"کیوں؟"

وہ قریب آیا، مگر اب بھی ایک قدم پیچھے۔

"کیونکہ... آپ جانتے ہیں... میں بول نہیں پاتی۔"

نورم کی آواز لرز گئی تھی، اور وہ جھجک سی گئی۔

شازل نے دھیرے سے کہا:

"مجھے تمہاری باتوں کی ضرورت ہی نہیں، تمہاری خاموشی سب کچھ کہہ دیتی ہے، نورم۔"

چند لمحے گزرے — صرف ہوا کی سرسراہٹ، کچھ بجتے برتنوں کی آوازیں نیچے سے،

اور دل کی وہ دھڑکن جو دونوں نے سن رکھی تھی۔

نورم نے ہمت کر کے آہستہ کہا:

"کیا آپ کو واقعی لگا... کہ میں مختلف لگ رہی تھی آج؟"

شازل نے نظریں جھکائے،

"نہیں... مختلف نہیں—— مکمل۔ جیسے تم آج میرے دل کی مکمل تصویر بن گئی ہو۔"

نورم کی آنکھیں بھیگنے لگیں، مگر لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

Zubi Novels Zone

"نورم؟"

"جی؟"

"کاش... یہ سب ختم ہونے کے بعد تمہیں ہاتھ پکڑ کر لے جا سکتا... ایسے جیسے آج شام تمہیں رقص کے وقت تھاما تھا۔"

نورم نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا،

پھر آنکھیں بند کر لیں——جیسے اس لمحے کو دل میں محفوظ کر رہی ہو۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

یہ رات، یہ چپ، یہ احساس...

رخصتی سے پہلے کا ایک ایسا لمحہ تھا،

جسے دونوں دلوں نے لفظوں کے بغیر بھی سمجھ لیا تھا۔

. . . .

ایمان دلہن بنی بیٹھی تھی۔۔۔

گہرے سرخ رنگ کے بھاری کام والے لہنگے میں، ماتھے پر جھومر، پلکوں پر نمی،

اور دل میں ایک عجیب سا خالی پن۔

اس کے پاس نورم اور زمل بیٹھی تھیں، اُس کی آخری مہندی جیسی شام کو اپنے

لفظوں سے ہنسا دینے کی کوشش کرتی ہوئیں۔

"بس ایمان، آج کے بعد تو ہم صرف تصویروں میں دیکھیں گے تجھے... حارث

بھائی سے اجازت لے کے،"

زمل نے شوخی سے کہا، مگر ہنسی میں بھیگی ہوئی نمی تھی۔

ایمان کی آنکھیں مزید نم ہو گئیں،

"مجھے مت رلاؤ پلیز"...

تب دروازہ کھلا—— نجمہ بیگم اندر آئیں۔

کریم رنگ کی ساڑھی، ہلکا میک اپ، مگر آنکھوں میں ماں کی وہ نمی، جو بیٹی کو رخصت کرنے سے پہلے خود کو مضبوط دکھانے کی آخری کوشش کر رہی ہو۔

Zubi Novels Zone

وہ ایمان کے قریب آئیں، اُس کا چہرہ تھام کر آہستہ سے بولیں:

"میری بیٹی... میری دعاؤں کا لباس پہنے جا رہی ہو تم۔ جو کمی یہاں رہ گئی، وہ حارث خود پوری کرے گا، ان شاءاللہ۔"

ایمان لپٹ گئی ماں سے—اور زمل، نورم دونوں نے نظریں چرائیں۔

صحن میں...

بارات آ چکی تھی،

مہمان اُتر چکے تھے، اور صحن روشن ہو چکا تھا۔

Zubi Novels Zone

امجد صاحب (ایمان کے بابا) سفید کُرتا پاجامہ پہنے، ایک کونے میں خاموش کھڑے تھے۔

آنکھیں بار بار دروازے کی طرف اٹھتیں، اور دل میں بس یہی دعا گونج رہی تھی:

"اللہ اسے خوش رکھے... ہمیشہ۔"

. . . .

Zubi Novels Zone

گاڑی تیار کھڑی تھی۔

ایمان آہستگی سے چلتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھی۔

مہندی والے ہاتھ لرز رہے تھے، آنکھیں ہر چہرے کو آخری بار یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

نجمہ بیگم نے بیٹی کو سینے سے لگایا، امجد صاحب نے خاموشی سے سر پر ہاتھ رکھا

—

اور احمد نے آنکھیں چھپانے کے لیے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔

نورم اب تک ضبط کیے بیٹھی تھی۔

زمل کا ہاتھ تھامے، نظریں ایمان پر جمی ہوئی تھیں...

مگر جیسے ہی ایمان نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے آخری بار پیچھے مڑ کر دیکھا——

اور اگلے ہی لمحے نورم ہچکیوں سے رونے لگی——

کاندھے ہل رہے تھے، چہرہ زمل کے کندھے میں چھپا،اور آنکھوں سے بہتے آنسو بند ہی نہیں ہو رہے تھے۔

راحم صاحب جو کچھ دیر سے دور کھڑے سب کچھ دیکھ رہے تھے، فوراً آگے بڑھے۔

اپنی بیٹی جیسی بھتیجی کو سینے سے لگایا،اُس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹا...ایمان خوش ہے،اللہ نے اُس کے نصیب میں خوشی لکھی ہے...ہم کمزور نہیں ہوتے ایسے لمحوں میں، ہم دعا کرتے ہیں۔"

نورم کی ہچکیاں جاری تھیں۔

تب شازل نے خاموشی سے آگے بڑھ کر اُس کے ہاتھ تھامے۔

اس کے چہرے کی طرف جھکا،اور نرمی سے بولا:

"نورم...وہ خوش ہوگی... تمہیں بھی دعا دینی ہے،آنکھوں میں آنسو نہیں،

ہاتھوں میں دعا ہونی چاہیے۔"

نورم نے آہستہ سے نظریں اُٹھائیں،

شازل کی آنکھوں میں بھی نمی تھی... مگر مضبوطی بھی۔

اس کے الفاظ،لمس،اور موجودگی نے نورم کے آنسو تھمائے——

زمل نے آگے بڑھ کر اس کا دوپٹہ سنبھالا۔

گاڑی روانہ ہو گئی——

ایمان کی گاڑی نظروں سے اوجھل ہوئی، اور پیچھے... صرف خاموشی رہ گئی۔

♥♪

کمرے میں ہلکی پیلی روشنی تھی۔

نورم کمر کے بل تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی، دوپٹے کا پلو مٹھی میں بھینچا ہوا،

آنکھیں سوجی ہوئی، چہرہ اُداس۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی——

نورم نے چونک کر نظریں اٹھائیں۔

"میں اندر آسکتا ہوں؟"

آواز میں شازل کی مخصوص نرمی تھی۔

نورم نے سر ہلادیا۔

وہ اندر آیا——ہاتھ میں چاکلیٹ، تھی۔

"دیکھو، تمھاری مسکراہٹ کے بدلے یہ رشوت ہے۔"

اُس نے چاکلیٹ اُس کے ہاتھ میں تھمادی۔

نورم کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی،

"ایمان چلی گئی... شازل"...

"ہاں، اور وہ بہت خوش ہے۔"

وہ اُس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا،

"اور اگر وہ تمھارا رونا دیکھے گی تو بہت ناراض ہو گی۔"

نورم نے بمشکل ہنسی روکنے کی کوشش کی،

"بس... بس اب میری باری ہے نا؟ اگلی رخصتی میری ہو گی؟"

شازل کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔

"ہاں... لیکن صرف تب، جب تم واقعی رخصت ہونا چاہو... بغیر آنسو، بغیر ہچکیوں کے۔"

نورم نے سر جھکا لیا،

"پتا نہیں میں سنبھل پاؤں گی یا نہیں... میرا دل ڈر رہا ہے، شازل۔

یہ سب بہت تیزی سے ہو رہا ہے"...

شازل نے اُس کی ہتھیلی اپنے ہاتھ میں لی——

"نورم، محبت کا رشتہ صرف نکاح یا رخصتی سے نہیں بنتا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

یہ تب بنتا ہے جب تم خود کو محفوظ محسوس کرو ــــــ

اور میں چاہتا ہوں تم ہر لمحہ خود کو میرے ساتھ محفوظ سمجھو۔"

نورم کی آنکھ سے ایک آنسو خاموشی سے گرا۔

شازل نے نرمی سے انگلی کی پور سے وہ آنسو صاف کیا،

"جب تم رخصت ہو گی...

تمہیں رونا نہیں پڑے گا...

کیونکہ میں وعدہ کرتا ہوں ــــــ

تمہاری آنکھوں سے پہلے میں خود رو دوں گا۔"

نورم کی پلکیں بھیگ گئیں۔

اُس نے نظریں چرائیں، مگر دل میں ایک ہلکی سی سکون کی لہر اُتر آئی۔

✪ایمان کا ولیمہ —— آخری شام، نئی شروعات

دسمبر کی نرم سردی، ہال کے در و دیوار پر جھلملاتی روشنیاں،

ہر طرف پھولوں کی مہک اور مٹھاس گھلی ہوئی خوشبو——

یہ ولیمہ ایمان کی شادی کا آخری مگر سب سے خوبصورت باب تھا۔

ایمان آسمانی نیلے رنگ کے خوبصورت کامدار لہنگے میں ملبوس،

ماتھے پر جھومر، کانوں میں جھمکے، اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ——

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جیسے واقعی وہ اپنی نئی زندگی کی شروعات پر مطمئن ہو۔

احمد نیوی بلیو شیروانی میں خاصا جاذبِ نظر لگ رہا تھا،

اور امجد صاحب و نجمہ بیگم خوشی کے مارے کچھ پل رک کر ہر چیز کو نم آنکھوں

سے دیکھ رہے تھے۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

✿ زمل اور آریان:

زمل نے پنک گولڈ فراک پہنا تھا، آنکھوں میں ہلکا سا کاجل، اور بال کھلے——

جبکہ آریان ڈارک میرون کوٹ میں بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔

"آپ بہت..." زمل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"بہت کیا؟" آریان نے شرارت سے پوچھا۔

"بہت بد تمیز لگ رہے ہو آج۔"

وہ ہنسی دباتے ہوئے بولی اور تیزی سے پلٹ گئی۔

آریان نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا،

"عادت ہو گئی ہے اب تمھارے تیکھے تیروں کی۔"

✿نورم اور شازل:

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے سافٹ پرپل غرارے کا انتخاب کیا تھا——ہاتھوں میں مہندی اب بھی واضح تھی،

بالوں میں گجرا، اور دوپٹہ شانوں پر بکھرا ہوا۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟"

وہ ہال کے ایک کونے میں کھڑی شازل سے پوچھ بیٹھی۔

شازل نے اُسے خاموشی سے دیکھا، پھر مدھم لہجے میں بولا:

"جیسے چاندنی میں نہائی کوئی دعا"...

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے سر جھکا لیا——

"اتنی تعریف مت کیا کریں ورنہ رونا آجائے گا۔"

"تو نہ رو، بس ہنس دیا کرو۔"

شازل نے نرمی سے کہا اور آگے بڑھ کر اُس کے کان میں سرگوشی کی:

"ایک دن یہی روپ میرا نصیب ہو گا۔"

نورم کے رخسار دہک اُٹھے——اور وہ چپ چاپ مسکرا دی۔

♪♥ ♥♪

ایمان کی شادی ختم ہو چکی تھی، گھر آہستہ آہستہ اپنی پرانی روٹین پر واپس آ رہا تھا۔

مگر نورم کے لیے نیا امتحان شروع ہو چکا تھا——یونیورسٹی کا پہلا اسائنمنٹ، اور وہ بھی تین تین۔

کمرے میں بیٹھی، وہ تین فائلیں گھور رہی تھی جیسے وہ اُسے گھور رہی ہوں۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"یہ سب کیا ہے...؟" وہ بڑبڑائی۔

صفحے پلٹائے، پھر دوبارہ بند کر دیے۔

ذہن چکرا رہا تھا۔

"پہلی بار اتنا مشکل کام، اور سمجھ کچھ بھی نہیں آ رہا۔"

پھر اُس نے فیصلہ کیا——

"ایک اسائنمنٹ اریان بھائی کو دے دیتی ہوں، وہ بنا دیں گے۔ باقی میں دیکھ کر بنا لوں گی۔"

وہ اریان کے کمرے میں پہنچی، ہاتھ میں اسائنمنٹ کا فولڈر پکڑے۔

"بھائی...ایک اسائنمنٹ سمجھا دیں گے؟"

اریان نے ایک نظر فائل پر ڈالی، پھر چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ آئی۔

Zubi Novels Zone

"میں؟ مجھے کیوں تکلیف دے رہی ہو؟ تمھارا دُلہارا جا کس لیے ہے؟ اُسے بولو، وہ کرے گا تمھارا کام"!

نورم کی آنکھیں پھیل گئیں، "بھائیی"...

اسی لمحے، دروازے کے پاس کھڑا شازل سب سن چکا تھا۔

چپ چاپ کمرے میں داخل ہوا،

اریان کی بات پر مسکراہٹ دبائے۔

اریان نے قہقہہ لگایا،

"لے آگئی بہانے سے، اب یہ تیرا ہی کام ہے دُلہے بھائی"!

نورم شرمندگی سے زمین کو دیکھنے لگی،

چہرہ سرخ ہو رہا تھا، ہونٹوں پر دانت چبائے، مگر کچھ بول نہ پائی۔

شازل نے آہستگی سے فولڈر لیا،

"کون سا اسائنمنٹ ہے؟"

آواز میں نرمی تھی، جیسے وہ اُس کا حال جانتا ہو۔

نورم نے جھجک کر فائل دکھائی،

"یہ والا...بہت مشکل ہے۔"

Zubi Novels Zone

شازل نے فائل کھولی، دومنٹ دیکھا،

پھر کرسی گھسیٹ کر اُس کے پاس بیٹھ گیا۔

"چلو، مل کر کرتے ہیں...تم لکھو، میں سمجھاتا ہوں۔"

نورم کا دل عجیب سا دھڑکنے لگا،

اُسے یاد آیا...

"یہی تو ہے... میرا دُلہار اجا۔"

....

....

شازل اور نورم کمرے میں بیٹھے تھے۔

میز پر کتابیں اور اسائنمنٹ پھیلے ہوئے تھے۔

کمرے کی کھڑکی سے دوپہر کی سنہری روشنی اندر آ رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

نورم جھکی ہوئی تھی، لکھتے لکھتے پریشان ہو جاتی، پھر شازل کی طرف دیکھتی۔

شازل سکون سے سمجھا رہا تھا،اُس کی آواز میں صبر اور گہرائی تھی۔

"یہ لائن دوبارہ لکھو، یہاں تمہاری تھوڑی سی غلطی ہو گئی ہے"...

نورم نے سر ہلایا اور جھک کر دوبارہ لکھنے لگی۔

بالوں کی ایک لٹ بار بار اُس کی آنکھ کے سامنے آ رہی تھی،

وہ الجھن سے اُسے پیچھے کرتی،

مگر وہ ضدی سی پھر پلٹ آتی۔

شازل نے ایک لمحہ اُسے دیکھا،

پھر بے اختیار، نرمی سے ہاتھ بڑھایا—

وہ لٹ پکڑ کر آہستگی سے اُس کے کان کے پیچھے کر دی۔

"لکھنے میں دھیان لگاؤ... یہ بال تمہیں تنگ کر رہے ہیں۔"

آواز میں نرمی تھی، جیسے وہ دل سے بول رہا ہو۔

نورم کا قلم تھم گیا۔

سانس جیسے رک گئی ہو۔

دل نے ایک ہلکی سی لرزش محسوس کی،

چہرہ سرخ ہو گیا،

نظر جھکی تو نظر اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی۔

شازل نے بات بدل دی،

''چلو، آگے چلتے ہیں... یہ دوسرا پوائنٹ دیکھو۔''

مگر نورم کچھ دیر تک لکھ نہ سکی۔

اسے کچھ اور دکھائی نہیں دے رہا تھا...

بس وہ لمس، وہ نرم سی حرکت... دل کے آس پاس گونج رہی تھی۔

وہ دل ہی دل میں ہولے سے مسکرائی...

”محبت شاید ایسے ہی آہستہ آہستہ دل پر دستک دیتی ہے“...

....

....

نومبر کی ہلکی دھوپ تھی——

یونیورسٹی کی سیڑھیوں پر نورم اور زمل اپنے بیگ کندھے پر لٹکائے آہستہ آہستہ چل رہی تھیں۔

کلاس ابھی ختم ہوئی تھی اور اب چھوٹا سا وقفہ تھا۔

زمل ہاتھ میں نوٹس پکڑے بولی،

"یار! پروفیسر نے تو پورے چھے سوال دے دیے... بندہ دماغ رکھ کے بھی گھمائے تو الجھن ہو"!

نورم ہنسی روک نہ سکی،

"اور تُو نے سارا لیکچر میری نیند پوری کرنے میں لگا دیا... اب کیا خاک سمجھ آئے گا؟"

Zubi Novels Zone

زمل نے شوخی سے آنکھ ماری،

"او بی بی! نیند بھی تیری تھی، نوٹس بھی تیرے، اور ڈانٹ بھی تجھے ملی۔۔۔ میں تو صرف ہمدرد تھی"!

نورم نے مذاقاً نوٹس کی جلد سے زمل کو مارا،

دونوں نے قہقہہ لگایا،

اور سامنے بیٹھے کچھ لڑکوں نے پلٹ کر دیکھا تو زمل فوراً بولی:

"اے ے ے لڑکوں! نظریں سیدھی، یہ لڑکی فارغ نہیں ہیں۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم شرما گئی،

"زمل! چپ کر"...

"میں تو سب کے سامنے بولوں گی! تم تو شادی شدہ ہو، اب تم کسی کی بیوی ہو،

میں نہیں چاہتی کہ کوئی اور لڑکی تمہارے شوہر (یعنی شازل) کو حسرت سے

دیکھے۔"

نورم کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا، جیسے کسی نے اُس کے دل کی بات سب کے سامنے کہہ دی ہو۔

"زمل..." اُس نے آہستہ سے پکارا، مگر زمل تو مزے میں تھی، ہاتھ میں نوٹس گھماتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

"دیکھو نورم، اب تم صرف میری دوست نہیں، تم بیوی نمبر ون بھی ہو۔ تمہیں پتا ہے نا، آج کل کی لڑکیاں تو حلق میں جھانک کر دیکھتی ہیں کہ خالی ہے یا نہیں۔"

نورم نے ہاتھ سے اُس کا بازو کھینچا، "چپ کر جاہل! کوئی سن لے گا۔"

"تو سن لے! تمہارا نکاح ہو چکا ہے، اب عزت کے ساتھ شوہر کی حفاظت بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ میں تو بس مدد کر رہی ہوں، فری میں"!

دونوں سیڑھیوں سے نیچے اترتے اترتے ہنس رہی تھیں۔ لیکن نورم کے دل میں ہلکی سی کسک تھی۔

زمل کی باتیں مذاق میں تھیں، مگر سچ بھی تھا——

شازل کا نام آتے ہی دل ایک لمحے کو تھم سا جاتا تھا...

وہ نظر جواب کسی کی نظروں کا حق تھی——

اور یہ احساس، شرم سے زیادہ گہرا، سنجیدہ اور کسی نرم دعا کی طرح دل میں اُترتا جا رہا تھا۔

کیمپس کی رونق، ہنسی، اور دسمبر کی آمد——

سب کچھ چل رہا تھا... مگر نورم کے اندر کوئی نئی دنیا بیدار ہو رہی تھی۔

. . . .

.

یونیورسٹی کی لائبریری کے کونے میں دو کرسیاں...

اور ان پر براجمان دو دشمنانِ سکون——

زمل اور نورم۔

نورم نے سنجیدہ چہرے سے لیپ ٹاپ کا کی بورڈ کھٹکھٹاتے ہوئے کہا،

"پلیز زمل، کم از کم آج تو سیریس ہو جاؤ۔ دو دن باقی ہیں سبمشن میں"!

زمل نے ایک لمبا سانس لے کر ہاتھوں کو گرم کیا،

"میں سیریس ہوں نورم...دیکھ تو رہی ہے،میں نے دو صفحے پڑھ لیے ہیں...اب تیسرے صفحے پر نیند آرہی ہے،اس کا میں کیا کروں؟"

نورم نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا،

"سردی میں نیند نہیں آتی...نخرہ آتا ہے،وہ بھی صرف تجھے!"

زمل نے شرارتی ہنسی چھپاتے ہوئے نظریں جھکائیں،

"ہائے...ایسی باتیں تو شازل بھائی کرتے ہوں گے۔تُو کیوں کررہی ہے؟"

نورم نے قلم میز پر پٹخا،

"زمل"!!

زمل نے قہقہہ مارا،

"اوہ ہو، بیوی رُسوا ہو گئی؟ اچھا اچھا، سن! اگر شازل بھائی تجھے چائے لا کر دیں نا، توتُو کیا کرے گی؟"

نورم نے دانت بھینچتے ہوئے کہا،

"میں کہوں گی... تھنک یو۔"

"بس؟ تھنک یو؟ تُو تو نکلی ٹھنڈی چائے!" زمل نے افسوس سے سر ہلایا،

"میں ہوتی نا... کہتی بیٹھو، میں بسکٹ بھی لے کر آتی ہوں، پہلے خود کھاتی ہوں، پھر اپنے والے کو کھلاتی"!

نورم ہنسی سے دُہری ہو گئی،

"تیری محبت بسکٹ کی حد تک محدود ہے۔"

زمل نے آنکھ ماری،

"اور تیری محبت... نکاح نامے کی حد سے باہر نہیں نکلتی! اتنی شرافت اچھی نہیں، کبھی کبھی بدتمیزیاں بھی پیاری لگتی ہیں، سمجھی؟"

نورم نے آہستہ سے کہا،

"اچھی لگتی ہیں...پر شازل کے سامنے زبان کھولنے کی ہمت نہیں ہوتی۔"

زمل فوراً سنبھل کر بولی،

"اچھا؟ پھر تو آج شام تُو بسکٹ بنا،اور کل میں تجھے ٹریننگ دیتی ہوں——بیوی بننے کی نہیں،شوخ بیوی بننے کی"!

نورم نے نوٹس اٹھا کر اُس کے چہرے پر مارے،

"اب بات کر assignment کی یا میں جارہی ہوں"!

زمل نے دونوں ہاتھ اٹھا لیے،

"اوکے اوکے !Peace... پہلا question تُو لکھ، دوسرا میں کروں گی۔اور اگر تیرا فون شازل بھائی کی کال سے بجا، تو سمجھ لینا تیرا part میں نے بھی لکھنا ہے"!

نورم نے سر جھکا کر مسکراتے ہوئے کام شروع کیا...

مگر اندر کہیں، دل دھڑکنے لگا—

شازل کا نام آتے ہی۔

....

زمل شام کو نورم کے گھر آ گئی تھی۔ملازمہ نے چائے بنائی، اور باقی سب اپنے کمروں میں مصروف تھے۔

اب نورم اور زمل اُس کے کمرے میں بیٹھیں تھیں——ہنسی دبائے، راز کھولے، اور فضا میں شوخی سی پھیلی تھی۔

زمل نے بیڈ پر بیٹھتے ہی اعلان کیا،

"چلو محترمہ، آج کی کلاس ہے——بیوی بننے کے بعد شرمانا منع ہے، جواب دینا فرض ہے"!

Zubi Novels Zone

نورم نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں،

"زمل! خدا کا خوف کر... میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔"

زمل نے تکیا زور سے مارا،

"اب بن جا! شازل بھائی کوئی مولوی نہیں، شوہر ہے——اور شوہروں کو شرافت نہیں، شوخی بھاتی ہے"!

نورم ہنس پڑی،

"بس کر...مجھے شرم آتی ہے، تُو جانتی ہے۔"

"تو میں ہی تو نکال رہی ہوں وہ شرم!"زمل نے آنکھوں میں شرارت بھر کر کہا،

"دیکھ، فرض کر شازل بھائی تمہیں کال کریں...اور کہیں، 'نورم کیا کر رہی ہو؟' تو تمہارا جواب ہونا چاہیے: آپ کو یاد...اور تھوڑا سا تنگ بھی"!

نورم نے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپایا،

"زمل"!!

زمل نے قہقہہ مارا،

"ابھی کہاں رکی! فرض کر شازل بھائی تمہیں کہیں، 'آج شام تم بہت اچھی لگ رہی ہو'۔۔۔تو تُو کیا کہے گی؟"

نورم نے آہستہ سے، سر جھکا کر کہا،

"آپ کو پسند آگئی؟"

زمل نے جھٹ سر پکڑ لیا،

"نہیں! ایسے نہیں کہتے —— تُو کہے گی، میں تو ہمیشہ ہی اچھی لگتی ہوں، آج تم نے دیکھ لیا"!

نورم کی ہنسی نکل گئی،

"تو تُو چاہتی ہے میں شازل کے ساتھ flirt کروں؟"

"ہاں! محبت ہے، flirting حلال ہے!" زمل نے بڑے اعتماد سے کہا،

"شوہر بیوی سے شوخی کرے تو sunnat... اور بیوی شوہر سے کرے تو محبت مکمل"!

نورم نے شال اپنے چہرے پر ڈال لی،

"یار تُو پاگل ہے، مگر تیرے ساتھ مزہ بہت آتا ہے"...

زمل نے ہنستے ہوئے کہا،

"بس، اب پکا وعدہ، اگلی بار شازل کی کال آئے تو شرمانا نہیں، جواب دینا"!

"دینا ہے... تھوڑا سا..." نورم نے دھیرے سے کہا۔

"کیا؟" زمل نے کان قریب کیے۔

نورم نے سرگوشی میں کہا،

"تھوڑا سا دل، تھوڑا سا پیار، اور بہت ساری شوخی... بس، وہی دینی ہے۔"

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

زمل نے قہقہہ مارا اور نورم کے گال چوم لیے،

"واہ میری بیوی نمبر ون! اب آئی نا لائن پر"!

'∞'

نورم! ابھی کال کرو"!

زمل نے موبائل اُس کے ہاتھ میں زبردستی تھمایا،

"تمہیں خود ہی تو کہنا تھا کہ کل وہ مصروف تھے، ٹھیک؟ آج خود سے call کرو۔"

نورم نے نظریں چرالیں،

"پر زمل... وہ اس وقت آفس میں ہوں گے disturb ... نہ ہو جائیں۔"

زمل نے آنکھیں گھما کر کہا،

"اوبی بی! شوہر ہے تمہارا، بیزی ہو یا فری... شوہر کی بیوی سے بات ہمیشہ importantہوتی ہے، callکرو—ابھی"!

نورم نے گھبرا کر فون پکڑا،

"نمبر تو سیو ہے، پر ہاتھ کانپ رہے ہیں"...

"کانپنے دے، دل میں جو دھڑکن ہے وہ بھی سن لے گا"!

زمل نے زور سے تکیہ مارا اور بولی،

"کرو... یا میں خود call ملادوں؟"

نورم نے جھٹ سے فون لیا،اور دل میں بسم اللہ پڑھ کر call کر دی۔

📞 رِنگ...رِنگ...

نورم کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ اگر فون میں stethoscope لگا ہوتا،شازل کو پوری کہانی سنائی دیتی۔

📞

شازل(نرم آواز میں):"السلام علیکم...نورم؟سب خیریت؟"

نورم کے لب کانپے،

"وَعلیکم السلام...جی...وہ...کچھ خاص نہیں...بس ایسے ہی...آپ کا دل کیا؟"

ایک لمحہ خاموشی چھا گئی۔

پھر شازل کی آواز ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ آئی:

"نورم...تم نے خود call کی ہے؟"

نورم نے اپنی شال کو انگلی سے گھمایا،

"جی...مطلب...زمل نے کہا...یعنی...میں نے کہا، دل کیا...اور call ہو گئی"...

شازل نے ہلکے قہقہے میں پوچھا،

"تم نے miss تو نہیں کیا مجھے؟"

نورم نے آنکھیں بند کر کے دھیرے سے کہا،

"نہیں...یاد بہت آئی تھی"...

شازل کی آواز کچھ دیر خاموش رہی، پھر مدھم انداز میں بولا،

"تمہاری آواز سن کر سب کام کا بوجھ ہلکا لگ رہا ہے"...

نورم کی آنکھیں نم ہو گئیں،

زمل نے فوراً سرگوشی کی،

"کہہ دے... کہہ دے نابی بی، آج شوخی کی پریکٹس ہے"!

نورم نے ہچکچاتے ہوئے کہا،

"بس دل کیا...اور سوچا...آپ کو تھوڑا سا تنگ کرلوں"...

ZNZ
Zubi Novels Zone

شازل کی ہنسی دبی دبی سنائی دی،

"تم جب تنگ کرتی ہو نا...تو جی چاہتا ہے سارا دن تمہیں ہی سنوں"...

نورم کا چہرہ لال ہو گیا، وہ جلدی سے بولی،

"اچھا... زمل بلا رہی ہے، میں رکھتی ہوں"...

"ٹھیک ہے... لیکن شام کو دوبارہ call آنا چاہیے... بغیر زمل کی زبردستی کے"!

شازل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

فون بند ہوا۔

نورم نے موبائل تکیے میں چھپایا اور چادر سے منہ ڈھانپ لیا۔

زمل نے قہقہہ مارا،

"ہائے ہائے... لگتا ہے بیوی شوخ ہونے کی راہ پر چل نکلی ہے

(تھوری دیر تک باتیں کرنے بعد شام کو زمل گھر چلی جاتی۔)

. . . .

—

نورم ابھی بھی شال لپیٹے بیٹھی تھی، زمل جا چکی تھی، اور کمرے میں ہلکی نیلی روشنی پھیل رہی تھی۔

زمل کی باتیں، شوخی کی ٹپس، اور فون والی ہلکی سی ہچکچاہٹ... سب کچھ اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

نورم چونکی،

"کک... کون؟"

دروازہ کھلا، اور شازل خاموشی سے اندر آیا۔

سفید کرتا، تھکے ہوئے مگر ہنستے چہرے کے ساتھ، ہاتھ میں موبائل تھا۔

"کال کی کیا ضرورت جب شوہر خود آجائے؟"

نورم کی سانسیں رک گئیں...

چہرے پر شرم کا رنگ گہرا ہو گیا، اس نے فوراً شال کا پلو چہرے پر کھینچ لیا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"ش...شازل آپ؟ اتنی رات کو؟"

شازل مسکرا کر دروازہ بند کر چکا تھا،

"دل کو چین نہ ملا... تمہاری آواز تو سن لی، اب چہرہ بھی دیکھنے کا دل کیا۔"

وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے نورم کے قریب آیا، اور بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گیا۔

"آج تمہاری آواز میں کچھ خاص تھا"...

اس نے نرم لہجے میں کہا، "تھوڑا شرم، تھوڑا پیار...اور شاید زمل کا اثر؟"

نورم نے نظر اٹھائی،

"آپ نے سب سمجھ لیا؟"

"میں شوہر ہوں تمہارا، تمہارے دل کی دھڑکن بھی سن لیتا ہوں۔"

نورم کی مسکراہٹ ہونٹوں تک آئی،

"تو پھر سنا...دل نے کیا کہا؟"

شازل نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما——

"کہ میری بیوی شوخ ہونے لگی ہے...اور مجھے وہ بہت پیاری لگتی ہے۔"

نورم نے نظریں جھکا کر کہا،

"پر میں تو... تھوڑا سا شرماتی ہوں"...

شازل نے ہلکے سے انگلیوں سے اس کی پیشانی سے بال ہٹائے،

"تو شرماؤ...پر میرے ساتھ——اور صرف میرے لیے۔"

خاموشی کچھ لمحے رکی رہی...

پھر نورم نے دھیرے سے کہا،

"زمل کہتی ہے...شوہر سے شوخی کرنا سنت ہے"...

شازل ہنسا،"زمل ٹھیک کہتی ہے"...

نورم نے شرارتی لہجے میں کہا،

"تو پھر آپ کو یاد آرہا تھا... یا میں یاد آئی؟"

شازل کا دل جیسے خوشی سے بھر گیا،

"دونوں ——— پر تم زیادہ"...

ZNZ
Zubi Novels Zone

نورم ہنس پڑی، شال کے پیچھے سے۔

شازل نے آہستہ سے اس کا چہرہ تھوڑا سا اوپر کیا،

"نورم... تم میری ہو، اور میری دنیا تم سے شروع ہو کر تم پہ ختم۔"

نورم کی آنکھیں نم سی ہو گئیں،

"اور آپ میرے صبر کا انعام ہو"...

وہ ایک دوسرے کے بہت قریب تھے، جذبات گہرے، لمحے نرم۔

پھر شازل نے اس کے ماتھے پر آہستہ سا بوسہ دیا،

"اب سونا ہے بیوی صاحبہ، ورنہ زمل پھر کلاس لے گی صبح"!

نورم نے شرارت سے کہا،

"تو آپ میرے ساتھ روز کلاس لیا کریں"...

شازل ہنس پڑا،

"اب سے روز، اور ہمیشہ "!

وہ اٹھ کر چلا گیا، دروازے پر پلٹ کر ایک بار اور مسکرایا——

اور نورم، دل تھامے، مسکراہٹ لبوں پر لیے، بستر پر لیٹ گئی...

دل میں شوخی، آنکھوں میں خواب، اور لبوں پر وہی نرم سا نام...

"شازل

. . . .

. .

.

دوپہر اپنی خاموشی میں ڈوبی ہوئی تھی۔آسمان پر بادلوں کی تہہ اور کمرے میں ہلکی سی اداسی...

نورم کچن میں کھڑی،زمل کی دی گئی باتوں پر مسکرا رہی تھی۔تبھی ایک بے چین،ہانپتی ہوئی آواز نے اس کی مسکراہٹ منجمد کر دی۔

"بی بی جی...فوراً آئیں...رحیم صاحب... گرنے والے تھے"...

Zubi Novels Zone

شیشہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گرا——

چکنا چور آواز،اور اس کے دل کی دھڑکن ایک ساتھ ٹوٹے۔

"بابا؟"!

نورم کے پاؤں زمین پر نہیں تھے، وہ ہوا میں دوڑ رہی تھی——

دھڑکنیں تیز، سانس اکھڑی ہوئی، اور آنکھوں میں وہی پرانا منظر: ماں کا چہرہ، بے جان، خاموش۔

لاؤنج میں رحیم صاحب صوفے پر جھکے بیٹھے تھے۔ چہرہ پیلا، پسینہ جیسے لفظوں کی جگہ بول رہا تھا۔

ان کی گرفت سینے پر سخت تھی... آنکھیں بند ہونے کو تھیں۔

"بابا!!!"!!

نورم چیخ کر ان کے پاس گری، دونوں ہاتھوں سے ان کا چہرہ تھاما۔

"دیکھیں میری طرف... بابا پلیز... کیا ہو رہا ہے آپ کو؟"!

رحیم صاحب نے کمزور سی مسکراہٹ دی،

"نورم... بس سانس... تھوڑا بھاری ہو گیا ہے... تم پریشان نہ ہو"...

"نہیں! کوئی ڈاکٹر کو بلاؤ!" نورم کی آواز لرزتی، کانپتی، گرتی چڑھتی——جیسے اس کا دل پوری طاقت سے چیخ رہا ہو۔

"بابا کو کچھ ہو گیا تو؟" آنکھوں سے بے آواز آنسو گرنے لگے۔

شازل، حارون شاہ، راحیلہ چچی اور ملازم سب دوڑتے ہوئے آگئے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

"شازل!"نورم نے لرزتی آواز میں کہا،

"کچھ کرو... بابا کی سانسیں... کمزور پڑ رہی ہیں"...

شازل پہلے ہی جھک کر بابا کو سنبھال رہا تھا۔

"بابا کی طبیعت بہت خراب ہے——سانس نہیں آرہا——میں اسپتال لے جارہا ہوں"!

Zubi Novels Zone

نورم شازل کے کندھے سے لپٹ کر روتے ہوئے بولی،

"میں بھی چلوں... پلیز مجھے بھی لے چلو"!

شازل نے سختی سے اسے بازو سے پیچھے کیا،

"نہیں نورم! تم یہ برداشت نہیں کر پاؤ گی۔ تم گھر میں رہو، دعا کرو۔"

"لیکن... وہ میرے بابا ہیں شازل!" نورم کی آواز ٹوٹ چکی تھی۔

راہیلا چچی لپک کر نورم کو سینے سے لگا لیتی ہیں،

"بیٹا دعا کرو، کچھ نہیں ہو گا... اللہ بہتر کرے گا۔"

شازل جلدی سے بابا کو بازو میں سنبھالتا ہے،

اور سب کی نظریں دروازے تک اس کی پیروی کرتی ہیں۔

پورے گھر میں ہلچل ہے——

مگر نورم کے اندر صرف ایک سناٹا ہے۔

وہ ہچکیاں لیتی ہوئی راحیلہ چچی سے بس یہی پوچھتی ہے:

"چچی... بابا کو کچھ ہو گیا تو؟"

.....

نورم اپنے کمرے میں نہیں تھی——وہ لاؤنج میں قالین پر بیٹھی، دوپٹے میں چہرہ چھپائے، خاموشی سے ہچکیاں لے رہی تھی۔

راحیلہ چچی اور رانیہ بیگم اس کے قریب تھیں——دونوں کا چہرہ فکر سے سجا ہوا، آنکھوں میں بوجھ، اور لبوں پر صرف دعا۔

"بیٹا...اٹھو، تھوڑا سا پانی پی لو..." راحیلہ چچی نے نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے چچی...بس بابا کا ایک فون آ جائے...بس کوئی کہے کہ وہ ٹھیک ہیں"...

نورم کی آواز رندھی ہوئی، جیسے آنسوؤں کے ساتھ گھٹتی جا رہی ہو۔

رانیہ بیگم نے اس کے بالوں پر ہاتھ رکھا،

"اللہ بہت مہربان ہے...کچھ نہیں ہو گا رحیم کو...وہ تمہاری خاطر جئیں گے، نورم۔"

نورم نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپایا،

"چچی... میں نے بابا کو کبھی اتنا کمزور نہیں دیکھا... وہ تو ہمیشہ میرے لیے دیوار بنے رہے... آج وہی گرنے لگے تو میں کہاں جاؤں گی؟"

خاموشی گہری ہوتی گئی۔

تبھی فون کی گھنٹی بجی—

سب کی سانسیں جیسے تھم گئیں۔

راحیلہ چچی نے کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا،

"ہاں شازل...؟"

Zubi Novels Zone

نورم کی نظریں چچی کے چہرے پر گڑی تھیں، جیسے ان کی آنکھوں سے بابا کی حالت جاننا چاہتی ہو۔

"اللہ کا شکر ہے...؟"

راحیلہ چچی نے بے ساختہ آنکھیں بند کر کے لمبا سانس لیا۔

رانیہ بیگم لپک کر ان کے قریب ہوئیں،

"کیا کہا؟"

چچی نے فون بند کر کے نورم کو گلے لگا لیا،

"تمھارے بابا ہوش میں ہیں بیٹا... مگر حالت ابھی نازک ہے"...

نورم جیسے سانس لینا بھول چکی تھی،

"میں بس ایک بار ان کا چہرہ دیکھنا چاہتی ہوں چچی...بس ایک بار"...

چچی نے اس کا ماتھا چوما،

"دعا کرو، بیٹا...ابھی تمہاری دعائیں ہی سب سے بڑی دوا ہیں۔"

Zubi Novels Zone

ــــــــ

ــــ

ـ

کمرے میں عجیب سی خاموشی تھی۔ ہسپتال کے سفید بستر پر لیٹے رحیم صاحب کی سانسیں دھیمی اور بے ترتیب ہو چکی تھیں۔ ان کی آنکھوں میں نمی اور چہرے پر

تھکن گہری تھی۔دروازہ دھیرے سے کھلا—اندر داخل ہونے والی لڑکی نے سر پر دوپٹہ سنبھالا اور دھڑکتے دل کے ساتھ ان کے قریب آئی۔

"پپا"...

نورم کی آواز رند گئی۔وہ جھک کر ان کے ہاتھ تھام لیتی ہے۔وہی ہاتھ...جو برسوں اس کے ماتھے پر شفقت سے رکھا کرتے تھے۔

Zubi Novels Zone

رحیم صاحب نے کمزور سا تبسم لبوں پر لایا۔

"نورم...بیٹا..."ان کی آواز مدھم تھی مگر جذبات سے بھری ہوئی،"بیٹا،میں بس... تمہیں ایک بار خوش دیکھنا چاہتا ہوں،اپنے ہاتھوں سے رخصت کرنا چاہتا ہوں"...

نورم کی آنکھیں بھر آئیں، مگر لب خاموش رہے۔

"تم میری سب سے بڑی ذمہ داری ہو...اب جی چاہتا ہے... شازل کے ساتھ تمہاری رخصتی دیکھ لوں... پھر سکون سے آنکھیں بند کر سکوں"...

نورم نے جلدی سے ان کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگایا۔

"ایسامت کہیں پپا...آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔ہم سب دعا کر رہے ہیں۔"

رحیم صاحب کی سانسیں اور مدھم ہو گئیں۔

"دعا کرو... کہ رب مجھے اتنی مہلت دے دے... کہ میں تمہیں دلہن بنتے دیکھ سکوں۔"

نورم نے بے ساختہ ان کے سینے سے سر لگالیا، آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔
کمرے کی فضا، وقت، ہر چیز جیسے لمحہ بھر کو رک گئی ہو

....

راحم صاحب ہسپتال کے بستر پر نیم دراز تھے۔ جسم کمزور، سانس مدھم، مگر آنکھوں میں بیٹی کے لیے ایک عجیب سی پریشانی تھی۔

نورم ان کے قریب بیٹھی، ان کا ہاتھ تھامے خاموشی سے سن رہی تھی۔

"بیٹا...اب بس...میں چاہتا ہوں تم اپنے گھر چلی جاؤ... تمہاری رخصتی ہو جائے"...

رحیم صاحب کی آواز میں وہی باپ والی بے بسی تھی۔

نورم کی آنکھوں میں نمی بھر آئی، مگر وہ کچھ کہے بغیر بس سر ہلا گئی۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور حاکم شاہ (رحیم صاحب کے بڑے بھائی)، ہارون شاہ اور شازل کمرے میں داخل ہوئے۔

رحیم صاحب نے نظریں اٹھائیں اور بڑے بھائی کی طرف دیکھا۔

"بھائی جان...میں چاہتا ہوں نورم کی رخصتی ہو جائے...زندگی کا کچھ پتہ نہیں"...

حاکم شاہ نے لب بھینچے،اور پھر آگے بڑھ کر اپنے چھوٹے بھائی کا ہاتھ تھام لیا۔

"تم جو چاہتے ہو،وہی ہو گا۔نورم ہماری بیٹی ہے۔کل ہی گھر میں بات کر لیں گے۔"

ہارون شاہ اور شازل نے خاموشی سے سر ہلایا۔

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد راحم صاحب نے نورم کی طرف دیکھا،"بیٹا،تم اب گھر جا کر تھوڑا آرام کرو۔میں ٹھیک ہوں۔"

"نہیں! میں یہیں رہوں گی، آپ کے ساتھ..." نورم کے لہجے میں ضد اور دکھ دونوں تھے۔

راحم صاحب نے شازل کو اشارہ کیا،

"بیٹے... اسے گھر چھوڑ آو۔"

Zubi Novels Zone

ـــــــــــــــــــــــــــــ

ـ

ــ

نورم لاؤنج میں داخل ہوئی تو قدم جیسے بھاری ہو گئے تھے۔ چہرے پر ویرانی اور آنکھوں کے گرد ہلکے حلقے واضح تھے۔ وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ رانیہ بیگم نے پیچھے سے آواز دی:

"نورم! رُک جاؤ، بیٹا۔"

وہ پلٹی، نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

رانیہ بیگم جلدی سے اس کے قریب آئیں، ایک نظر چہرے پر ڈالی اور فوراً بولیں: "تم نے کچھ کھایا ہے صبح سے؟"

نورم نے بمشکل سر ہلایا، "نہیں... دل نہیں تھا۔"

"کیا مطلب؟ تم بیمار باپ کے ساتھ ہسپتال میں بیٹھی ہو، اور خود کو بھوکا رکھ کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو؟"

لحاظ کے مارے نورم کچھ نہ بولی، مگر آنکھیں نم ہونے لگیں۔

رانیہ بیگم کا لہجہ نرم ہوا: "آؤ، میرے ساتھ۔ کچھ کھالو۔ اگر ضد کرو گی، تو ہاتھ سے کھلاؤں گی۔ تم یوں کمزور ہو گی تو رحیم کو کون سنبھالے گا؟"

نورم کا دل ایک لمحے کو لرز گیا۔تائی تھیں، مگر ماں سے بڑھ کر ہر وقت اسے سہارا دیتی آئی تھیں۔

وہ خاموشی سے ان کے ساتھ چل دی۔ڈائننگ ٹیبل پر ہلکا پھلکا کھانا رکھا گیا—— دال، چپاتی، دہی اور ایک پلیٹ میں پھل۔

رانیہ بیگم نے نرمی سے کہا: "بیٹا، زندگی میں دکھ آتے رہتے ہیں... لیکن بیٹیاں روتی نہیں، ڈٹ کر سب سہتی ہیں۔ تمہیں خود کو سنبھالنا ہے، صرف اپنے لیے نہیں...اپنے بابا کے لیے بھی۔"

نورم نے آہستہ سے سر ہلایا اور نوالہ توڑ کر کھانے لگی۔

رانیہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، آنکھیں پل بھر کو نم ہو گئیں، لیکن وہ ضبط کر گئیں۔

"اب کھانے کے بعد، کمرے میں جا کر لیٹنا۔ کچھ دیر سونا، پھر شام کو ہسپتال بھی چلیں گے۔"

"جی،

۔۔۔۔۔

پورا گھر خاموشی کی چادر اوڑھے بیٹھا تھا، ہر آنکھ انتظار میں تھی...اور ہر دل دعا گو۔

تبھی دروازے کی بیل نے سب کو چونکا دیا۔

راحم شاہ کو جیسے ہی گھر لایا گیا، اُن کے ساتھ ایک مرد نرس بھی تھا جو ہر پل اُن کا خیال رکھتا تھا۔ وہیل چیئر میں بیٹھے، چہرہ کمزور ضرور تھا مگر آنکھوں میں بیٹی کے لیے محبت کی وہی روشنی تھی۔

سب سے پہلے اُن کی بہن، نجمہ بیگم لپک کر آئیں۔

"بھائی جان...!" ان کے لہجے میں آنسو اور سکھ کا امتزاج تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایمان نے لپک کر وہیل چیئر کو تھام لیا، اور ساتھ ہی حاکم شاہ اور ہارون شاہ نے ان کی مدد کی کہ وہ آرام سے اپنے کمرے تک پہنچ جائیں۔

نورم وہیں دہلیز کے پیچھے کھڑی تھی، خاموش، نم آنکھوں کے ساتھ۔ جیسے ہی باپ کو گھر کے اندر آتا دیکھا، اُس کی سسکی باہر نکل آئی۔

زمل نے اُسے تھام لیا، مگر نورم اب رکنے والی نہ تھی۔

Zubi Novels Zone

راتوں کی جاگی آنکھیں اور دن بھر کے آنسو، اُس کی سوجی ہوئی پلکوں سے عیاں تھے۔

"بابا...!" اُس نے کانپتی آواز میں پکارا۔

راحم شاہ نے چہرہ اُس کی طرف موڑا۔

"نورم..."اُن کے لب ہلے،اور ہاتھ تھوڑا سا اُٹھا جیسے اُسے سینے سے لگا لینا چاہتے ہوں۔

وہ بھاگ کر اُن کے پاس آئی،اُن کے قدموں میں بیٹھ گئی،اور ہاتھ تھام کر زار و قطار رونے لگی۔

"بس بیٹا،بس... تمہاری ہنسی کے دن آنے والے ہیں۔"

اُن کی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اور پھر...

شام ڈھلے، جب سب افراد ڈرائنگ روم میں جمع تھے، حاکم شاہ نے کھڑے ہو کر نرمی سے اعلان کیا:

"چار دن بعد... نورم کی رخصتی ہو گی۔ بہت سادگی سے۔"

سب کے چہروں پر خاموشی چھا گئی۔

راحم شاہ کی نظر اپنی بیٹی پر گئی، جواب بھی چپ چاپ بیٹھی تھی، زمل کا ہاتھ تھامے۔

کسی نے کچھ نہ کہا، لیکن دلوں میں ایک انجانا سا درد تیر گیا۔

بیٹی کا رخصت ہونا ایک خواب جیسا تھا ——

ـــــــــــــــــ

ـ

ـ

نورم پلنگ پر چپ چاپ بیٹھی تھی، سر دیوار سے ٹیک لگا کر، نگاہیں خلا میں گم۔

کمرے کی لائٹ مدھم تھی،اور باہر آسمان پر ہلکی سی چاندنی تھی۔

Zubi Novels Zone

تبھی دروازہ آہستہ سے کھلا —— زمل اندر آئی، پیچھے پیچھے ایمان۔

"اوئی ہو!" زمل نے بے ساختہ کہا، "بی بی جی کی تو آنکھیں اب بھی پھولی ہوئی ہیں۔ تم رخصت ہو رہی ہو یا بورڈ کے پیپر دے کے آئی ہو؟"

ایمان نے جھک کر نورم کا چہرہ ہاتھ میں لیا، "کیا حال بنالیا ہے تم نے؟ تمہیں خوش دیکھنا چاہتے تھے سب...اور تم ہو کہ "——

"تو کیا ناچوں ابھی؟" نورم کی آواز بھرا گئی تھی۔

Zubi Novels Zone

زمل فوراً اُس کے پاس بیٹھ گئی۔

"ہاں ناچو! کم از کم ہم دونوں کے سامنے تو ناچ سکتی ہو...کیونکہ چار دن بعد تم ہم سے چھن جاؤ گی"!

"زمل!" نورم نے ہنستے ہوئے اُسے گھورا۔

ایمان بھی ہنس پڑی، "یہ بس باتوں میں تیز ہے، اندر سے خود رو رہی ہو گی۔ کل مجھے کہہ رہی تھی، 'ایمان! نورم چلی جائے گی تو میرا دل ہی نہیں لگے گا''"!

"جھوٹی!" زمل نے تکیہ اٹھا کر ایمان کو مارا۔

تینوں کے درمیان ایک ہلکا سا قہقہہ گونجا، جو کمرے کی اداسی میں تازگی بن کر پھیلا۔

"ویسے نورم..." ایمان نے آہستہ سے کہا، "بچپن سے ہم ساتھ تھے... تو اب بھی رہیں گے، فرق صرف اتنا ہے کہ اب تم بیوی بن جاؤ گی۔"

نورم کی پلکیں جھک گئیں، چہرے پر ہلکی سی شرم اور اداسی کی آمیزش۔

"اور ویسے بھی..." زمل نے شرارتی انداز میں کہا، "اگر شوہر تنگ کرے تو ہمیں بتانا، پوری کزن آرمی لے کر جائیں گے اور اس کی طبیعت صاف کریں گے"!

"بس کرو اب... تم دونوں... رُلاؤ گی کیا؟" نورم کی آواز بھیگ چکی تھی۔

ایمان نے اُسے گلے لگا لیا، اور زمل نے دونوں کو بانہوں میں بھر لیا۔

. .

. . . . . .

کمرے کی روشنی مدھم تھی۔ نورم بیڈ پر خاموشی سے بیٹھی تھی، نظریں گود میں رکھے ہاتھوں پر جمی ہوئی تھیں۔ رحیم شاہ کی واپسی اور رخصتی کی خبر... سب کچھ ایک خواب کی طرح لگ رہا تھا۔

زمل اور ایمان دونوں اُس کے ساتھ بیٹھی تھیں۔ ماحول پر ایک سنجیدہ سا سناٹا طاری تھا۔

اچانک زمل نے زور سے تالی بجائی۔

"بس بہت ہو گیا! اب رونا دھونا بند کرو، محترمہ شازل بی بی بننے جا رہی ہو، تھوڑا سا تو چہرہ چمکاؤ!" وہ شرارتی انداز میں بولی۔

ایمان نے فوراً ہاں میں ہاں ملائی، "ہاں ناچو! کم از کم ہم دونوں کے سامنے تو ناچ سکتی ہو... کیونکہ چار دن بعد تم ہم سے چھن جاؤ گی"!

نورم نے سر جھکا لیا، چہرہ مزید لال ہو گیا۔

"زمل...!"اُس نے دھیرے سے گھور کر دیکھا، مگر اس کی آواز میں شرم کی نمی تھی۔

زمل نے قہقہہ لگایا، "ارے بی بی! اب تو تمہارے دل کے سلطان، شازل بھائی، خود تمہارے کمرے میں آئیں گے! اور ہم جیسے عام لوگ صرف باہر سے سلام کر کے لوٹ جائیں گے"!

"زمل!" نورم نے اس بار شرمیلی چیخ مار کر اُس کا ہاتھ پکڑا، "چپ کرو نا"!...

ایمان بھی ہنس پڑی، "اچھا ایک بات بتاؤ نورم... پہلی رات والے کپڑے ہم چنیں یا شازل بھائی خود لے کر آئیں گے؟"

"بس...!" نورم نے اپنا چہرہ تکیے میں چھپا لیا، "تم لوگ حد کرتی ہو"!

زمل نے تکیہ کھینچ کر الگ پھینکا، "ہم تو ابھی شازل بھائی کو فون کر کے بتا دیتے ہیں کہ دلہن جی رو رہی ہیں... فوراً آ کر منائیں"!

نورم نے تیزی سے اپنا موبائل اُٹھایا اور چھپانے لگی، "نہیں! مت کرنا"!

♪

تو اب شازل بھائی کا خواب پورا ہونے والا ہے؟"

ایمان نے چھیڑتے ہوئے کہا

نورم نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا، اور فوراً نظریں جھکا لیں۔

زمل نے چہرہ بنا کر کہا،

"بیچارے کتنا دن سے ضبط کر رہے تھے...اب کہے گے، لاؤ دلہن کو! اور ہم کہیں گے، لے بھائی، ہو گئی تیری قسمت روشن"!

نورم نے آنکھیں موندلیں، شرم سے اس کے گال لال ہو گئے۔

ایمان ہنسی، "اب تو ہمارا دل جل رہا ہے... کہ بچپن کی نورم ہمیں چھوڑ کر مسٹر خاموش شازل کے قدموں میں بیٹھنے جارہی ہے"!

زمل نے آہستہ سے نورم کے کندھے کو ٹچ کیا، "کیا خیال ہے؟ کمرے میں جاتے ہی کیا پہلا جملہ ہو گا؟"

ایمان نے فوراً ڈرامائی آواز میں کہا:

"نورم... تم بہت پیاری لگ رہی ہو... لیکن میں نے یہ سب خواب میں پہلے ہی دیکھ لیا تھا"!

تینوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔ نورم نے بے بس ہو کر کہا:

"تم دونوں میرا خون جلانے آئی ہو کیا؟"

Zubi Novels Zone

زمل نے آنکھ مار کر کہا، "نہیں جانو... بس شازل بھائی کا نام لے کر تیرے گالوں کو گلاب بنانے آئے ہیں"!

ایمان نے شرارت سے سرگوشی کی،

"دل میں کچھ چل رہا ہے نا؟ مان جا... تُو محبت میں گم ہو چکی ہے"!

نورم نے خود کو چھپانے کی کوشش کی، مگر ہونٹوں کی ہلکی مسکراہٹ سب کچھ بول چکی تھی۔

زمل نے بازو میں بازو ڈال کر کہا،

"چل اب اٹھ! تجھے دلہن بننے کی ریہرسل کرواتے ہیں—شازل بھائی کے نام پر دو قدم چل، دیکھتے ہیں جھجک کتنی ہے۔"

♥

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ایمان نے فوراً اپنے دوپٹے کو سینے پر سیٹ کیا، ایک فرضی آنچل سر پر ڈالا اور سنجیدہ لہجے میں بولی:

"سب خواتین و حضرات! دلہن نورم بی بی، شازل بھائی کے کمرے میں داخل ہونے والی ہیں... آیئے سب تالیاں بجائیں"!

زمل نے ہنستے ہوئے تکیے کو سروں پر اٹھایا، جیسے کیمرہ ہو۔ "کیا کیچڑ میں کنول کھل رہا ہے... کیسی لگ رہی ہیں ہماری نورم بی بی؟ آیئے، محبت کے میدان میں پہلا قدم اٹھایئے"!

نورم نے ہنستے ہنستے تکیہ اٹھا کر زمل پر دے مارا۔ "بکواس بند کرو"...

زمل نے تکیہ پکڑ کر واپس رکھ دیا اور بازو پکڑ کر نورم کو کھڑا کر لیا۔

"چل ناجانو، صرف دو قدم! ایسے سمجھ، جیسے واقعی شازل سامنے بیٹھا ہو، نظریں جھکا کے، آہستہ آہستہ... چل"...

نورم نے شرماتے ہوئے اپنے دوپٹے کا پلو سر پر ڈالا، جھجکتے جھجکتے پہلا قدم رکھا۔

ایمان نے سرگوشی کی، "آہا... کیسا ناز! شازل بھائی تو ہوش ہی کھو بیٹھیں گے"!

زمل نے انگلی سے دل کی طرف اشارہ کیا، "کیا تیز دھڑکن ہو رہی ہے نورم؟"

نورم نے زور سے آنکھیں بند کیں اور سر جھکا لیا۔ "بہت برا ہو تم دونوں کا"...

ایمان نے زور سے قہقہہ لگایا، "یہی تو دیکھنا چاہتے تھے...رخصتی کے دن سے پہلے دلہن کا رنگ"!

نورم نے پیچھے مڑ کر زمل کے کندھے پر سر رکھ دیا۔ "ڈرتی ہوں...کچھ بھی نیا لگ رہا ہے"...

زمل نے نرم لہجے میں کہا، "ڈرو مت...ہم دونوں ساتھ ہیں۔ اور جس کے پاس شازل جیسا خاموش عاشق ہو، اُسے خوف نہیں، دعا لگتی ہے"!

ایمان نے سامنے آئینے کی طرف اشارہ کیا، "دیکھ نورم! دلہن تو تُو ابھی سے لگ رہی ہے۔اب بس وہ لمحہ آنا باقی ہے"...

نورم نے دھیرے سے آئینے میں دیکھا، اور اپنی آنکھوں میں جھلکتی شرم، خوشی اور بے یقینی کو محسوس کیا... جیسے شازل کا عکس وہیں آس پاس ہو... بہت قریب... بہت خاموش۔

★♡✦

نورم کمرے کے بیچوں بیچ لگے آئینے کے سامنے بیٹھی تھی... سرخ سہرا آنکھوں پر جھکا تھا، اور دوپٹہ اس کے کندھوں سے گرتا، دل کی دھڑکن کو چُھوتا جا رہا تھا۔

کمرے میں گہری خاموشی تھی... صرف دل کی دھک... دھک... اور دور کہیں بین بجتی موسیقی کی آواز۔ باہر سب کچھ تیار تھا——لوگ، گاڑیاں، شازل... سب۔

لیکن اندر... نورم تنہا تھی۔

آج کا دن، وہ لمحہ——جس کا بچپن سے تصور کرتی آئی تھی، وہ سامنے کھڑا تھا۔ مگر اس تصور میں کبھی آنکھیں یوں نم نہیں تھیں۔

اس نے آہستہ سے اپنے ہاتھ دیکھے——مہندی کے نقش اب گہرے ہو چکے تھے۔

"کیا واقعی میں جا رہی ہوں؟"

اس کا دل جیسے کوئی رسی سے بندھا تھا...اپنے کمرے کی دیواروں، کھڑکیوں، پردوں، ہر اس شے سے جہاں اس کی خوشبو بسی ہوئی تھی۔

اس نے دھیرے سے سر اٹھایا۔

آئینے میں وہ ایک دلہن کو دیکھ رہی تھی، مگر اندر اب بھی وہی چھوٹی سی نورم تھی...جو کبھی چھوٹے سے گڑیا کے گھر میں شازل کے لیے چپکے سے دوپٹہ اوڑھ کر بیٹھ جاتی تھی۔

دروازے کے باہر ہلکی ہلکی سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔

زمل کی آواز...

"چلو، وقت ہو گیا ہے"...

نورم کی پلکیں لرزیں، ہونٹ کپکپائے...

اس نے گہرا سانس لیا، جیسے آخری بار اس کمرے کی فضا اپنے اندر قید کرنا چاہتی ہو...اور پھر بہت آہستہ سے اپنی نم پلکوں کو تھپکا۔

اب وہ بیٹی نہیں...بیوی بننے جا رہی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

★ ★ ★

نورم کے کمرے کا دروازہ کھلا تو سب کی نظریں اس پر جم گئیں۔

سرخ لباس میں لپٹی، نظریں جھکائے، وہ خاموشی سے چلتی ہوئی بابا کے قریب آئی۔

راحم شاہ نے جیسے کئی لمحے سانس روک کر بیٹی کو دیکھا...

وہی نورم، جو کبھی جھولے میں سوئی تھی... آج دلہن بنی سامنے کھڑی تھی۔

نورم نے دھیرے سے سر اٹھایا، اور ان کی طرف دو قدم بڑھے... پھر اچانک سنبھال نہ سکی، اور باپ کے سینے سے لپٹ گئی۔

"بابا"!...

بس اتنا کہا،اور سسکیوں کا طوفان چھوٹ گیا۔

راحم شاہ نے بیٹی کو تھام لیا،اس کے دوپٹے کو پیار سے سہلایا۔

"بیٹا...تو کہیں نہیں جارہی...

یہی گھر ہے،یہی کمرہ بدل رہا ہے...لیکن میری دعائیں ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں گی۔"

نورم نے ہچکیوں کے درمیان کہا:

"بابا...یہ چھت تو وہی ہے،پر میں پہلے جیسی نہیں رہوں گی نا؟"

بابا کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"نہیں، تو میری وہی نورم ہے، بس اب شازل کی بھی ہے۔"

ان کے لہجے میں درد چھپا تھا، محبت لپٹی تھی۔

نورم تھوڑا پیچھے ہوئی، آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

راحم شاہ نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا:

"بس ایک وعدہ کر... کبھی دل اداس ہو، تو میرے پاس آجانا۔

یہ گھر صرف تیرا تھا نہیں... ہے بھی تیرا ہی۔"

نورم نے سر ہلایا، اور خود کو سنبھالنے لگی۔

Zubi Novels Zone

ایمان اور زمل آگے بڑھیں، اس کا دوپٹہ سنبھالا، تھپکی دی۔

شازل دروازے کے پاس کھڑا تھا، خاموش، لیکن جذبات سے بھرپور۔

اب نورم بیٹی سے اسی چھت کے نیچے بیوی بننے جارہی تھی...

مگر باپ کی باہوں کی گرمائش... ہمیشہ اس کے دل کا کونا رہے گی۔

Zubi Novels Zone

»«»«»«»«»«»«»«»«»«»«

شازل کا کمرہ...

پھولوں، خوشبوؤں، اور نرم روشنیوں سے سجا ہوا تھا۔

بیڈ کے کنارے گلاب کی پتیوں کی لڑی، کشن پر سجے کلمے، اور دیوار پر چمکتی

رومانوی روشنی۔

دروازہ آہستہ سے کھلا، اور نورم جھکی نظریں لیے اندر داخل ہوئی۔

رانیہ بیگم اور راحیلہ بیگم اس کے ساتھ تھیں۔

رانیہ بیگم نے دروازہ بند کیا، اور پیار سے نورم کو بیڈ کے کنارے بٹھا دیا۔

"ہائے ماشاءاللہ"...

راحیلہ بیگم نے نرمی سے اس کی پیشانی کو چھوا۔

"بالکل چاند لگ رہی ہو، بیٹا۔ شازل کی قسمت ہے۔"

نورم کی پلکیں جھکیں، دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔

رانیہ بیگم مسکرائیں،اوراس کادوپٹہ ذراساسیدھاکیا۔

"بیٹی...اب یہ تمھارانیاکمرہ ہے...نئ پہچان ہے۔

پریادرکھنا،یہ گھربھی وہی ہے،اورہم بھی وہی ہیں۔

بس تمھاری ذمہ داریاں اب تھوڑی بڑی ہوگئ ہیں۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے خاموشی سے سرہلایا،آنکھوں کی نمی چمکنے لگی۔

راحیلہ بیگم نے اس کاہاتھ تھاما۔

"ڈرومت نورم...شازل تمھاراشوہرہے،مگرسب سے پہلے تمھارامحافظ ہے۔

اس سے دل کی بات کہنا،اس کے دل کی سننا...بس رشتےایسے ہی پھلتے ہیں۔"

رانیہ بیگم ذرا شرارت سے بولیں:

"اور ہاں...اگر کبھی یہ بیٹا تنگ کرے نا، تو ہم دونوں تمھاری طرف ہیں۔"

نورم شرما کر ہلکی سی مسکرا دی۔

تبھی باہر سے زمل کی آواز آئی:

"امی! شازل بھائی آ گئے"!

رانیہ بیگم نے جلدی سے دوپٹہ اس کے سر پر اچھی طرح جمایا،

راحیلہ بیگم نے بیڈ کا کونہ درست کیا، اور دونوں نے اس کی پیشانی پر ایک ایک بوسہ دے کر دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔

دروازہ کھلنے سے پہلے، رانیہ بیگم پلٹیں اور نرمی سے بولیں:

"اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے، نورم۔

اب یہ کمرہ تمھارا ہے...اور شازل تمھاری پناہ۔"

دروازہ آہستہ سے بند ہوا، اور فضا میں کچھ پل کو خاموشی چھا گئی۔

نورم نے نظریں جھکائیں، اور دل کی دھڑکن سننے لگی...

کیوں کہ اب قدموں کی چاپ، شازل کی تھی

نورم کی پلکیں جھکی ہوئی تھیں،

سانسیں بے ترتیب، اور دل... جیسے سینے سے باہر نکلنے کو تیار۔

شازل خاموشی سے اس کے قریب بیٹھا...

ہاتھ بڑھا کر آہستگی سے اس کی ہتھیلی کو تھاما——

مہندی کی خوشبو، اور تھرتھراتا لمس... دونوں نے شازل کو بے حال کر دیا۔

"نورم"...

اس کی آواز دھیمی تھی، مگر لہجہ جذبے سے بھیگا ہوا——

"کتنا صبر کیا ہے تمھارے لیے...اب کیا تم مجھے دیکھنے دو گی؟"

نورم نے پلکیں اٹھائیں...

دل جیسے کانپ گیا، نظریں فوراً پھر جھک گئیں۔

شازل ہلکا سا مسکرایا، اور آہستہ سے اس کی انگلیوں پر اپنے لب رکھے۔

نورم نے جھٹکے سے ہاتھ کھینچنا چاہا،

مگر شازل نے نرمی سے روکا۔

"نہیں...اب مت چھپاؤ...

اب تم صرف میری ہو، نورم... صرف میری۔"

نورم کے گال لال ہو چکے تھے، نظریں کانپ رہی تھیں۔

شازل نے آہستہ سے اس کے دوپٹے کو ہلکا سا سرکایا،

مگر ادب کے ساتھ...

صرف اتنا کہ اس کا چہرہ مکمل طور پر نظر آئے۔

"میں تمھارے چہرے سے نہیں... تمھاری شرم سے عشق میں مبتلا ہوں...

یہی شرم ہے، جو مجھے تمھارے اور قریب لاتی ہے۔"

نورم کی پلکوں پر ایک آنسو جھلکا،

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شازل نے جھک کر اسے چُنا...اور دھیرے سے اس کی ٹھوڑی تھام کر چہرہ اوپر کیا۔

"ایک بار...بس ایک بار مجھے دیکھ لو...

پھر میں ہمیشہ تمھاری پلکوں کے نیچے چھپ جاؤں گا۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے نظریں اٹھائیں...

اور وہ لمحہ —— جیسے وقت تھم گیا ہو۔

شازل نے آگے ہو کر، بہت نرمی، بہت محبت، اور بہت احترام کے ساتھ...

اس کے لبوں پر اپنا پہلا محبت بھرا بوسہ رکھ دیا ——

نہ ہوس تھی، نہ جلدی...

بس احساس تھا، کہ

اب یہ محبت حلال ہے... مکمل ہے... بے خوف ہے۔

نورم کی پلکیں بند ہوئیں،

اور پہلی بار... اس نے اپنے دل کو شازل کے حوالے کر دیا۔

★ 👀 ✨

کمرے میں سورج کی ہلکی سنہری روشنی کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔

ہوا مدھم چل رہی تھی، اور گلاب کی خوشبو اب بھی بستر کی چادروں میں بسی ہوئی تھی۔

Zubi Novels Zone

نورم شازل کی بانہوں میں تھی——

چہرہ اس کے سینے پر، آنکھیں بند، سانس ہموار...

اور شازل...

آنکھیں کھول کر اپنی دنیا کو دیکھ رہا تھا——

یعنی نورم کو۔

ZNZ Zubi Novels Zone

اس نے آہستگی سے نورم کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے چھوا،

پھر پیشانی پر لب رکھے۔

نورم نے کروٹ لی...

اور ہلکی سسکی جیسی آہٹ سے جاگ گئی۔

آنکھیں آہستہ سے کھلیں،

اور سامنے وہ چہرہ——

جو اب خواب نہیں... حقیقت تھا۔

"شازل"...

اس کی آواز نیند آلود، لیکن شرم سے بھیگی ہوئی۔

شازل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے بال کان کے پیچھے کیے،

"صبح بخیر، میری بیوی"...

نورم کی پلکیں جھک گئیں،

گال سرخ ہو گئے۔

"کتنی پیاری لگ رہی ہو... نیند میں بھی، اور شرم میں بھی۔"

نورم نے آنکھیں بند کیں، جیسے خود کو چھپانا چاہا۔

Zubi Novels Zone

شازل نے دھیرے سے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا،

"رات کا ہر لمحہ میرے دل پر لکھا گیا ہے...

اور یہ صبح؟

یہ تمھارے ساتھ ہر صبح جینے کی ابتدا ہے، نورم۔"

نورم نے آہستہ سے نظریں اٹھائیں،

"اب ہم ہمیشہ ساتھ ہوں گے نا؟"

شازل نے اس کے لبوں پر بہت نرمی سے بوسہ دیا،

"اب جدائی صرف موت کی ہو گی...اور وہ بھی، میرے بعد۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

نورم نے شازل کی چھاتی پر اپنا سر رکھ دیا،

اور اس کے دل کی دھڑکن پھر سننے لگی...

اب وہ دھڑکن اس کی تھی—— مکمل طور پر۔

★* ★* ★* ★

"میم ذرا آنکھیں بند کریں...لائنر خراب ہو جائے گا۔"

پارلر کی روشن لائٹوں میں نورم آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔اُس کے چہرے پر نرمی، دلکش مسکراہٹ،اور تھوڑی سی جھجک تھی۔دل جیسے بار بار دھڑکنے سے تھک رہا تھا...آج ولیمہ تھا...اور اب وہ واقعی مکمل شازل کی ہو چکی تھی۔

دوسری طرف ایمان گلابی لہنگے میں ہنستی ہوئی سیلفی کھینچ رہی تھی۔

"نورم...اوئے نئی نویلی دلہن !ذرا مسکرا تو لے... تمہارا بیوٹی پیک تو شرما رہا ہے تم سے"!

نورم نے آنکھیں کھول کر ایک ہلکی سی جھکی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ ایمان کو گھورا،

"تم بس چپ کرو... ہر وقت تنگ کرتی ہو۔"

ایمان نے قہقہہ لگایا، "اب تو تمہیں صرف شازل بھائی ہی تنگ کریں گے، ہم تو گئے کام سے"!

نورم نے فوراً شرم سے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔

Zubi Novels Zone

"ویسے جانو، دلہن لگ تو آج بھی fairy ہی رہی ہے...پر تمہاری آنکھوں کا سکون صرف شازل بھائی کی محبت ہے۔"

ایمان نے اس کا ہاتھ تھاما اور نرمی سے کہا، "تم سچ میں اپنی ماں کا خواب ہو نورم"...

نورم کی پلکیں بھیگنے لگیں... لیکن وہ جلدی سے بولی،

"رونا منع ہے...میک اپ خراب ہو جائے گا"!

تینوں کی ہنسی پارلر کی دیواروں سے ٹکرا کر واپسی آئی...

اور باہر گاڑی شازل کی طرف سے آ چکی تھی۔

"چلو جانو... تمہارا دل والا آیا ہے!" ایمان نے شرارت سے کہا۔

نورم نے دل تھام کر دوپٹہ سنبھالا...

اب وہ تیار تھی——صرف لباس میں نہیں،

بلکہ دل سے بھی——شازل کی ہمسفر بننے کے لیے💞

♪

★*★*★*★*★*★

سفید اور گلابی پھولوں سے سجا وسیع ہال خوشبوؤں اور روشنیوں سے مہک رہا تھا۔

ہر طرف سے "ماشاءاللہ"، "اللہ نصیب اچھے کرے" کی آوازیں آ رہی تھیں۔

مردوں اور عورتوں کے الگ الگ حصے تھے، لیکن درمیان میں ایک مرکزی اسٹیج

سجا ہوا تھا——جہاں سب کی نظریں تھیں۔راحم صاحب وہیل چیئر پر بیٹھے، چہرے پر ایک دلگیر مسکراہٹ لیے سٹیج کی طرف نظریں جمائے بیٹھے تھے۔

رانیہ بیگم اور راحیلہ بیگم اُن کے ساتھ تھیں، کبھی انہیں پانی تھماتیں، کبھی ان کی دعائیں دہراتیں۔

"نورم...میری بچی! آج ماں کی کمی بہت محسوس ہو رہی ہے"...

راحیلہ بیگم کی آنکھوں میں نمی تھی، مگر مسکراہٹ میں فخر تھا۔

"لیکن آپ نے ماں اور باپ دونوں کا حق ادا کیا ہے، بھائی صاحب"!

رانیہ بیگم نے راحیلہ بیگم کی بات مکمل کی، تو راحم صاحب نے بس آنکھیں بند کر کے سر ہلایا۔

حاکم شاہ، ہارون شاہ، امجد بھائی اور دوسرے قریبی عزیز، مہمانوں کو سنبھال رہے تھے۔

ایمان، زمل اور دوسرے کزنز لڑکیوں کی طرف نورم کو سنبھالنے میں لگے ہوئے تھے۔

جیسے ہی نورم اسٹیج پر پہنچی، راحم صاحب نے آہستہ سے ہاتھ اُٹھایا...

"اللہ تمہیں سلامت رکھے... تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دے میری بچی"!

نورم نے دل ہی دل میں دعا کو بوسہ دے کر پلکوں پر سجا لیا۔

شازل نے راحم صاحب کی طرف جھک کر نظریں جھکائیں...

"بابا...آپ کا خواب پورا ہو گیا۔"

راحم صاحب نے شازل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا،

"میرا خواب تو تب پورا ہو گا جب تم اسے کبھی رونے نہ دو"...

شازل نے ایک نگاہ نورم پر ڈالی——

جو اس لمحے سادگی، شرم اور محبت کا خوبصورت مجسمہ لگ رہی تھی۔

"یہ وعدہ ہے بابا"...

اور یہ وعدہ، صرف ایک جملہ نہیں، ایک زندگی کی بنیاد بن گیا تھا۔

♪

★★*★*★*

○

ولیمہ کی رونق اب مدھم ہو چکی تھی۔ مہمان رخصت ہو رہے تھے، ہال کے پھول کچھ جھکنے لگے تھے، اور ہنسی کی آوازیں اب تھکن میں بدل چکی تھیں۔

سٹیج سے اُتر کر نورم، ایمان اور زمل کے ساتھ واپس مخصوص کمرے کی طرف گئی، جہاں شازل کچھ دیر بعد اندر آیا۔

کمرہ سجا ہوا تھا، روشنی مدھم تھی، خوشبو ہلکی تھی، اور ماحول میں خاموشی تھی—— لیکن وہ خاموشی جس میں بہت کچھ بولا جاتا ہے۔

دروازہ آہستہ سے بند ہوا۔ نورم آئینے کے سامنے کھڑی دوپٹہ درست کر رہی تھی۔

شازل نے اندر آکر کچھ دیر اُسے دیکھا...اور پھر نرمی سے آواز دی۔

"تم آج کچھ زیادہ ہی میری لگ رہی ہو"...

نورم نے جھٹ سے نظریں نیچی کر لیں، شرم نے اُس کے کانوں تک سرخی بھر دی۔

"ایسی باتیں مت کریں"...

شازل مسکرا کر آہستہ آہستہ قریب آیا۔

"تو اب باتیں بھی نہ کروں؟ شادی ہو گئی ہے، سب رسمیں پوری... اب میں صرف تمہیں دیکھوں بھی نہیں؟"

نورم نے ایک پل کو پلکیں اُٹھا کر اُسے دیکھا...

"دیکھ سکتے ہیں... پر خاموشی سے۔"

Zubi Novels Zone

شازل نے ہنستے ہوئے ایک قدم اور قریب لیا۔

"تو پھر خاموشی سے ہی سہی... بس تم قریب رہو۔"

وہ آہستہ سے نورم کے پاس آیا،اُس کا دوپٹہ کندھے سے پھسلنے ہی والا تھا کہ شازل نے تھام کر آرام سے دوبارہ سیٹ کر دیا۔

"اب یہ دوپٹہ سنبھالنا میرا فرض ہے...کیونکہ تم بھی میری ذمے داری ہو۔"

نورم کی سانسوں میں لرزش آئی...اُس نے بمشکل آواز نکالی:

"کیا یہ خواب ہے؟"

شازل نے اُس کی پیشانی پر ہلکی سی بوسہ دے کر کہا،

"اگر خواب ہے...تو میں دعا کرتا ہوں یہ خواب کبھی ختم نہ ہو۔"

کمرے میں صرف ان کی سانسیں تھیں...اور ایک نئی زندگی کی شروعات💫

♪°

★*★*★*★

صبح کی پہلی کرن جیسے آہستہ آہستہ کمرے کے نرم پردوں سے چھن کر نورم کے چہرے پر پڑی۔

اُس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں...

اور پہلا چہرہ...وہی جو ساری رات پاس تھا،

اب بھی سونے کے انداز میں بے نیاز مگر خوبصورت لگ رہا تھا۔

شازل کا چہرہ سکون میں ڈوبا ہوا تھا،

مگر جیسے ہی نورم نے پہلو بدلا،اُس نے آنکھ کھول کر اُسے دیکھا۔

"صبح بخیر، بیگمِ خاص۔"

شازل کی آواز نیند سے بھری ہوئی، پر چاشنی سے لبریز تھی۔

نورم نے جھٹ سے نظریں چرائیں اور اٹھنے لگی،

"مجھے...ایمان کو دیکھنا ہے، شاید اٹھ گئی ہو"...

Zubi Novels Zone

شازل نے اُس کا دوپٹہ پکڑ کر روکا،

"وہ سب کو سونے کا کہہ کر خود نیچے چلی گئی ہے...اور زمل تو چلی بھی گئی۔"

اس نے شرارتی آنکھوں سے اُسے دیکھا،

"تو اب تم صرف میری ہو...اور میں؟ تمہیں تنگ کرنے کو تیار"!

نورم نے لب کاٹتے ہوئے کہا،

"بس کریں... کسی کو سنائی دے گا۔"

"سننے دو... سب کو پتہ ہے اب تم میری بیوی ہو، دل کی بھی، گھر کی بھی"!

شازل نے اُس کا ہاتھ تھاما،

"اور مجھے تو یہ بھی سنائی دے رہا ہے کہ تم کچھ کہنے والی ہو"...

نورم نے دھیرے سے نظریں جھکائیں،

"بس اتنا... کہ میں شرم سے مر جاؤں گی اگر آپ یوں... یوں مسلسل دیکھتے رہے۔"

شازل نے ہنستے ہوئے اُس کی ناک کو چھوا،

"تو پھر ساری عمر تمہیں یوں شرماتے دیکھ کر ہی جیا کروں گا"!

کمرے کے باہر ایمان آہستہ سے دستک دے کر بولی:

"بھابھیییییی... جلدی آجائیں! اماں آپ کو ناشتہ پر بلا رہی ہیں... اور میں آپ کو چھیڑنے کو"!

نورم کا رنگ لال، اور شازل کی ہنسی بلند۔

★★*★*★*★*

شادی کو دو ہفتے بیت چکے تھے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

گھر میں سب کچھ معمول کے مطابق چل رہا تھا، مگر نورم کے اندر کا موسم اداس تھا۔

شازل دفتر جا چکا تھا، باقی سب خواتین ناشتے میں مصروف تھیں۔

نورم خاموشی سے برآمدے میں کھڑکی کے پاس بیٹھ کر دور آسمان کو تکتی جا رہی تھی۔

راحیلہ بیگم نے جب اسے یوں گم صم بیٹھے دیکھا، تو قریب آکر نرمی سے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"نورم...بیٹا کیا ہوا؟"

نورم نے آہستہ سے ان کی طرف دیکھا، پھر نظریں جھکا لیں۔

"بابا... کی طبیعت میں کوئی فرق نہیں آ رہا چچی... دو ہفتے ہو گئے ہیں، ایک پل بھی سکون سے نہیں بیٹھی... ہر لمحہ لگتا ہے جیسے... کچھ چھن رہا ہو"...

راحیلہ بیگم کا دل بھر آیا، مگر چہرے پر مضبوطی کا نقاب اوڑھ لیا۔

"نورم بیٹا، تم نے جو دکھ سہہ لیے ہیں، اللہ وہ اب کبھی نہ دکھائے... تمہارے بابا ضرور ٹھیک ہوں گے، تم بس دعاؤں میں کمی نہ کرنا"...

نورم نے چچی کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"میں ہر روز دعا مانگتی ہوں... مگر ڈر لگتا ہے چچی... بہت ڈر لگتا ہے"...

راحیلہ بیگم نے اس کے بال سہلائے،

"ڈر کو اپنے رب کے حوالے کر دو... بیٹی، دعاؤں میں وہ طاقت ہے جو تقدیر کو بھی پلٹ دے۔"

★★*★*★*★*

شازل جب آفس سے واپس آیا تو لاؤنج میں رانیہ بیگم کھڑی تھیں۔

"السلام علیکم ماما"!

"وعلیکم السلام، کیا حال ہے بیٹا؟"

"میں ٹھیک ہوں۔"

رانیہ بیگم نے اس کی تھکی تھکی سی آنکھیں دیکھیں اور شفقت سے کہا،

"تم تھک گئے ہو، آرام کر لو۔"

"جی ٹھیک ہے..."شازل نے نرم لہجے میں کہا، پھر ایک پل رک کر پوچھا،

"ویسے نورم کہاں ہے؟"

رانیہ بیگم کی آنکھوں میں ہلکی سی فکر اتر آئی،

"وہ تو اپنے بابا کے ساتھ ہے، آج کل ان کی طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے، اسی لیے وہ پریشان بھی رہتی ہے۔"

Zubi Novels Zone

شازل خاموشی سے سر ہلا کر اندر چلا گیا،اور فریش ہو کر سید ھارا حِم صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا۔

دروازہ آہستگی سے کھول کر اندر قدم رکھا تو دل ایک پل کو رک سا گیا...

نورم قالین پر بیٹھی ہوئی سیب کے قتلے بنارہی تھی۔ بابا کے لیے الگ کررہی تھی، اور خود بھی انہی لمحوں میں چھوٹے چھوٹے لقمے لے رہی تھی۔

راحِم صاحب کمزور سے تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور کسی جذب میں بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔

شازل چند لمحے وہ منظر دیکھتا رہا، جیسے وقت تھم گیا ہو۔

"السلام علیکم چاچو..." وہ آہستگی سے بولا۔

راحِم صاحب نے تھکی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں کھولیں،

"وعلیکم السلام بیٹا...آؤ، آؤ"...

نورم نے چونک کر پیچھے دیکھا، شازل پر نگاہ پڑی تو ہلکی سی مسکراہٹ نے اس کے لب چھو لیے۔

شازل اس کے ساتھ آ کر قالین پر بیٹھ گیا۔

"سیب کی خوشبو دور سے آ رہی تھی، سوچا چکھ ہی لوں۔"

نورم نے شرماتے ہوئے پلیٹ آگے کی،

"آپ بھی کھا لیں"...

شازل نے نرمی سے ایک لقمہ لیا، پھر راحِم صاحب کی طرف متوجہ ہوا،

"چاچو... جلدی ٹھیک ہو جائیں نا... نورم بہت پریشان رہتی ہے... اور ہم سب بھی۔"

راحِم صاحب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا،

"بیٹا، تم ہو تو مجھے نورم کی فکر نہیں رہتی... تمہارے ہونے سے مجھے اطمینان ہوتا ہے۔"

نورم کی پلکوں پر نمی لرزنے لگی،

شازل نے سیب کا ایک ٹکڑا اس کی طرف بڑھایا،

"اب رونا بند... یہ لو، تمہارے لیے۔"

نورم نے جھجکتے ہوئے لقمہ لیا،

"آپ کی حرکتیں... بابا کے سامنے بھی نہیں رکتے"!

راحِم صاحب نے ہلکا سا قہقہہ لگایا،

"محبت کی شرم نہیں ہونی چاہیے بیٹا... یہ وہ دولت ہے جو جتنی بانٹی جائے، اتنی بڑھتی ہے۔"

. . . .

رات کے 9 بجے تھے،

گھر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سب اپنے کمروں میں مصروف تھے۔

شازل کچھ کاغذات دیکھ رہا تھا جب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

وہ چونک کر اٹھا۔۔۔

دروازہ کھولا تو سامنے وہی بشیر تھا، جو راحم صاحب کی تیمارداری کے لیے رکھا گیا تھا۔

"کیا ہوا؟ سب خیریت ہے؟" شازل نے فوراً پوچھا، دل میں ایک انجانی بے چینی اتر تی گئی۔

بشیر کے چہرے پر گھبراہٹ تھی، "صاحب... ان کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے... فوراً اسپتال لے جانا ہو گا۔"

شازل کا دل دھک سے رہ گیا۔

اسی لمحے واش روم کا دروازہ کھلا اور نورم باہر نکلی——ہاتھ میں تولیا تھا، مگر آواز نے جیسے اُسے منجمد کر دیا تھا۔

"کیا ہوا؟... بابا کو کیا ہوا؟" نورم کی آواز ہلکی سی کانپی۔

شازل نے اس کی طرف دیکھا، آنکھوں میں نمی اور خوف تھا۔

"نورم... میں تمہارے بابا کو اسپتال لے جا رہا ہوں... تم بس دعا کرو، کچھ نہیں ہو گا۔"

نورم نے ایک لمحے کو خود کو سنبھالا، پھر تیزی سے چپل پہنی، "میں بھی چلوں گی"!

شازل نے فوراً آگے بڑھ کر اس کا کندھا تھاما، "نہیں... تم یہاں رہو، میں اور بشیر لے جاتے ہیں... کچھ بھی ہوا، میں تمہیں فوراً بتاؤں گا۔"

نورم کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔

وہ سر ہلا کر پیچھے ہٹی، مگر دل میں طوفان تھا۔

شازل، راحم صاحب کو لے کر باہر نکلا۔ دروازہ بند ہوا، تو پورے گھر میں جیسے ہوا بھی رک گئی تھی۔

نورم نے خاموشی سے بابا کا روم دیکھا...

اور پھر وہیں دروازے سے لگ کر بیٹھ گئی۔ جیسے اس کی ہمت وہیں ٹوٹ گئی ہو۔

. . . .

شازل کی گاڑی برق رفتاری سے ہسپتال کی طرف جا رہی تھی۔

گاڑی میں شازل کے ساتھ حکیم شاہ اور ہارون شاہ بھی تھے ——— جنہیں اطلاع ملتے ہی فوراً نکل پڑے تھے۔

شازل کے چہرے پر خاموشی تھی، مگر آنکھوں میں ایک اضطراب، ایک بے چینی صاف نظر آتی تھی۔

"ڈاکٹرز کو کال کردی ہے، شازل...وہ ایمرجنسی تیار رکھیں گے، ان شاءاللہ بہتر ہو گا،"

حکیم شاہ نے تسلی دینے کی کوشش کی۔

"ہمیں مضبوط رہنا ہو گا،"

ہارون شاہ نے نرمی سے کہا،

"نورم بہت حساس ہے، وہ ٹوٹ جائے گی اگر کچھ...۔"

شازل نے آنکھیں بند کرلیں۔

بابا اور بیٹی کا رشتہ...وہ سمجھ سکتا تھا۔

دوسری طرف...نورم کا حال بری طرح بگڑ چکا تھا۔

کمرے میں بابا کا خالی بیڈ، ان کا کمبل، تکیہ —— ہر چیز پر اُس کی نظریں رک رک کر ٹھہرتی جارہی تھیں۔

اُس نے وہی تکیہ اٹھا کر سینے سے لگالیا...جیسے اس کی سانسیں بس اسی سے جڑی ہوں۔

آنسو بنا آواز کے بہتے جارہے تھے۔

"اللہ پاک...بس بابا کو کچھ نہ ہو...کچھ نہیں، میں سب کچھ برداشت کرلوں گی...بس بابا کو محفوظ رکھنا،"

وہ دل میں مسلسل دعائیں کرتی رہی۔

اسپتال کے دروازے کے باہر گاڑی رکی۔

تینوں بھائی فوراً احم صاحب کو لے کر اندر کی طرف بھاگے۔

اسٹریچر، ڈاکٹرز، نرسز سب دوڑ پڑے۔

شازل بے چینی سے بار بار ڈاکٹرز سے پوچھ رہا تھا،

"کچھ بتائیں...سانس لینے میں دقت ہو رہی تھی...اچانک طبیعت کیوں یوں بگڑی؟"

ڈاکٹرز مریض کو ایمرجنسی میں لے گئے۔

"ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے...ہم پوری کوشش کر رہے ہیں..."ڈاکٹر نے رسمی جملے کہے، مگر شازل کے لیے وہ جملے کسی دھڑکتے دل پر چوٹ کی مانند تھے۔

انتظار گاہ میں خاموشی چھا گئی۔

حکیم شاہ صوفے پر بیٹھے تسبیح پڑھنے لگے،

ہارون شاہ ٹہلنے لگے...

Zubi Novels Zone

اور شازل کھڑکی کے پاس کھڑا آسمان کو دیکھ رہا تھا۔

"نورم سے کچھ کہا تم نے؟" ہارون صاحب نے آہستگی سے پوچھا۔

"نہیں...بس کہا کہ دعا کرے..." شازل کی آواز میں نمی تھی، "بس دعا...اور کچھ نہیں بچا۔"

. . . .

ایمرجنسی کے دروازے بند ہو چکے تھے۔

اندر زندگی اور موت کی جنگ جاری تھی...

باہر صرف انتظار، صرف دعائیں، اور صرف دل کی دھڑکنیں تھیں۔

Zubi Novels Zone

شازل کی نظریں مسلسل کھڑکی پر تھیں...

دل میں اُمید، مگر آنکھوں میں خوف تھا۔

تبھی...

ایک نرس تیز قدموں سے باہر آئی، پیچھے ڈاکٹر تھا... چہرے پر افسوس کی جھلک۔

"ہم معذرت خواہ ہیں"...

ڈاکٹر کی آواز صاف تھی، مگر ہر لفظ تلوار بن کر گرا۔

"ہم نے پوری کوشش کی... مگر وہ... نہیں بچ سکے۔"

وقت جیسے رک گیا۔

شازل نے ایک پل کو سنا... آنکھیں خالی ہو گئیں۔

پھر وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا، ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپ لیا۔

"اللہ...!" حاکم شاہ کے لبوں سے بس اتنا نکلا اور تسبیح ہاتھ سے چھوٹ گئی۔

وہ سیدھے سجدے میں چلے گئے۔

ہارون شاہ اپنی جگہ جیسے پتھر بنے کھڑے تھے، پھر آہستہ سے کرسی پر گر پڑے۔

آنکھوں سے بے آواز آنسو بہہ نکلے۔

اسپتال کا ماحول، سفید دیواریں، نیون لائٹس——سب کچھ جیسے بین کر رہا تھا۔

اندر سے کسی نے رحیم شاہ کے جسم پر سفید چادر ڈال دی تھی...

یہ وہ لمحہ تھا جہاں جسم مٹی کا، اور رشتہ صرف یادوں کا رہ جاتا ہے۔

نورم اپنے کمرے میں بیٹھی، تکیے سے لگی ہوئی، مسلسل بابا کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی۔

تبھی رانیہ بیگم کے فون کی گھنٹی بجی۔

انہوں نے جلدی سے کال اٹھائی، بات سنی...

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور پھر ان کے چہرے سے جیسے ساری رونق چھن گئی۔

"نہیں"!...

ایک گھٹی ہوئی چیخ اُن کے لبوں سے نکلی۔

"رانیہ بیگم؟ کیا ہوا؟"

راحیلہ بیگم، آریان، کیف، سب قریب آ گئے۔

رانیہ بیگم نے ہاتھ کانپتے ہوئے اپنے منہ پر رکھا...اور بمشکل کہا:

"رحیم بھائی...اب نہیں رہے"...

Zubi Novels Zone

نورم جیسے سن ہو گئی۔

اُس کی آنکھوں میں ایک پل کو خالی پن چھا گیا... پھر وہ تکیہ سینے سے لگائے دیوار سے ٹک گئی۔

"نہیں... بابا نہیں جا سکتے"...

اس کی آواز کانپ رہی تھی، سانس بے ترتیب تھی۔

"باباااا"!...

ایک زوردار چیخ، اور وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

"بس ایک بار...ایک بار بات کر لیتی... میں نے تو بابا کو وعدہ دیا تھا... میں سنبھال جاؤں گی... باباااا"!

پورا گھر صدمے میں ڈوب چکا تھا۔

رانیہ بیگم کے لبوں پر بس سورۂ فاتحہ...

راحیلہ بیگم کے آنسو، آریان کے گلے میں پھندا، کیف کی خاموشی...

اور بیچ میں نورم——

ایک بیٹی جو صرف اپنے باپ کو پکار رہی تھی...

جنہیں اب خاموشی کے سوا کچھ بھی جواب نہ دیتا تھا۔

. . . .

آپ مجھے فون دیں"!

نورم چیخی ــــ آواز میں ایسی کپکپاہٹ تھی جیسے روح کانپ رہی ہو۔

"میں شازل کو کال کرتی ہوں...تایا ابو جھوٹ بول رہے ہیں"!

اُس کے چہرے پر ہوش و حواس باقی نہ تھے، آنکھوں میں خوف، آنسو، اور انکار کے سائے تھے۔

"میرے بابا"...

اُس کے لبوں سے نکلا ــــ ایک بھاری، تھرتھراتی ہوئی سسکی کے ساتھ۔

"نہیں...نہیں...نہیں"!...

وہ سر جھٹکنے لگی، ہاتھوں سے کان پکڑ کر آنکھیں بند کیں۔

"تایا ابو جھوٹ بول رہے ہیں"!

اس نے ایک بار پھر دہرایا، جیسے سچ کو رد کرنا چاہتی ہو۔

"ہاں! میرے بابا زندہ ہیں! وہ ٹھیک ہیں! وہ ایسے کیسے جا سکتے ہیں؟"

نورم نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر خود کو سنبھالنے کی کوشش کی... مگر اُس کی آواز میں زلزلہ تھا۔

"با... با... نہیں جا سکتے"!

وہ روئی، ٹوٹ کر... جیسے دل پھٹ گیا ہو۔

رانیہ بیگم نے آگے بڑھ کر اُسے تھامنا چاہا، راحیلہ بیگم بھی قریب آئیں، مگر نورم کا درد چھونے سے نہ تھمتا۔

"نورم بیٹا... خود کو سنبھالو... یہ وقت ہم سب کے لیے بہت مشکل ہے"...

راحیلہ بیگم کی آواز لرز رہی تھی، وہ نورم کا چہرہ تھامنا چاہتی تھیں۔

Zubi Novels Zone

مگر نورم نے زور سے سر ہلا یا۔

"نہیں! آپ سب جھوٹ بول رہے ہیں! وہ زندہ ہیں! وہ مجھے بلا رہے ہیں! میں جاؤں گی! میں اسپتال جاؤں گی"!

وہ فرش پر بیٹھ گئی، ہاتھ جوڑنے لگی، بے چینی سے دروازے کی طرف لپکنے لگی۔

"باباٹھیک ہیں...اُنہیں کچھ نہیں ہوا"...

جیسے کوئی ٹوٹی ہوئی بیٹی آخری امید کے تار سے لٹکی ہو۔

-.

راحیلہ بیگم نے آگے بڑھ کر،اسے سنبھالا...

نورم اُس کے کندھے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"بس ایک بار...بس ایک بار باباکو دیکھ لوں...میں نے اُن سے وعدہ کیا تھا...میں مضبوط بنوں گی...میں سنبھال جاؤں گی...بابا!!"!

کمرے کی فضا میں صرف ایک بیٹی کا دکھ، اس کے آنسو، اور اس کی پکار گونج رہی تھی——

ایسی پکار جس کا جواب اب صرف خاموشی تھی۔

———

——

نورم ہچکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔

چہرہ آنسوؤں سے بھیگا، آواز گلے میں رکی ہوئی، اور دل—— جیسے کسی نے چھین لیا ہو۔

"بابا!!"...

Zubi Novels Zone

بس یہی ایک لفظ تھا جو اُس کے لبوں پر بار بار آ رہا تھا۔

راحیلہ بیگم نے اُسے سنبھالنے کی کوشش کی، لیکن نورم اُن کے ہاتھ جھٹک کر کھڑی ہوئی۔

"مجھے لے کر چلیں...اسپتال!"

اُس کی آواز بھرا گئی، لیکن آنکھوں میں ایک جنون تھا۔

"مجھے اُن سے ملنا ہے... آخری بار... وہ میرا انتظار کر رہے ہیں... اُنہیں پتا ہے میں آئی نہیں"...

نورم کی آواز میں ایسی بے بسی تھی کہ پورے کمرے میں سناٹا چھا گیا۔

رانیہ بیگم نے آریان کی طرف دیکھا، وہ تیزی سے آگے بڑھا۔

نورم کے قدم لڑکھڑا رہے تھے، آریان نے اُسے سنبھالا۔

"چلو نورم... بابا کے پاس"...

آریان کے اپنے آنسو بھی اُس کی پلکوں پر لرز رہے تھے۔

نورم جیسے خواب میں چل رہی تھی۔

ہر قدم پر اُسے لگ رہا تھا جیسے بابا کی آواز پکار رہی ہو...

"نورم... میری بچی"...

گاڑی میں بیٹھتے ہی اُس نے آنکھیں بند کر لیں،

اور دل ہی دل میں بس ایک دعا:

"اللہ پاک... اگر وقت پلٹ سکتا... اگر میں صرف ایک بار اُن سے لپٹ سکتی"!...

گاڑی کے شیشے پر اُس کے آنسوؤں کی نمی تھی...

ہر منظر دھندلا... ہر سانس بھاری۔

اسپتال کے دروازے پر گاڑی رکی۔

نورم فوراً باہر نکلی، دروازے کی طرف بھاگی۔

نرس نے اُسے روکنا چاہا،

"بی بی جی...ابھی نہیں"...

"رک جاؤ نورم!" آریان نے اُسے تھامنے کی کوشش کی۔

"نہیں! مجھے اپنے بابا کو دیکھنا ہے"!

وہ زور سے چیخی، ہاتھ چھڑا کر اندر کی طرف دوڑ گئی۔

کمرے کے دروازے پر جیسے وقت ٹھہر گیا۔

بیڈ پر سفید چادر...

اور اُس کے نیچے وہ وجود...جو نورم کا کل تھا۔

Zubi Novels Zone

نورم کی چیخ پورے کمرے میں گونجی:

"باباااا۔۔۔۔۔۔"!

وہ لپک کر بیڈ کی طرف بڑھی، چادر پلک جھپکتے میں ہٹا دی۔

"نہیں...یہ آپ نہیں ہیں"...

اُس نے باپ کا چہرہ دیکھا——

پُر سکون، خاموش، جیسے اب صرف نیند میں ہوں۔

نورم اُن کے سینے پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"بابا...آپ تو کہتے تھے کہ آپ مجھے رخصت کریں گے...آپ نے وعدہ کیا تھا"!

اُس کی آواز میں ایسا درد تھا جو کسی لغت میں بیان نہیں ہو سکتا۔

"اُٹھیں بابا...دیکھیں، میں آئی ہوں...مجھے دیکھ لیں...بس ایک بار"!...

کوئی جواب نہ آیا۔

فقط خاموشی...

ایک ایسی خاموشی جو زندگی کا ماتم کر رہی تھی۔

. . .

راحِم صاحب کی وفات کی خبر خاندان میں سب کو پہنچ چکی تھی۔

اب پورا گھر ایک سناٹے، ایک بے رحم خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا——جیسے زندگی تھم گئی ہو، جیسے وقت نے ماتم اوڑھ لیا ہو۔

ہر دیوار، ہر کونا، ہر سانس میں دکھ کی لہر تھی۔

رانیہ بیگم ایک کونے میں بیٹھی تھیں، تسبیح کے دانے انگلیوں سے نکل رہے تھے،

مگر زبان پر کوئی لفظ نہ تھا— صرف بھیگی آنکھیں اور ساکت چہرہ۔

راحیلہ بیگم آنکھوں پر دوپٹہ رکھے رو رہی تھیں،

آواز دبانے کی کوشش، لیکن دل کا بوجھ... چھپائے نہ چھپتا تھا۔

نجمیٰ بیگم خاموش کھڑی تھیں، چہرے پر دکھ کی گہری پرچھائیاں۔

ان کی بیٹی ایمان ایک طرف بیٹھ کر آنکھوں سے خاموش آنسو بہا رہی تھی،

اور احمد کی آنکھوں میں وہ بے بسی تھی جسے الفاظ چھو بھی نہیں سکتے۔

زمل پاس ہی خاموش بیٹھی تھی،

نورم کا حال دیکھ کر اُس کے لب بھی سلے ہوئے تھے۔

دل چاہتا تھا کہ چیخ پڑے، مگر سانس حلق میں اٹکی ہوئی تھی۔

حارث سر جھکائے بیٹھا تھا، ہاتھوں میں چہرہ چھپائے...

اس کے آنسو زمین پر گرتے جا رہے تھے، لیکن کسی کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

اور... نورم...

وہ تو جیسے سب کچھ ہار چکی تھی۔

راحِم صاحب کے آخری دیدار کے فوراً بعد جب اُسے کمرے سے نکالا گیا،

تو اُس کے لبوں پر صرف ایک ٹوٹا جملہ تھا:

"بابا... میں بھی آ رہی ہوں"...

پھر وہ زمین پر گر گئی——بیہوش۔

اب اسے کمرے میں لٹا دیا گیا تھا، چہرے پر بے رنگی،

پلکیں بند، آنکھوں کے نیچے سوجن، اور سانس جیسے کسی بوجھ سے چل رہی ہو۔

Zubi Novels Zone

زمل اس کے سرہانے بیٹھی اس کا ہاتھ تھامے ہوئی تھی۔

"جاگ جاؤ نورم... تمہارے بابا کو تم کمزور نہیں دیکھنا چاہتے تھے"...

زمل کی آواز میں آنسو گھلے ہوئے تھے۔

لیکن نورم... جیسے اُس کی دنیا ختم ہو چکی ہو۔

اُس کی ماں پہلے ہی بچپن میں چھن گئی تھی...

اب باپ بھی چلا گیا——

اب بچا ہی کیا تھا؟

پورا گھر صدمے کے عالم میں تھا۔

کہیں سے ہچکیوں کی آواز، کہیں دبے قدموں کی چاپ...

اور ہر سانس میں ایک ہی صدا:

"اللہ پاک... رحم فرما"...

(آمین یارب العالمین)

★

کمرے میں مدھم سی روشنی تھی۔

سائے دیواروں پر سرکتے محسوس ہو رہے تھے...

ہر شے جیسے رک گئی ہو، صرف گھڑی کی سوئی آگے بڑھ رہی تھی —— جیسے وقت زخم گنتا جا رہا ہو۔

نورم کا چہرہ زرد تھا۔

آنسو آنکھوں میں سوکھ چکے تھے، لیکن پلکوں پر درد کا بوجھ اب بھی تھا۔

زمل اُس کے سرہانے بیٹھی، مسلسل اُس کا ہاتھ تھامے ہوئی تھی۔

خاموش دعاؤں کی سرگوشی اُس کے لبوں پر جاری تھی۔

"نورم... جان پلیز... جاگ جاؤ"...

زمل نے اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

کچھ لمحے بعد نورم کی پلکیں ذرا سی ہلیں...

زمل فوراً سیدھی ہو گئی۔

نورم نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں...

پہلی نظر چھت پر پڑی...دوسری زمل پر...

پھر جیسے یادداشت بجلی کی طرح لوٹی——

اور چہرے پر پھر وہی کرب، وہی درد، وہی صدمہ چھا گیا۔

"بابا"...

ایک مدھم، لرزتی ہوئی آواز...

اور پھر آنکھوں سے دوبارہ آنسو بہنے لگے۔

"نہیں... یہ خواب ہے نا؟ زمل... کہو نا... یہ خواب ہے"!

نورم نے تیزی سے اُٹھنے کی کوشش کی،

لیکن اُس کا جسم نڈھال تھا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

زمل نے اُسے تھاما،

"نورم... تمہیں آرام کی ضرورت ہے"...

"آرام؟ بابا کے بغیر؟ زمل... میرا سب کچھ چلا گیا"...

نورم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا، جیسے چیخ روکنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"اُنہوں نے وعدہ کیا تھا... وہ مجھے رخصت کریں گے... انہوں نے کہا تھا کہ میں

اُن کی آنکھ کا سکون ہوں...

پھر وہ مجھے چھوڑ کر کیوں چلے گئے؟"

زمل کی آنکھوں سے بھی آنسو گرنے لگے۔

اُس نے نورم کو سینے سے لگا لیا۔

"بابا!!!"...

نورم نے زور سے پکارا——آواز میں صرف ایک ٹوٹا دل تھا، اور اُس کی گونج

پورے کمرے میں پھیل گئی۔

باہر صحن میں...

جنازے کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔

نمازِ جنازہ کے اعلان کی آواز گھر میں سنائی دی۔

مرد حضرات صفیں باندھ چکے تھے، عورتیں کھڑکیوں اور دروازوں کے پیچھے کھڑی تھیں۔

نجمیٰ بیگم، راحیلہ بیگم، رانیہ بیگم، ایمان، احمد، حارث ـــــ سب کی آنکھیں نم تھیں۔

شازل سفید لباس میں، سر جھکائے، چہرے پر تھکن اور دکھ کی لکیریں لیے آگے بڑھا۔

"نورم کو جگا دیا جائے؟" آریان نے آہستہ سے پوچھا۔

شازل نے سر ہلایا، آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی...

"ہاں...وہ آخری بار بابا کو دیکھنا چاہتی تھی"...

زمل نے نورم کا دوپٹہ سنبھالا، اس کے کندھوں پر ڈالا، اور آہستگی سے اُس کا ہاتھ تھاما۔

"نورم...شازل بھائی نے کہا ہے، تم اگر چاہو تو... بابا کو آخری بار دیکھ سکتی ہو"...

Zubi Novels Zone

نورم نے کوئی جواب نہیں دیا، صرف ایک نظر زمل کو دیکھا...اور پھر خاموشی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

اس کے قدم کمزور تھے، جیسے زمین بھی بوجھ لگ رہی ہو...

لیکن اُس کی آنکھیں صرف دروازے کی طرف تھیں—

جہاں سے ایک جدائی اُس کا انتظار کر رہی تھی۔

ZNZ Zubi Novels Zone

صحن میں جنازہ رکھا گیا تھا۔

چارپائی پر سفید چادر تنی ہوئی تھی۔

لوگوں کی آنکھیں جھکی ہوئی، لبوں پر قرآن کی تلاوت، اور دلوں میں لرزتے

سجدے تھے۔

شازل، آریان، احمد، کیف، حارث ——سب خاموش کھڑے تھے۔

جب نورم کی آہٹ سنائی دی،

تو صفوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔

زمل کے ساتھ نورم آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔

Zubi Novels Zone

وہ جنازے کے قریب پہنچی ——اور جیسے قدم وہیں جم گئے۔

"یہ... یہ میرے بابا ہیں؟"

اس کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔

شازل نے چادر کا ایک کونا آہستہ سے ہٹایا...

راحِم صاحب کا پُرسکون چہرہ سامنے آیا۔

نورم کے لب کپکپائے،

"بابا...؟"

پھر وہ ایک لمحے میں ٹوٹ گئی۔

"باباااااا"!

ایک دل چیر دینے والی چیخ فضا میں گونجی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ آگے بڑھی، جھک کر اُن کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔

"آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا!...

آپ کہتے تھے کہ میری رخصتی پر سب سے آگے آپ ہوں گے...

پھر آپ کیسے جا سکتے ہیں؟"

آنکھوں سے آنسو اُس کے باپ کے چہرے پر گرنے لگے۔

"بس ایک بار آنکھیں کھول لیں...

ایک بار مجھے 'نورم میری جان' کہہ دیں...

میں ساری زندگی خاموش رہوں گی... بس ایک بار"!...

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

خاموش جنازے کی چارپائی پر صرف بیٹی کا بوجھ تھا،

اور اُس کے آنسو، جو کفن کو بھیگی چادروں کی طرح بھگو رہے تھے۔

راحیلہ بیگم، رانیہ، نجمیٰ، ایمان... سب کی سسکیاں اب بلند ہو چکی تھیں۔

زمل نے آگے بڑھ کر نورم کو تھاما۔

"نورم... جان... اب بابا کو اللہ کے حوالے کرنا ہو گا...

تم نے ہمیشہ اُن کی عزت رکھی... اب اُن کی آخری سفر کو دعا سے رخصت

کرو۔"

نورم نے ہاتھ جوڑ دیے،

"اللہ پاک... میرے بابا کو وہ مقام دینا، جہاں کبھی درد نہ ہو...

اور مجھے اتنی ہمت دے دینا... کہ میں ان کی بیٹی ہونے کا حق ادا کر سکوں"...

پھر وہ ایک بار پھر جھکی...

اپنے بابا کی پیشانی پر آخری بار لب رکھے۔

"الوداع بابا... الوداع... میری جان آپ کے ساتھ چلی گئی"...

جنازہ اُٹھا...

اور نورم کے دل سے جیسے دنیا کا آخری سہارا ابھی چھن گیا۔

😢

مغرب کی اذان ہو چکی تھی۔

کمرے کی کھڑکی سے ہلکی ہوا اندر آ رہی تھی، مگر اندر کا ماحول جیسے ساکت ہو چکا تھا۔

نورم قالین پر بیٹھی تھی — وہیں جہاں کبھی وہ اپنے بابا کے پیر دباتی تھی۔

Zubi Novels Zone

سامنے میز پر اُن کی تصویر رکھی تھی...

سفید لباس، مسکراتا چہرہ — جیسے وہ اب بھی دعائیں دے رہے ہوں۔

نورم نے آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر تصویر اُٹھائی۔

پھر اُس نے خود سے لپٹاتے ہوئے، جیسے دل سے آواز نکالی:

"آپ نے تو کہا تھا کہ آپ مجھے رخصت کریں گے، بابا...

پھر آپ ایسے کیسے چلے گئے؟"

اُس کے آنسو تصویر پر گرنے لگے۔

اسی لمحے دروازہ آہستگی سے کھلا۔

شازل تھا—خاموش، سنجیدہ، اور آنکھوں میں ایک عجیب سا خالی پن۔

نورم نے اُس کی طرف دیکھا، مگر کچھ بولی نہیں۔

شازل آگے آیا، اور اُس کے قریب زمین پر بیٹھ گیا۔

"میں نے بابا سے وعدہ کیا تھا، نورم...

کہ آپ کو کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گا۔

لیکن آج... خود اتنا ٹوٹا ہوں کہ الفاظ بھی ساتھ نہیں دے رہے"...

نورم نے نظریں نیچی رکھیں، آنکھیں سرخ تھیں۔

شازل نے اُس کے ہاتھ تھام لیے۔

"بابا... صرف تمہارے نہیں تھے، نورم... میرے بھی تھے۔

اُن کے بغیر یہ گھر... اور یہ زندگی... دونوں ادھورے لگ رہے ہیں۔"

نورم کی آنکھوں سے ایک خاموش آنسو پھسلا——

شازل نے فوراً اپنی انگلی سے وہ آنسو چپکے سے صاف کر دیا۔

"کبھی بابا کی بیٹی بن کر جی لی تھی،

اب اُن کی دعاؤں کی امانت بن کر جینا ہے...

تم اکیلی نہیں ہو، نورم... میں ہوں تمہارے ساتھ۔ ہمیشہ۔"

نورم نے پہلی بار اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔

کمزور سی ہامی میں سر ہلایا،

اور پہلی بار اُس نے خود شازل کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

کمرے میں خاموشی تھی——

لیکن اُس خاموشی میں دعا، وفا، اور نئے حوصلے کی آواز تھی۔

★★*★*

گھر میں خاموشی گہری ہو چکی تھی۔

نمازِ عشاء کے بعد سب اپنے کمروں میں چلے گئے تھے——

کچھ آنکھوں میں نیند کے ساتھ تھکن،

کچھ دل میں ادھوراپن لیے۔

نورم کا کمرہ ہلکی مدھم روشنی سے روشن تھا۔

وہ چپ چاپ بیڈ پر بیٹھی تھی، سفید چادر میں لپٹی...

نہ رو رہی تھی، نہ بول رہی تھی—

بس آنکھیں ایک ہی نقطے پر جمی ہوئی تھیں۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

نورم نے کوئی جواب نہ دیا۔

کچھ لمحے بعد دروازہ آہستہ سے کھلا،

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شازل اندر آیا—ہاتھ میں ٹرے تھی، جس پر سادہ سا کھانا رکھا تھا۔

اُس نے دروازہ بند کیا اور نرمی سے کہا:

"نورم"...

وہ خاموش رہی۔

شازل نے اُس کے قریب جا کر ٹرے میز پر رکھی، پھر زمین پر بیٹھ گیا۔

"پوری دوپہر گزر گئی... تم نے کچھ نہیں کھایا۔

بابا نہیں چاہتے تھے کہ تم خود کو اتنا تکلیف دو۔"

نورم کی آنکھوں میں ہلکی نمی اُبھری،

لیکن وہ کچھ بولی نہیں۔

شازل نے آہستگی سے چمچ اُٹھایا، سالن چپاتی کے ساتھ رکھا،

اور اُس کی طرف بڑھایا۔

"صرف ایک نوالہ... میرے لیے۔

بابا کی آخری دعا کے صدقے"...

نورم نے نظریں اُس کے چہرے پر جمائیں——

شازل کی آنکھیں بھی سرخ تھیں، مگر لہجہ ٹوٹا نہیں تھا۔

بالآخر، نورم نے ہلکا سا سر ہلایا۔

شازل نے چمچ اُس کے قریب لایا——وہ نوالہ لے لیا۔

"اچھا ہے نا؟"

شازل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

جیسے زبردستی ہنسی کے پردے سے اُس کی تکلیف چھپا رہا ہو۔

نورم کی پلکیں بھیگ گئیں،

"کاش بابا بھی ایسا ہی کھلا دیتے... جیسے پہلے"...

شازل نے آہستگی سے اُس کا ہاتھ تھاما۔

"وہ اب بھی تمہیں دیکھ رہے ہیں...

بس اب وہ تمہارے آنسو نہیں، تمہاری مسکراہٹ چاہتے ہیں۔"

Zubi Novels Zone

نورم نے سر اُس کے کندھے سے لگا دیا—

نہ کوئی لفظ، نہ کوئی چیخ— صرف خاموش آنسو، جو سینے پر بہہ گئے۔

شازل نے اُسے خود سے لگالیا،

نرمی سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:

"جب تک میں ہوں... تمہارے بابا کی دعائیں تمہارے آس پاس رہیں گی۔

اور جب تم کمزور ہو جاؤ گی...

تو میں اُن کی جگہ تمہارے لیے مضبوط بن جاؤں گا۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

کمرے میں سناٹا تھا——

مگر اُس سناٹے میں شازل کی بانہوں کا حصار تھا،

جس نے نورم کے ٹوٹے دل کو تھوڑا تھام لیا تھا۔

★★*

گھڑی آٹھ بجا رہی تھی، لیکن گھر میں معمول کے برعکس کوئی چہل پہل نہ تھی۔

نہ باورچی خانے سے برتنوں کی کھنک، نہ کسی بچے کی آواز... بس ایک خاموشی تھی، جو دیواروں سے لپٹی ہوئی تھی۔

نورم نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں، پلکوں پر نمی کی تہہ اب بھی باقی تھی۔

رات بھر کی تھکن اُس کے چہرے سے جھلک رہی تھی، مگر دل میں عجیب سا سکون بھی تھا۔۔۔

شاید شازل کی باتوں نے، اُس کے لمس نے، کچھ دیر کے لیے اُسے سہارا دیا تھا۔

دروازہ دھیرے سے کھلا، رانیہ بیگم اندر آئیں۔

"نورم... بیٹا، ناشتہ تیار ہے۔ سب نیچے ہیں، تم بھی آجاؤ۔"

نورم نے ہلکے سے سر ہلایا، جیسے تسلیم کر رہی ہو، لیکن اُٹھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

رانیہ بیگم اُس کے قریب بیٹھ گئیں، اُس کا ماتھا چوما۔

"تم اکیلی نہیں ہو نورم... ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ راحم بھائی کی کمی کبھی پوری نہیں ہو سکتی، لیکن ہم تمہیں اُس کمی کا احساس بھی نہیں ہونے دیں گے۔"

نورم نے خود کو زبردستی بستر سے اٹھایا، چادر ٹھیک کی، اور دھیرے سے بولی:

"تائی...پہلے بابا کو دیکھ لوں؟ناشتہ بعد میں کر لوں گی۔"

رانیہ بیگم نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھا، نم آنکھوں سے مسکرائیں۔

"جیسے تم چاہو...میں نیچے ہوں، تمہیں انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔"

وہ باہر نکل گئیں۔نورم نے ایک گہرا سانس لیا اور دھیرے دھیرے کمرے سے باہر نکلی۔

جیسے ہی وہ راحم شاہ کے کمرے کے دروازے پر پہنچی، اُس کے قدم خود بخود رک گئے۔۔۔

دروازہ آدھا کھلا تھا، اندر خاموشی تھی...

مگر اُس خاموشی میں بھی اُس کے بابا کی محبت کی گونج تھی۔

نورم نے چپ چاپ اندر قدم رکھا، اور سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

Zubi Novels Zone

"بابا"...

اُس کی آواز بھیگ گئی۔

"اب آپ نہیں بولیں گے، نہ مجھے تھپکی دیں گے...بس دعاؤں میں رہیں گے۔"

کمرے میں سکون تھا——

لیکن نورم کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں میں وہ تمام دعائیں بہہ رہی تھیں،

جو راحم شاہ نے اُس کے لیے مانگی تھیں۔

★*★*★*★*★

رحیم صاحب کی وفات کو تین مہینے ہونے کو آئے تھے... لیکن نورم کے دل پر چھایا غم اب تک چھٹ نہیں سکا تھا۔

کبھی کوئی پرانی تصویر، کبھی کسی کی آواز میں بابا کی جھلک...اور کبھی یونہی خاموشی میں اس کی آنکھیں چھلک جاتیں۔

راحت کی تلاش میں وہ خود کو کتابوں میں، خاموشی میں، اور اپنے کمرے کی چار دیواری میں قید کر چکی تھی۔

لیکن سب کزنز اُس کی خاموشی کو شدت سے محسوس کر رہے تھے۔

زمل، ایمان، انا یت، انایا، احمد، کاشف، سب نے مل کر پلان بنایا کہ نورم کو تھوڑا ہنسایا جائے، باہر لے جایا جائے... شاید دل کا بوجھ کچھ ہلکا ہو جائے۔

ایک شام، صحن میں سب جمع تھے۔

"نور...!" زمل نے ہنستے ہوئے آواز دی، "ہم نے فیصلہ کیا ہے، سب کل ایڈونچر پارک چلیں گے! تیاری رکھنا، کوئی بہانہ نہیں چلے گا"!

نورم نے نظریں جھکا لیں، دھیمی سی آواز میں بولی، "میرا دل نہیں"...

ایمان نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھاما، "اسی لیے تو جا رہے ہیں! تاکہ تیرا دل لگے۔ تُو بھول تو نہیں سکتی بابا کو... لیکن تھوڑا سا مسکرانا بھی سیکھ لے۔"

رانیہ بیگم، جو قریب بیٹھی تھیں، آہستگی سے مسکرائیں، "بیٹا، تیرے بابا کو بھی یہی خوشی ہوگی کہ تُو خوش رہے"...

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورم کی آنکھوں میں نمی آگئی، لیکن اُس نے سر ہلا کر ہامی بھر لی۔

شاید واقعی دل کو کسی نئی ہوا کی ضرورت تھی۔

اگلے دن سب نے تیاری کی۔ گاڑیوں میں شور، ہنسی، گانے، اور زمل کے جملے...

"آج اگر کوئی روئے گا نا، تو اُس کا گولا چھین لوں گی"!

"اور اگر کوئی ڈرا، تو ویڈیو بنا کر انسٹا پہ ڈال دوں گی"!

سب زور سے ہنسے، اور ایک نظر نورم پر گئی——

جو آج ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھ گئی تھی...شاید دل نے تھوڑا سا سکون لینا سیکھ لیا تھا۔

○●○●○●○●○●○●○●○●○●○●○

اتوار کی صبح تھی۔موسم خنک، بادل ہلکے،اور فضا میں تازگی تھی۔گاڑیاں گیٹ کے باہر کھڑی تھیں۔

سب کزنز خوشی سے چہک رہے تھے۔کوئی پانی کی بوتلیں بھر رہا تھا، تو کوئی چپس کے پیکٹ گن رہا تھا۔

نورم آج خاموش سی تھی، سفید شلوار قمیص میں لپٹی، جیسے چاند کی کوئی تھکی ہوئی کرن۔

"یہ لڑکی کہیں نہیں جارہی لگتا ہے"!

زمل نے اس کے سامنے آکر ہاتھ باندھ لیے۔

"زمل...دل نہیں چاہ رہا۔"نورم نے آہستہ سے کہا۔

"تو پھر ہم سب بھی نہیں جارہے۔سب سن لیں،جب تک نورم نہیں چلے گی،
گاڑی نہیں چلے گی"!

زمل نے اعلان کیا۔سب نے اُسی وقت شور مچادیا۔

"ہاں جی!ٹھیک کہا"!

"Nooru queen ke bina picnic ka kya maza!"

ایمان نے آکر نورم کا ہاتھ تھاما،

"چلو نور، ایک دن صرف ہنسی کا... بابا بھی یہی چاہتے ہوں گے۔"

نورم نے آنکھیں بند کیں... اور سر ہلا دیا۔

ایڈونچر پارک

پارک میں داخل ہوتے ہی قہقہوں کا طوفان اُمڈ پڑا۔ ہر طرف ہنسی، خوشی، اور شرارتیں تھیں۔

انایا اور انایت ہاتھ میں گولا گنڈا لیے ایک دوسرے کے منہ پر رنگ لگاتے بھاگ رہے تھے۔

احمد اور کاشف جیٹ بوٹ پر مقابلہ لگا رہے تھے، اور ایمان اُن پر پانی کے چھینٹے مار کر ہنس رہی تھی۔

نورم آہستہ آہستہ سب کے ساتھ شامل ہونے لگی، مگر اُس کی نظر بار بار کسی کو ڈھونڈ رہی تھی...

اور تب، پیچھے سے ایک مانوس آواز آئی:

"تم اگر چاہو... تو تمہیں ڈر نہیں لگے گا۔ میں ساتھ ہوں۔"

Zubi Novels Zone

نورم نے پلٹ کر دیکھا—

شازل۔

گرے ٹی شرٹ اور سیاہ جینز میں، بال ہوا میں اُڑتے، اور نگاہوں میں وہی ٹھہری ہوئی نرمی...

نورم کے لب ہلکے سے کانپے۔

"میں نے... کبھی جھولا نہیں جھولا۔" اُس کی آواز دھیمی تھی۔

"تو پھر پہلی بار... میرے ساتھ۔" شازل نے آہستگی سے کہا۔

زمل نے پیچھے سے چھیڑا، "واہ جی! رولر کوسٹر پہ بھی محبت چڑھ رہی ہے!"

شازل نے مسکرا کر نظریں جھکائیں، نورم کی نظر شرم سے زمین پر تھی۔

لیکن اُس کا دل بے اختیار دھڑکا——

کاش یہ لمحہ تھم جائے۔

رائڈ پر

جب جھولا اوپر گیا، نورم نے آنکھیں بند کر لیں۔

شازل کی انگلیاں اُس کے ہاتھ کے قریب تھیں، مگر دونوں نے صرف فاصلے کا احترام کیا۔

جب جھولا نیچے آیا، نورم کی چیخ نکلی——

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور ساتھ ہی بے ساختہ ہنسی بھی۔

نیچے اُتر کر وہ کانپ رہی تھی،

"میں دوبارہ نہیں جاؤں گی!" اُس نے کہا، لیکن چہرہ کھل رہا تھا۔

شازل نے پہلی بار اُس کی آنکھوں میں مکمل مسکراہٹ دیکھی—

وہی نورم... جسے وہ برسوں سے چاہتا تھا۔

Zubi Novels Zone

شام کا وقت

سورج نارنجی ہو چکا تھا۔ سب گھاس پر بیٹھے کھا پی رہے تھے۔

ہوا نرم تھی، منظر مکمل تھا۔

نورم دور بیٹھی تھی، چپ چاپ آسمان کو دیکھتے ہوئے۔

Zubi Novels Zone

شازل آکر ساتھ بیٹھا، تھوڑے فاصلے سے۔

"اچھا دن تھا؟" اُس نے پوچھا۔

نورم نے نظریں آسمان سے ہٹائے بغیر کہا،

"بابا ہوتے... تو اور اچھا ہوتا۔"

چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔

پھر شازل بولا:

"بابا کو تُجھ پر فخر ہوتا... کیونکہ تُو پھر بھی مسکرا رہی ہے۔ تُو ہار نہیں رہی، نورم۔"

نورم کی پلکوں سے ایک آنسو گرا، لیکن وہ مسکرائی۔

"اور تم... ہمیشہ ساتھ ہو گے نا؟"

شازل کی آواز میں وعدے کی مٹھاس تھی:

"جب تک تُو چاہے۔"

نورم نے دھیرے سے سر ہلایا،

اور شام نے اُن دونوں کو اپنے خاموش سایے میں لے لیا۔

→○●○←

نورم آہستہ قدموں سے شازل کے کمرے میں داخل ہوئی۔

یہی اب اُس کا کمرہ تھا...اُس کی نئی پناہ۔

کمرے میں نیم اندھیرا تھا، صرف ایک کونہ نرم پیلے لیمپ سے روشن تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شازل سفید شلوار قمیص میں، میز کے قریب کھڑا تھا۔ جیسے وہ اُس کا انتظار کر رہا ہو۔

"آ گئی؟" اُس کی آواز نرم اور تھکی ہوئی تھی، لیکن خوشی چھپی نہیں تھی۔

نورم خاموشی سے سر ہلا کر بیڈ کے کنارے آ بیٹھی۔

Zubi Novels Zone

شازل اُس کے قریب آیا، ہاتھ میں تھالی تھی—— ہلکی سی چپاتی، سبزی، اور پانی۔

"سارا دن کچھ خاص نہیں کھایا تم نے... اب آرام سے کھاؤ۔"

اُس نے تھالی سامنے رکھی۔

"مجھے بھوک نہیں..." نورم نے دھیمی آواز میں کہا، نظریں جھکائے۔

"میرے لیے ایک نوالہ تو کھالو۔"

شازل بیٹھ گیا، خود ہاتھ سے نوالہ بنایا، اور اُس کے لبوں کے قریب لے آیا۔

نورم نے نظریں چراتے ہوئے نوالہ لے لیا۔

وہ خاموشی سے نوالے بنا بنا کر اُسے کھلاتا رہا۔

نورم آہستہ آہستہ کھاتی گئی، جیسے اُس کے اندر کی تھکن باہر آ رہی ہو۔

جب کھانا ختم ہوا، شازل نے تھالی سائیڈ پر رکھی، اور اُس کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا۔

نورم تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

شازل نے دھیرے سے کہا،

"آجاؤ... یہاں۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

نورم نے جھجکتے ہوئے سر اُس کے سینے سے لگا دیا۔

شازل نے آہستہ آہستہ اُسے اپنی بانہوں کے دائرے میں لیا، جیسے کسی ٹوٹے ہوئے پر کو تھام رہا ہو۔

کمرے میں مکمل خاموشی تھی... صرف دلوں کی دھڑکنیں سنائی دے رہی تھیں۔

شازل کی انگلیاں اُس کے بالوں میں چلنے لگیں... نرم، دھیرے، جیسے کسی دعا کی لے ہو۔

نورم نے ایک گہرا سانس لیا، اور اُس کے سینے سے لگ کر آنکھیں بند کر لیں۔

"شازل...؟" اُس نے مدھم آواز میں پکارا۔

"ہمم...؟"

"بابا کی یاد بہت آ رہی ہے۔"

شازل نے اُس کے سر پر ہونٹ رکھ دیے،

"وہ تمھارے دل میں ہیں...اور میں تمھارے ساتھ ہوں۔"

چند لمحوں بعد، نورم کی سانسیں ہموار ہو گئیں۔

اُس کا جسم سکون سے ڈھلکا، اور وہ شازل کی باہوں میں نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

شازل نے اُس کی بند آنکھوں کو دیکھا،

چہرے پر پہلی بار سکون تھا... جیسے دل کے زخم پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا ہو۔

وہ خاموشی سے اُس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا،

اور دل ہی دل میں دعا کرتا رہا...

"یا اللہ، انور کو کبھی تنہا نہ کرنا... کبھی نہیں۔"

✦✧◉◉✦✧

—

صبح کی روشنی کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔

پردے ہلکی ہوا سے ہل رہے تھے، اور کمرے میں ایک خاموش سی تازگی پھیلی ہوئی تھی۔

Zubi Novels Zone

بیڈ کے ایک طرف شازل ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔

چہرے پر نیند کا خمار نہیں، بلکہ ایک بے حد پر سکون سا اطمینان تھا——کیونکہ اُس کی بانہوں میں وہ تھی...نورم۔

نورم شازل کے سینے سے لگی، سلیپر کی نرم چادر میں سمٹی، بچوں کی طرح پر سکون نیند سو رہی تھی۔

شازل کی نظریں مسلسل اُس کے چہرے پر تھیں...

اُس کی بند پلکیں، سانسوں کی ہلکی روانی، اور چہرے پر وہ معصومیت——جیسے وقت تھم گیا ہو۔

اُس نے بہت آہستگی سے اپنی انگلیاں نورم کے بالوں میں چلائیں،

نہ اُسے جگانے کے لیے، بس اِس یقین کے لیے کہ وہ واقعی اُس کے ساتھ ہے۔

"یہی ہے ناوہ لمحہ... جو ہمیشہ مانگا تھا؟"

دل نے آہستہ سے سوال کیا۔

نورم نے نیند میں کروٹ لی، اور سر شازل کے دل کے قریب کر لیا۔

شازل کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آئی۔

اُس نے اپنا بازو تھوڑا اور پھیلا کر اُسے سینے سے لگا لیا——

ایسا لمس، جو چاہت سے زیادہ تحفظ تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کمرے میں خاموشی تھی، لیکن شازل کا دل بہت کچھ کہہ رہا تھا...

"تم بس یوں ہی سو جاؤ...

میں ہر صبح، ہر رات... یونہی تمھارے قریب رہوں گا۔

تمہیں لفظوں میں نہیں، لمس میں سنبھالوں گا۔"

کچھ ہی دیر بعد، نورم کی پلکیں ہلکی ہلکی جنبش کرنے لگیں۔

اُس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں...

مدھم سی روشنی، شازل کی گرم بانہوں کی پناہ، اور اُس کی نظروں کی شدت

—

ایک لمحے کو وہ جیسے کچھ نہ بول سکی۔

"آپ جاگ رہے تھے؟" اُس نے شرماتے ہوئے پوچھا۔

شازل نے بہت آہستہ سے اُس کے ماتھے پر بوسہ دیا،

"جاگا ہوا نہیں... بس جاگتے ہوئے خواب دیکھ رہا تھا۔"

نورم نے شرم سے چہرہ اُس کے سینے میں چھپا لیا۔

شازل ہنس دیا——

نرمی، محبت اور مکمل تحفظ سے لبریز۔

یہ اُن کی پہلی صبح تھی——اور شاید سب سے خوبصورت۔

——

صبح معمول کے مطابق مصروف تھی۔

ایمان، احمد، انا یا سب اپنے اپنے کاموں کے لیے تیار ہو کر نکل چکے تھے۔

نیچے ناشتہ میز پر لگا تھا، مگر نورم آج معمول کے برعکس بہت خاموش تھی۔

وہ صرف ایک آدھ نوالہ ہی کھا سکی تھی، پھر آہستگی سے چائے کا کپ رکھا اور اٹھ گئی۔

شازل اُسے بغور دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی...؟" اُس نے آہستگی سے پوچھا۔

Zubi Novels Zone

نورم نے ہلکا سا مسکرا کر انکار میں سر ہلایا،

"بس شاید نیند پوری نہیں ہوئی... آپ جائیں، دیر ہو رہی ہے۔"

شازل نے خاموشی سے سر ہلایا، مگر دل میں ہلکی سی بے چینی اتر چکی تھی۔

کمرے میں آکر اُس نے نورم کے بال سنوارنے میں مدد دی، دوپٹہ کندھے پر رکھا، اور اُس کے چہرے پر نرمی سے ہاتھ پھیرا۔

"کچھ دیر آرام کرلینا، میں جلدی واپس آجاؤں گا۔"

نورم نے کمزور سی مسکراہٹ دی، مگر جب وہ اُٹھی، تو چکر آنے لگے۔

وہ سنبھل نہ سکی، اور بیڈ کے کنارے آکر بیٹھ گئی، دونوں ہاتھ ماتھے پر رکھے۔

کمرے میں خاموشی پھیل گئی... جیسے کچھ ٹھیک نہ ہو۔

کچھ دیر بعد راحیلہ بیگم اوپر آئیں، ہاتھ میں کپڑے تھے، مگر جیسے ہی نورم کو اس حالت میں دیکھا، اُن کا دل دھک سے رہ گیا۔

"نورم؟ تمہاری رنگت کیوں اتری ہوئی ہے بیٹا؟"

نورم نے آنکھیں بند کیے بس سر جھکا دیا۔

راحیلہ بیگم فوراً سنجیدہ ہو گئیں۔

اُنہوں نے فون اُٹھایا اور فوراً فیملی ڈاکٹر کو کال کی——"بس فوراً آ جائیں، نورم کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں۔"

آدھے گھنٹے بعد، فیملی کلینک سے ایک باپردہ، نرم لہجے والی لیڈی ڈاکٹر آئی۔

اُس نے آرام سے نورم کا معائنہ کیا، بلڈ پریشر، نبض، اور چند سوالات۔

پھر اُس نے راحیلہ بیگم کی طرف دیکھا، چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی:

"مبارک ہو...نورم ماشاءاللہ سے ماں بننے والی ہے۔"

چند لمحوں کے لیے کمرے میں خاموشی چھا گئی——

جیسے وقت نے سانس روک لی ہو۔

رانیہ اور راحیلہ بیگم کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں۔

"سچ...؟"اُن کی آواز لرز گئی،"میری بچی ماں بننے والی ہے؟"

انہوں نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی

نورم نے چونک کر نظریں اُٹھائیں——

چہرے پر حیرت،دل میں ہلچل،اور آنکھوں میں ایک نیا رنگ۔

"ماں...؟میں...؟"

یہ خیال اُس کے دل کے نہاں خانے میں خاموشی سے گونجنے لگا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد،راحیلہ بیگم نے اُسے گلے لگالیا——

"اب بس آرام کرو...تم اکیلی نہیں ہو بیٹا...اب تمہارے اندر ایک اور دھڑکن ہے۔"

نورم نے آنکھیں بند کرلیں—

اور دل میں ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری،

-

شام کی دھوپ ڈھل چکی تھی۔ کمرے کی کھڑکی کے پردے ہلکی ہوا میں جنبش کررہے تھے۔

نورم آج بھی ہلکی طبیعت کے باعث زیادہ نہیں چل پھر سکی تھی، مگر اس کا دل آج عجیب سا تھا—

جیسے کوئی انوکھا راز دل میں چھپا بیٹھی ہو...

ایسا راز جو صرف اُسے اپنے شوہر کو سنانا تھا، اُس شخص کو... جو اُس کا ہمسفر، ہمراز اور اس کی دھڑکنوں کی خاموش زبان کو سمجھنے والا تھا۔

شازل آفس سے آیا تو حسبِ عادت خاموشی سے بیڈروم میں داخل ہوا۔

نورم نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا——وہ سفید قمیض اور نیلے رنگ کی شلوار میں کچھ تھکا ہوا، مگر ہمیشہ کی طرح باوقار لگ رہا تھا۔

"السلام علیکم،"

نورم نے دھیرے سے تہذیب سے کہا۔

شازل نے مسکرا کر جواب دیا، "وعلیکم السلام، میری جان... کیسی طبیعت ہے آج؟"

وہ اُس کے قریب آیا، اُس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور بیڈ پر اُس کے برابر بیٹھ گیا۔

نورم نے کچھ دیر چپ رہ کر نظریں جھکا لیں۔

"نورم؟"

شازل نے نرمی سے اس کی ٹھوڑی کو چھو کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا،

"کیا ہوا؟ کچھ کہا تم نے؟"

"شازل جی"...

نورم نے بہت آہستگی سے کہا، جیسے کسی گہرے جذبے کو سنبھال رہی ہو،

"مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے... بس... سمجھ نہیں آ رہا کیسے کہوں۔"

Zubi Novels Zone

شازل نے فوراً اُس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

"نورم، تم مجھ سے کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔ڈرو مت، جو بھی بات ہے... میں سننے کے لیے یہیں ہوں۔"

نورم نے ایک گہرا سانس لیا، پھر تھوڑا سا مسکرائی —
لیکن اس کی آنکھوں میں نمی تھی... جیسے الفاظ نکلنے سے پہلے آنسو نکل جانا چاہتے ہوں۔

"بس... آپ وعدہ کریں، آپ ناراض نہیں ہوں گے ؟"

شازل نے ہلکے سے ہنستے ہوئے کہا،

"اب تم کچھ ایسا کہو گی جس پر میں ناراض ہوں؟ ناممکن۔"

نورم نے نظریں ملائے بغیر کہا،

"تو... آپ... اگر میں آپ سے کہوں کہ... اب ہماری زندگی ویسی نہیں رہے گی جیسے پہلے تھی... آپ کو فرق تو نہیں پڑے گا؟"

شازل چونکا،

"نورم؟ کیا مطلب ہے تمہارا؟ سب خیر تو ہے نا؟"

نورم نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا——

اور پھر اپنی انگلی شازل کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے آہستہ سے بولی:

"آپ بابا بننے والے ہیں، شازل"

جیسے وقت تھم گیا ہو—

کمرے میں ہوا کی سرگوشیاں رک گئیں، گھڑی کی سوئیاں جیسے کچھ لمحے رکی رہیں۔

شازل کے چہرے پر حیرت، خوشی، اور جذبات کی ایک لہر دوڑ گئی۔

اُس نے نورم کی طرف دیکھا،

پھر آہستہ سے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔

"نورم... تم... سچ کہہ رہی ہو؟"

اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی، دل کی دھڑکنوں سے بھری۔

نورم نے صرف سر ہلایا——

اور پھر نظریں جھکا لیں جیسے شرما رہی ہو، جیسے اپنے دل کا سب سے قیمتی راز اُسے دے دیا ہو۔

شازل نے اُسے سینے سے لگا لیا——

نرمی سے، محبت سے، جیسے وہ صرف اُس لمحے کو جینے آیا ہو۔

"تم نے مجھے زندگی کا سب سے خوبصورت تحفہ دیا ہے نورم"...

شازل کی آواز کانپ رہی تھی، "اب مجھے اور کچھ نہیں چاہیے... بس تم... اور ہمارا بچہ"...

نورم نے اُس کے سینے پر سر رکھ دیا،

اور اُس کی دھڑکنوں میں اپنے ہونے کی تصدیق محسوس کی۔

شازل نے اُس کے بالوں میں انگلیاں چلائیں، پھر اُس کا چہرہ اوپر کیا اور دھیرے سے اُس کے ماتھے کو چوم لیا۔

"میری نورم... تم صرف میری بیوی نہیں ہو... تم میرے دل کا سکون ہو، اور اب... میری دنیا کی ماں بننے والی ہو"...

کمرے میں چپ سی تھی—

مگر اُس خاموشی میں محبت بول رہی تھی،

ایک نئی زندگی کی ابتدا ہو رہی تھی... جسے صرف محسوس کیا جا سکتا تھا۔

. . .

دوپہر کی دھیمی روشنی کھڑکی سے اندر آ رہی تھی۔

ڈائننگ ٹیبل پر رانیہ بیگم اور راحیلہ بیگم بیٹھی ہلکی ہلکی باتوں میں مصروف تھیں

—

چہرے پر ایک سکون، آنکھوں میں چھپی ہوئی چمک——وہ چمک جو صرف ماں بننے والی بیٹی کی خوشی جاننے کے بعد آتی ہے۔

اسی لمحے شازل اندر داخل ہوا، چہرے پر وہی خاموش سی مسکراہٹ جو آج صبح سے نہیں ہٹ رہی تھی۔

"امی..." وہ دھیرے سے بولا، پھر راحیلہ بیگم کی طرف دیکھا، "چچی جان... سب ٹھیک ہے؟"

دونوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"بابا کہاں ہیں؟"

"اوپر حارون بھائی کے کمرے میں ہوں گے، تم خود ہی جا کر ملو،" رانیہ بیگم نے کہا۔

شازل آہستہ قدموں سے اوپر گیا۔دروازہ کھلا تھا۔

حکیم صاحب صوفے پر بیٹھے تھے،اور حارون صاحب کرسی پر کچھ کاغذات دیکھ رہے تھے۔

"بابا...چاچو"...

شازل نے ذرا ہلکے لہجے میں مخاطب کیا۔

حارون صاحب نے چونک کر دیکھا، "آگیا ہیرو؟ کیا بات ہے؟ کوئی خاص بات ہے کیا؟"

شازل نے تھوڑا سا توقف کیا، پھر مسکرا کر آگے آیا۔

"بابا"...

وہ حکیم صاحب کے پاس آکر بیٹھا۔

"جی بیٹا؟ سب خیر تو ہے؟"

شازل نے گہری سانس لی... جیسے دل سے کوئی بوجھ اترنے والا ہو۔

Zubi Novels Zone

"بابا... آپ دادا بننے والے ہیں۔"

کمرے میں چند لمحے مکمل خاموش ہو گئے۔

حاکم صاحب نے پلکیں جھپکائیں، جیسے یقین نہ آیا ہو—

حارون صاحب کی آنکھیں پھیل گئیں، "کیا!!؟"

شازل نے پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔

"جی۔ نورم... پریگنٹ ہے۔"

ہارون صاحب نے خوشی سے شازل کو گلے لگا لیا،

"ماشاءاللہ! یار، کمال ہو گیا۔ تیری شادی کا پہلا تحفہ... واہ بھائی، واہ"!

اسی لمحے دروازے کے قریب آہٹ ہوئی——

آریان جو کسی کام سے آیا تھا، وہیں رک گیا۔

لفظ "نورم پریگنٹ ہے" اُس کے کانوں میں گونجا، اور وہ چند لمحوں کے لیے ساکت رہ گیا۔

پھر وہ مسکرا دیا—— دل سے——

اور دل میں بے آواز دُعا نکلی:

"اللہ ان دونوں کو سلامت رکھے...ہمیشہ خوش رکھے"...

شازل اُسے دیکھ چکا تھا، لیکن کچھ نہ کہا۔

آریان کی مسکراہٹ کافی تھی۔

کمرہ اب خوشی کی دعاؤں، گلے ملنے، اور نئی زندگی کے استقبال کے لیے تیار ہو چکا تھا۔

...

رات کا وقت تھا۔

نورم بیڈ پر نیم دراز، موبائل ہاتھ میں تھامے——

چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ، دل دھڑک رہا تھا کہ اب کیسے بتاؤں؟

لیکن دل چاہ رہا تھا کہ ایمان اور زمل کو خود ہی بتائے۔

کانفرنس کال ملائی——

پہلے ایمان نے اٹھایا، پھر چند سیکنڈ بعد زمل کی آواز بھی شامل ہو گئی۔

ایمان: "اوہو! نورم بی بی...رات کے اس پہر کون سی خاص عدالت لگی ہے؟"

زمل: "اور مجھے کیوں گھسیٹا؟ مجھے نیند آ رہی تھی۔"

نورم (مدھم ہنسی کے ساتھ): "میں نے کہا، تم دونوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے"...

ایمان (فوراً سنجیدہ): "خیر تو ہے؟ سب خیریت ہے نا؟"

نورم: "خیریت ہی ہے، بہت بڑی... خیر ہے۔"

زمل (بے صبری سے): "اوہ! نورم! دم نہ گھوٹو، سیدھی بات کرو"!

نورم چند لمحے چپ رہی—

پھر دھیرے سے بولی:

"میں ماں بننے والی ہوں"...

Zubi Novels Zone

دونوں طرف چند لمحوں کی خاموشی چھاگئی۔

ایمان: "کک... کیا؟ دوبارہ بولو"!

زمل: "جھوٹ بول رہی ہو نا؟ قسم اٹھاؤ"!

نورم (ہنستے ہوئے): "ارے پاگلوں! کیوں قسمیں اٹھوا رہی ہو! سچ بول رہی ہوں۔"

ایمان (چیختے ہوئے): "اللہ! نورم! میری چھوٹی بہن ماں بننے والی ہے"!

زمل: "میں خالہ بننے والی ہوں؟! ہائے اللہ"!!!

پھر دونوں طرف سے مبارکبادوں، دعاؤں، خوشیوں کی بارش ہونے لگی۔

ایمان: "اللہ تم دونوں کا سایہ سلامت رکھے... نورم، واقعی تم نے تو دل خوش کر دیا"!

زمل (چھیڑتے ہوئے): "لیکن... ایک سوال تو بنتا ہے۔"

نورم (شرما کر): "زمل... چپ رہو، خبردار"!

زمل (شرارتی ہنسی کے ساتھ): "ارے بس یہ جاننا ہے کہ... یہ سب کیسے ہوا؟ مطلب، تم تو ہمیشہ شرماتی پھرتی تھی۔"

ایمان (قہقہہ لگاتے ہوئے): "ہاں ہاں! تُو تو کہتی تھی کہ شازل بھائی کی آنکھوں سے بھی گھبرا جاتی ہو... اب بتا؟"

نورم (شرم سے نظریں چرا کر): "بس... ہو گیا، اب اتنے سوال مت پوچھو"!

زمل: "نورم، سچ سچ بتاؤ... کہیں تم نے پہلے سے کوئی کیلنڈر تو نہیں بنایا ہوا تھا؟"

Zubi Novels Zone

نورم: "زمل!!! بس کردو ورنہ کال کاٹ دوں گی"!

پھر سب ہنستی رہیں، دعائیں دیتی رہیں۔

تینوں کی ہنسی میں وہی پرانی دوستی کی خوشبو تھی—

لیکن آج... کچھ بدل چکا تھا۔

...

کال ختم ہو چکی تھی۔

نورم مسکرا رہی تھی، مگر اُس کی آنکھوں میں شرم کی چمک بھی تھی—

ایمان اور زمل کی آوازیں، دعائیں اور شرارتیں اب بھی اس کے دل کے آس پاس گونج رہی تھیں۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ آہستگی سے کھلا،

شازل ایک گلاس دودھ لیے داخل ہوا۔

"یہ لو، تمہارے لیے۔"

نورم نے نرمی سے گلاس کی طرف دیکھا،

پھر نظریں چرا کر بولی:

"دل نہیں چاہ رہا"...

شازل اُس کے قریب آیا،

Zubi Novels Zone

بیڈ پر اُس کے برابر بیٹھا،

اور دھیرے سے بولا:

"اب تم اکیلی نہیں ہو، نورم۔ تمہیں صرف اپنے لیے نہیں، اُس کے لیے بھی خیال رکھنا ہے...جو آ رہا ہے"...

اس کے لہجے میں ایک عجیب سا سکون تھا،

جیسے اُس کے دل میں ایک نئی دُنیا آباد ہو گئی ہو۔

نورم نے آہستہ سے گلاس پکڑا،

ایک دو گھونٹ لیے، پھر شرما کر بولی:

"بس...اب نہیں پیا جاتا۔"

شازل نے اُس کے ہاتھ سے گلاس لیا، ٹیبل پر رکھا——

پھر نرمی سے اُس کا ہاتھ تھاما۔

"تم جانتی ہو نا...آج تم مجھے دنیا کے سب سے خوش نصیب انسان لگ رہے ہو۔"

نورم نے نظریں نیچی کر لیں۔

"پہلے بیوی، پھر دوست، اب ماں بھی بننے جا رہی ہو... تم میری مکمل زندگی ہو، نورم"!

وہ بات کرتے کرتے اُس کے بالوں کو انگلیوں سے چھونے لگا،

چہرے پر آہستگی سے ہاتھ پھیرا۔

نورم نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا—

وہ نظریں جن میں اعتماد تھا، شرم تھی، اور بے حد محبت۔

"شازل... آپ میرے لیے سب کچھ ہو۔"

شازل نے اُس کے ماتھے پر ہولے سے بوسہ دیا،

پھر آہستہ سے اُسے اپنی آغوش میں لیا۔

"اب تمہیں سونے دو... لیکن یاد رکھو، ہر رات اب پہلے سے زیادہ خاص ہو گی

—کیونکہ اس میں تم، میں...اور ہمارا بچہ ہو گا۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

نورم نے نرمی سے آنکھیں بند کر لیں،

اور اُس کے سینے سے لگ کر وہ رات،

ایک ننھی سی دعا میں لپٹ گئی۔

. . .

نورم جب سے ماں بننے والی تھی، اُس کی شرارتوں میں جیسے نئی جان آگئی تھی۔

کبھی وہ کسی چیز کو لے کر ضد کرتی، کبھی رات کو دودھ کا گلاس منہ لگاتے ہی ناک چڑھا لیتی۔

"مجھے یہ دودھ اچھا نہیں لگ رہا...اِس میں کچھ عجیب سی خوشبو ہے"!

وہ ناک سکوڑتے ہوئے کہتی، اور شازل اُس کے ہر نخرے پر سر تسلیمِ خم کر دیتا۔

Zubi Novels Zone

"اچھا اچھا، ابھی دوسرا بنا کے لاتا ہوں... تم بس ناراض نہ ہونا، چھوٹی سی جان ہو اب تم دونوں۔"

کبھی کھانے کے وقت دال دیکھ کر منہ بناتی، تو کبھی پسندیدہ چیز بھی یونہی چھوڑ دیتی جیسے دل ہی نہ ہو۔ گھر والے سب اُس کے لاڈ اٹھا رہے تھے، لیکن شازل... شازل تو جیسے اُس کا سایہ بن چکا تھا۔

نورم کے موڈ سوئنگز اب شدت پکڑتے جا رہے تھے — کبھی خوش، کبھی رونی سی، اور کبھی بالکل خاموش۔

مگر شازل نے ایک بار بھی شکایت نہیں کی۔ ہر بار مسکرا کر اُس کے بدلتے مزاج کو سہارا دیتا، اُس کی ہر بات مان لیتا... بِنا "اُف" کیے۔

"نورم اب شرارتی ہو گئی ہے، پہلے تو اتنی چپ چاپ رہتی تھی!"

راحیلہ اور رانیہ بیگم اکثر محبت سے کہتیں،

"لیکن یہ شرارتیں اچھی لگتی ہیں،اس کا چہرہ جیسے روشنی سا بکھیر دیتا ہے۔"

≈≠≈≠≈≠≈≠≈≠≈≠≈

رات کافی ہو چکی تھی۔شازل ہاتھ میں دودھ کا گلاس لیے کمرے میں داخل ہوا تو

نورم نے فوراً لحاف سے جھانک کر اُسے گھورا۔

"آپ کو ابھی یاد آیا؟ میں آدھا گھنٹہ پہلے بول چکی تھی مجھے دودھ پینا ہے۔"

شازل نے مسکراتے ہوئے گلاس اُس کے سامنے کیا،

"تو جناب عالی کا حکم پورا ہوا۔لیجیے،پئیں اور خوش رہیں۔"

نورم نے گلاس لیا،ایک نظر اُس پر،پھر شازل پر ڈالی۔

"یہ...دودھ گرم بھی ہے یا ویسے ہی لے آئے آپ؟"

"ہنہہ،خود چیک کر لیجیے،اگر ٹھنڈا ہوا تو کل سے آپ ہی گرم کیجیے گا۔"

نورم نے ایک گھونٹ لیا...اور فوراً چہرہ بگاڑ لیا۔

"بس!مجھے نہیں پینا۔اس میں دودھ کی Smell آرہی ہے!"

شازل نے حیران ہو کر کہا،"بیگم صاحبہ،یہ دودھ ہے،خوشبو تو ہوگی ہی دودھ کی۔کیا ہم خوشبو لگاتے؟"

نورم نے بے حد سنجیدگی سے جواب دیا، "پہلے والے دودھ میں تو ایسی smell نہیں تھی! آپ نے جان بوجھ کر ایسا دودھ لایا ہے تاکہ میں نہ پی سکوں، ہے نا؟"

شازل نے سر پکڑ لیا،

"قسم لے لیں نورم جی، میں نے کچھ نہیں کیا۔"

"قسم مت کھائیں، آپ کو تو میری طبیعت کا ہی احساس نہیں!"

نورم نے ادا سے گلاس بیڈ پر رکھا اور لحاف میں چھپ گئی۔

شازل نے لمبی سانس لی،

"اچھا چلیں، میں ابھی نیا دودھ بنا کر لاتا ہوں، لیکن وعدہ کریں اِس بار drama نہیں کریں گی۔"

نورم نے لحاف سے چہرہ نکالا، آنکھیں مٹکائیں،

"وعدہ تب... جب آپ دودھ میں تھوڑا سا محبت بھی ڈالیں گے۔"

شازل مسکرایا، جھک کر اُس کی پیشانی چومی،

"محبت تو دل سے آتی ہے، دودھ میں ڈال دی تو کہیں اُبال نہ آ جائے"!

نورم ہنس پڑی اور ہنسی میں اپنی ساری ضد ہار گئی۔

. . . .

—

دوپہر کا وقت تھا۔

صحن میں سب خواتین بیٹھ کر آم کاٹ رہی تھیں——رانیہ بیگم، راحیلہ بیگم، اور ایمان... پاس ہی زمل بھی بیٹھ کر کچھ پرانے کشن کور کھول رہی تھی۔

باتوں باتوں میں ذکر آیا نورم کے بدلتے مزاج کا۔

"میں نے کل دوپہر کو اُسے آلو گوشت دیا کھانے کو، کہنے لگی: 'امی جی، آپ کو نہیں لگتا گوشت تھوڑا dry سا ہے؟'"

رانیہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اور میں نے کہا کہ دہی لو، تو اُس نے منہ بنایا کہ نہیں، شازل آپ کے ہاتھ سے تو کبھی نہیں آتا دہی کا taste!"

راحیلہ بیگم نے بے بسی سے سر ہلایا۔

ایمان نے چٹکی لی،

"بس کردیں آپ لوگ، نورم صرف ایک شخص کی سنتی ہے... اور وہ ہے اُن کے جنابِ شوہر!"

سب نے قہقہہ لگایا۔

Zubi Novels Zone

اسی لمحے نورم خود صحن میں داخل ہوئی، ہاتھ میں تربوز کا پیالہ لیے۔ سب نے ایک ساتھ کہا:

"آ گئی شہزادی"!

نورم نے پلکیں جھپکائیں،

"کیا ہوا؟ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے؟"

رانیہ بیگم نے مسکرا کر کہا،

"بس بیٹا، تمہارے نخرے ہی گِن رہے تھے ہم۔"

نورم نے مصنوعی حیرت سے کہا،

"میں؟ نخرے؟ آپ لوگ تو ایسے کہہ رہے جیسے میں ضدی بچہ ہوں۔"

زمل ہنسی روک نہ سکی،

"تمہارا تو نام ہی رکھ دینا چاہیے: صرف شازل کی بات ماننے والی بیگم"!

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے ناک چڑھائی،

"تو اور کیا؟ باقی سب تو بس medicines کھلا دیتے ہیں... وہ تو مجھے chocolates میں لپیٹ کر tablet دیتے ہیں"!

ایمان نے تکیہ اچھالا،

"چلو چلو، پھر ہمیں بھی شازل بھائی جیسے کوئی چاہیے"!

سب نے ہنستے ہنستے نورم کو گلے لگا لیا——

اور وہ خود بھی شرما کر تربوز کا پیالہ سب کی طرف بڑھانے لگی،

"چلیں اب لڑیں نہیں، یہ کھائیں...شازل نے خود کاٹا ہے"!

اور پھر تو قہقہوں کی برسات ہو گئی۔

. . . ,

'..'
 ..

رات کی ہلکی ہوا باغیچے میں خوشبو بکھیر رہی تھی۔

سب کزنز آگ کے گرد گول دائرے میں بیٹھے تھے، ہاتھوں میں چاٹ، پکوڑے اور مشروبات تھے۔

آسمان پر ہلکے بادل اور کبھی کبھار جھینگر کی آواز ماحول کو اور دلچسپ بنا رہی تھی۔

زمل نے شرارت سے آنکھیں گھمائیں،

"چلو جی! اب کوئی بور بات نہیں، truth and dare کھیلتے ہیں"!

ایمان نے تھوڑا سا منہ بنایا، "یار میرے شوہر بیٹھے ہیں یہاں، میں تو چپ رہوں گی"!

"ارے بھابھی! ابھی آپ سے dare نہیں لینا، آپ بس انصاف کریں گی"!

آریان نے قہقہہ لگایا۔

"چلو چلو... بوتل گھماؤ"!

انایت نے جوش سے کہا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

پہلا نشانہ کائف بنا۔

زمل نے انگلی اُٹھائی، "Truth یا dare ؟"

"Truth."

کائف نے اعتماد سے کہا۔

شازل فوراً بولا، "سچ سچ بتاؤ... کبھی کسی کو چپکے سے crush کیا ہے؟"

سب نے زور سے "اووو" کیا۔

کائف نے سر کھجا کر کہا، "ایک دفعہ... ٹیچر روبی پر... کلاس 9 میں۔"

اور سب کا ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا۔

اب بوتل گھمی اور اگلی باری آئی نورم کی۔

"نورم باجی...اب بچنا مشکل ہے"!

زمل نے آنکھ ماری۔

نورم نے ہنستے ہوئے دوپٹہ سنبھالا،"آپ لوگ کچھ بھی کروائیں گے"!

"Truth یا dare ؟"

"جی dare ...۔"

زمل نے فوراً کہا،

"تو پھر جا کر شازل بھائی کو سب کے سامنے کہو: آپ مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں"!

سب نے تالیاں بجادیں۔

نورم نے تھوڑا سا شرماتے ہوئے شازل کی طرف دیکھا، پھر آہستہ سے اُٹھی، اور سب کے سامنے جا کر بولی:

"آپ مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں... نا؟"

اور ساتھ ہی شازل کے کندھے پر زور سے چٹکی کاٹی۔

شازل ہنسا، "جی جی! قسم سے"!

اور سب ایک بار پھر قہقہوں میں اُڑ گئے۔

✦✧🎀🔥🎐

جب زمل نے دوبارہ بوتل گھمائی۔

سب کی نظریں اس پر جمی تھیں——

اور اس بار، بوتل آکر ٹھہری... شازل کی طرف۔

"اووہوو و! ہمارے ہینڈسم جیٹھ صاحب"!

ایمان نے شرارت سے کہا۔

"Truth"یا dare ؟"

زمل نے آنکھوں میں چمک لیے پوچھا۔

شازل نے مسکرا کر کہا، "Dare."

Zubi Novels Zone

اب تو جیسے سب کو موقع مل گیا ہو۔

"ٹھیک ہے!" آریان نے جھٹ سے کہا،

"آپ اور نورم باجی ایک چھوٹا سا couple dance کریں—وہ بھی ہمارے سامنے!"

"ہاں ہاں! بلکل! تھوڑا سا ہی تو"!

انابیہ اور انایت دونوں نے جوش سے کہا۔

شازل نے ایک پل کے لیے نورم کی طرف دیکھا——

جو اچانک گڑبڑا گئی تھی، چہرے پر لالی چھا گئی۔

"نہیں! یہ کیسا dare ہے...میں نہیں"!

نورم فوراً پیچھے ہٹ گئی، ہاتھ اٹھا کر روکتی ہوئی بولی۔

"اوہووونورم باجی! اتنا تو بنتا ہے Nikah ho چکا ہے! کوئی حرج تھوڑی"!

زمل نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا۔

"نورم"...

شازل نے آہستہ سے اس کا نام لیا، لہجہ نرم اور گہرا۔

وہ نظریں جھکائے خاموش ہوگئی۔

سب منتیں کرنے لگے۔

"صرف دس سیکنڈ! نہ میوزک، نہ کچھ اور! بس تھوڑا سا"!

ایمان نے آگے بڑھ کر نورم کا ہاتھ پکڑا۔

نورم نے بے بس ہو کر شازل کو دیکھا——

اس کی نظریں ساکت تھیں، جیسے کچھ کہہ رہی ہوں۔

پھر آہستگی سے، وہ اُٹھی۔

سرخ دوپٹہ تھوڑا سا سر پر کھسک آیا۔

شازل نے قریب آکر خاموشی سے اس کا ہاتھ تھاما۔

آس پاس سب نے تالی بجا کر خوشی منائی۔

ہوا میں ہلکی سی ٹھنڈک تھی ——

اور ان دونوں کے درمیان، ایک خاموش سی حرارت۔

شازل نے آہستگی سے نورم کے کندھے کے قریب جھک کر کہا:

"ڈرنے کی ضرورت نہیں، بس میرے ساتھ ایک قدم چلو"...

نورم نے پلکیں جھکا کر اثبات میں سر ہلایا۔

اور پھر وہ دونوں...

آگ کے ہلکے ہلکے جلتے شعلوں کے سامنے،

سب کے ہنستے چہروں کے بیچ،

ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے،

چند لمحے... صرف ایک دوسرے کے ہو گئے۔

22 مئی کی صبح تھی۔

سورج دھیرے دھیرے اپنے نرم کرنوں سے آسمان کو چھو رہا تھا۔

ہلکی خنکی اب بھی ہوا میں تھی، جیسے مئی کی پہلی سانسیں... کچھ خاص سونپنے آئی ہوں۔

نورم آہستگی سے جاگی۔

کھڑکی کے پردے میں سے روشنی چھن کر کمرے میں پھیل رہی تھی۔

وہ اُٹھی، آئینے کے سامنے جا کر اپنے چہرے کو دیکھا۔

چہرے پر ایک خاص سی چمک تھی، آنکھوں میں تھوڑی سی سستی، اور دل میں ایک انجان سی گھبراہٹ۔

چھٹا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرائی——

"اب تو تم بھی سننے لگے ہو گے... سب کی باتیں، سب کی خوشیاں۔"

ادھر گھر کا منظر بالکل الگ تھا۔

لاؤنج میں زمل، ایمان، انایہ، انایت، آریان، کائف اور احمد سب بیٹھے تھے۔

زمل نے زور سے کہا:

"صرف تین دن بچے ہیں نورم کی سالگرہ اور اُن کے نکاح کی سالگرہ میں! کوئی زبردست سرپرائز ہونا چاہیے!"

Zubi Novels Zone

"میں کہہ رہی ہوں ہم اُس کی favorite سفید dress دوبارہ سلواتے ہیں، جو اُس نے نکاح میں پہنی تھی!"

انایہ نے پرجوش انداز میں کہا۔

"اور شازل بھائی کو کہنا ہے، کوئی بھی اشارہ نہ دیں"!

ایمان نے ہنستے ہوئے شازل کی طرف دیکھا، جو کافی کے مگ کے ساتھ خاموش بیٹھا تھا، مگر ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"سرپرائز کا مزہ تب ہی ہے جب نورم بالکل بے خبر ہو"!

زمل نے آنکھ ماری،

"ہم سب اُنہیں بولیں گے کہ 25 مئی کو صرف افطاری ہے—کچھ خاص نہیں۔"

"اور پھر چھت پر fairly lights ...، soft music، اور شازل بھائی کا confession speech!"

آریان کی آواز میں جوش تھا۔

"اووووہ" !confession speech !

احمد نے قہقہہ لگایا۔

شازل نے سر جھکا کر بس اتنا کہا:

"میرے الفاظ کم پڑ جائیں گے اُس کے لیے"...

ساری لڑکیاں ایک ساتھ بولیں:

"آآآآآاااا"...

ایمان نے زمل کی طرف دیکھا،

"تمہیں نورم کو busy رکھنا ہوگا،تاکہ وہ کچھ سمجھ نہ سکے۔"

زمل نے ہاتھ سے salute مارا،

"میں سنبھال لوں گی اپنی bestie کو"!

اسی دوران، کچن سے رانیہ بیگم کی آواز آئی:

"کیا راز ہو رہا ہے؟ سب اتنے چھپ چھپ کر باتیں کیوں کر رہے ہو؟"

سب نے ایک دوسرے کو دیکھا——

اور پھر یک زبان ہو کر بولے:

"کچھ نہیں خالہ... بس ایسے ہی رمضان کے آخری روزے کی تیاری ہے"!

دن ڈھل چکا تھا۔

مئی کی نرم گرم شام میں سورج کی آخری کرنیں جب کھڑکیوں سے چھن چھن کر اندر آرہی تھیں، تب ہی شازل نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی—6 بجے کا وقت ہو چکا تھا۔

"سب تیار ہیں؟"

رانیہ بیگم نے ہلکی آواز میں پوچھا، ان کی آنکھوں میں ایک خوشگوار چمک تھی۔

آج شازل اور نورم کی پہلی شادی کی سالگرہ تھی۔

اور ساتھ ہی نورم کی سالگرہ بھی۔

سب نے مل کر گھر میں ایک چھوٹا سا سرپرائز پلان کیا تھا——نہ شور، نہ ہنگامہ،

بس اپنے لوگ، اپنے جذبات۔

لاؤنج ہلکی لائٹس اور سفید گلابوں سے سجا تھا۔

عنایہ اور عنایت نے ہاتھوں سے بنائے کارڈز صوفے پر رکھے، اور کیف نے

اسپیکر پر ہلکی سی دھن لگادی۔

دروازہ کھلا، اور نورم شازل کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔

"یہ سب...؟"

نورم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

شازل نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھاما، "سرپرائز!

سالگرہ بھی تمہاری، اور ہمارے رشتے کی سالگرہ بھی۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

تالیاں بجیں، مسکراہٹیں بکھریں۔

رانیہ بیگم نے آگے بڑھ کر نورم کو گلے سے لگایا،

"خوش رہو میری بیٹی، ہمیشہ آباد رہو۔"

حاکم صاحب نے شازل کے کندھے پر ہاتھ رکھا،

"بیٹا، تم دونوں نے یہ سال بہت خوبصورتی سے گزارا، اللہ سلامت رکھے۔"

عنایہ اور عنایت نے چاکلیٹ کیک لا کر ٹیبل پر رکھا،

جس پر لکھا تھا:

"نورم ❤ شازل — ایک سال محبت کے نام"!

شازل نے ہنستے ہوئے چاقو نورم کے ہاتھ میں دیا،

"چلو، پہلا کیک تم کاٹو... آج کی شہزادی تم ہو"!

نورم شرماتے ہوئے آگے بڑھی، اور جیسے ہی کیک کاٹا —

سب نے ایک ساتھ کہا:

"ہیپی انیورسری🎂🎉 "!

💋👀✨🎀

#

کیک کاٹنے کے بعد سب نے کیک کھایا، دعائیں دی گئیں، اور ماحول میں خوشی کی نرم سی لہر پھیل گئی۔

نورم کی ہنسی، شازل کی نظریں، اور عنایہ کی چہکار——ہر منظر اپنے اندر ایک خاموش خوشی لیے ہوئے تھا۔

تبھی شازل نے جیب سے ایک چھوٹا سا مخملی ڈبہ نکالا۔

نورم کے قریب آتے ہوئے وہ رک گیا،

اور سب کے درمیان ہلکی سی سنجیدگی اُتر آئی۔

"نورم"...

اُس نے آہستگی سے اُس کا نام پکارا،

"یہ ایک چھوٹا سا تحفہ ہے... پچھلے سال کی ہر یاد، ہر لمحے کا شکریہ۔"

نورم نے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا — آنکھوں میں حیرت، لبوں پر نرمی، اور دل میں ایک عجیب سا احساس۔

اُس نے ڈبہ تھاما — اور جیسے ہی کھولا،

اندر ایک باریک سی چین میں جڑا سفید موتی کا لاکٹ چمک اُٹھا۔

لاکٹ کے اندر چھوٹی سی تصویر تھی ——وہ تصویر جو شازل نے نکاح کے دن چپکے سے کھینچی تھی۔

نورم کی پلکیں لرز گئیں۔

"یہ...؟"

اس کی آواز میں نمی تھی۔

"بس...چاہتا تھا کہ تمہیں وہ لمحہ ہمیشہ یاد رہے...جب تم میری ہوئی تھیں۔"

نورم خاموش رہی——زبان کچھ کہہ نہ سکی، مگر آنکھیں سب بیان کر چکی تھیں۔

اُس نے لاکٹ دل سے لگالیا،

اور ہلکی آواز میں بولی:

میرے پاس کچھ بھی نہیں آپ کو دینے کے لیے

اُس کی آواز میں ہلکی سی شرمندگی تھی۔

شازل نے فوراً اُس کے ہاتھ تھام لیے،

"نورم، تم خود میرے لیے سب کچھ ہو...

مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔"

ایک لمحے کو سب کچھ رُک سا گیا۔

عنایہ نے شرارت سے کہا، "بس بھی کرو! مووی والا سین لگ رہا ہے"!

سب ہنس پڑے۔

"-

گھر کی خاموشی دوپہر کی نیند کی مانند پھیلی ہوئی تھی۔

سب اپنے کمروں میں تھے۔ کچھ آرام کر رہے تھے، کچھ مصروف، اور کچھ جیسے جذبات سے بے خبر...

مگر نورم...

وہ چھت کی سیڑھیوں سے اتر کر اُس چھوٹے سے اسٹور والے کمرے میں جا بیٹھی تھی، جہاں اکثر وہ تب چلی جاتی، جب دل بوجھل ہوتا۔

آج کی خوشی بھری سالگرہ...

اُس کے دل پر جیسے ایک انجانی چبھن لیے آئی تھی۔

کیک، تحفے، محبت...

لیکن ایک آہ تھی جو دل میں دبی ہوئی تھی۔

"امی"...

اُس کی ہچکی سی بندھی، اور پھر جیسے بند کمرے میں درد کا سیلاب بہہ نکلا۔

نورم دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر بری طرح رودی۔

آنسواُس کے دوپٹے کو تر کر چکے تھے،

دل کے اندر کا خلا آج پھر سے جاگ اٹھا تھا۔

"امی...بابا...آپ ہوتے...تو"...

اُس کی آواز رندھ گئی۔

تبھی باہر سے آہٹ آئی،اور دروازہ آہستگی سے کھلا۔

حارون صاحب اندر آئے——

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نورم کو دیکھ کر رک گئے،

دل جیسے چیر گیا ہو۔

بیٹی کی طرح پلوں میں بکھرتی وہ بچی اُن کے سامنے تھی——

جس کی آنکھوں میں ہر خوشی میں بھی ایک خالی پن چھپا ہوتا تھا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

"نورم؟ بیٹا... کیا ہوا؟"

ان کی آواز میں بے قراری تھی۔

نورم نے نظریں نہیں اٹھائیں، صرف اتنا بولی:

"آج میری سالگرہ ہے...

اور مجھے امی بابا کی بہت یاد آ رہی ہے"...

سناٹا چھا گیا۔

ہارون صاحب نے آہستہ سے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا،

پھر اُسے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔

Zubi Novels Zone

نورم نے اُس کے سینے سے لگ کر اور زور سے رونا شروع کر دیا ——

جیسے برسوں کا دکھ کسی سینے کو ڈھونڈ رہا ہو، جہاں بہا سکیں۔

"بیٹا"...

وہ نرمی سے بولے،

"اب میں ہوں تمہارا بابا...اور راحیلہ تمہاری ماں...

جس دن سے تم اس گھر میں ہو، تم صرف شازل کی شریکِ حیات نہیں،

ہمارے دل کا ٹکڑا ہو۔"

نورم کا دل دھک سے رہ گیا—

ایسی شفقت،ایسی اپنائیت شاید صدیوں بعد ملتی ہے۔

"امی بابا کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا،نورم...

لیکن جو خالی پن ہے،اُسے ہم محبت سے بھر سکتے ہیں۔"

نورم نے آہستہ سے سر اٹھایا۔

حارون صاحب کی آنکھوں میں بھی نمی تھی۔

"بابا...؟"

نورم نے سوالی لہجے میں کہا۔

ZNZ Zubi Novels Zone

انہوں نے اُس کے سر پر بوسہ دیا،

"ہاں، میری بیٹی۔ تمہارا بابا ہوں۔"

نورم نے اپنے آنسو پونچھے،

اور پہلی بار ـــــ دل سے مسکرائی۔

★★*★*

چار ماہ بعد...

ہسپتال کے کمرے میں آج خوشی کا سماں تھا۔

جہاں کچھ کمرے خاموشی، بیماری اور دکھ سے بھرے تھے، وہاں یہ ایک کمرہ ایسا تھا جہاں زندگی نے اپنی مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔

Zubi Novels Zone

نورم ہلکے نیلے بستر پر نیم بے ہوشی کی کیفیت میں لیٹی تھی۔ تھکی تھکی سانسیں، لیکن چہرے پر ایک عجیب سی تسکین...

اس کی بانہوں میں پہلی بار ایک نئی محبت نے جنم لیا تھا——

اس کی بیٹی۔

پاس ہی رانیہ بیگم آنکھوں میں آنسو لیے کھڑی تھیں، لیکن وہ آنسو غم کے نہیں، دادی بننے کی خوشی کے تھے—

نہ صرف نورم کی، بلکہ خود شازل کی ماں ہونے کے ناتے دادی بننے کی۔

شازل کمرے میں داخل ہوا تو جیسے پورے ہسپتال کی روشنی اسی کے قدموں میں سمٹ آئی ہو۔

پہلی نظر اپنی بیوی پر ڈالی—

نورم کے چہرے پر تھکن تھی مگر وہ روشنی جو ماں بننے کے بعد آتی ہے، وہ اُس کی پیشانی پر چمک رہی تھی۔

پھر اُس نے نظریں اپنی بیٹی پر جمائیں——

ننھی سی جان، نرم گلابی رنگت، اور بند پلکوں کے نیچے چھپی پوری دنیا۔

نرس جیسے ہی بچی کو لے کر آگے بڑھی، شازل نے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا۔

اس کے بازو کانپ رہے تھے، لیکن گود مضبوط تھی۔

جیسے برسوں کا انتظار ختم ہوا ہو۔

اچانک وہ سب کی طرف پلٹا، جیسے کسی بڑے اعلان کی تیاری ہو۔

"رک جائیں سب"!...

اس کی آواز میں کپکپاہٹ بھی تھی، شدت بھی۔

"یہ...میری بیٹی ہے"!

رانیہ بیگم نے مسکرا کر کہا،

"بیٹا...ہمیں بھی دیکھنے دو، ہماری بھی تو پوتی ہے"——

مگر شازل نے فوراً سر نفی میں ہلا دیا،

بچی کو سینے سے لگایا اور بولا:

"امی...جسے بھی دیکھنی ہے، آئے میری گود میں دیکھے۔

یہ میری دنیا ہے، میری سانس ہے،

میں کسی کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دوں گا جب تک یہ خود سے نہ چاہے۔

یہ میرے رب کا سب سے قیمتی انعام ہے"!

نورم ہلکی سی مسکرائی، آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

اس کے لیے شازل کی یہ محبت، اس کا تحفظ،

سب کچھ تھا۔

"شازل"...

اس نے آہستگی سے پکارا،

"مجھے پکڑنے دو"...

شازل فوراً اس کے قریب آیا،

بچی کو اس کے پہلو میں رکھا،اور نرم لہجے میں بولا:

"ہماری بیٹی... تم جتنی خوبصورت ہے۔"

نورم نے لبوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے بیٹی کی پیشانی کو چوما،

"یہ ہماری محبت ہے،شازل"...

رانیہ بیگم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے،

"یا اللہ...ان کی زندگی کو سلامت رکھ...ان کی بیٹی کو نصیبوں والی کر"...

Zubi Novels Zone

★★*★*★*

...

نورم اوراس کی بیٹی آج ہی گھر آئے تھیں۔

اب شام کا وقت تھا سب لاونج میں جمع تھے۔

جب زمل، ایمان، اریان اور نورم نام پر اپنی اپنی آرادے چکے تو دروازے سے ہارون شاہ اور حاکم صاحب اندر داخل ہوئے۔

راحیلا بیگم نے فوراً جگہ بنائی،

"چلیں جی، اب بڑوں کی رائے بھی شامل ہو جائے۔"

حاکم صاحب نے ہلکی سی مسکراہٹ سے بچی کو دیکھا،

"اللہ سلامت رکھے اسے...اتنا سکون ہے اس کے چہرے پر، جیسے رحمت اُتری ہو۔"

شازل نے بیٹی کو اُن کی طرف بڑھایا،

"ابو...آپ دعا دیں،اور نام بھی بتائیں اگر دل میں کچھ ہو۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

ہارون شاہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا،

"دیکھیں...نام ایسا ہونا چاہیے جو عزت بھی دے اور محبت بھی۔

میں نے کل رات خود نام نکال کر دیکھے تھے۔"

زمل نے فوراً چوٹ ماری،

"ابو جی کو بھی سختی کا شوق ہے، یہ بچی نرم ہے، Sweet سا نام ہونا چاہیے"!

ہارون شاہ نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے جواب دیا،

"سوئٹ نام بھی رکھیں، پر معنی بھی دیکھیں... ویسے مجھے 'نورین' پسند آیا۔"

ایمان نے فوراً بولی،

"اوہو! وہ تو نورم کے ساتھ مل جائے گا۔ کنفیوژن ہو جائے گی"!

حاکم صاحب خاموشی سے سب کی باتیں سنتے رہے، پھر بولے،

"میں تو چاہتا ہوں اس کا نام ایسا ہو جو ہر زبان پر آسان ہو، ہر دعا میں شامل ہو"...

نورم نے آہستہ سے اُن کی طرف دیکھا،

"تایا ابو...مجھے 'ماہین' پسند ہے۔"

حاکم صاحب کے چہرے پر جیسے روشنی آگئی،

"چاندنی جیسا نام... بالکل تم جیسا انتخاب، نرم اور پر اثر۔"

ZNZ
Zubi Novels Zone

ہارون شاہ نے اثبات میں سر ہلایا،

"نام فائنل...اب سب لوگ تیار ہو جائیں۔"

پھر اریان کی طرف دیکھا،

"تمہاری ڈیوٹی ہے، کیک لے آنا، اور ہاں...بغیر تمہاری usual بکواس کے!"

اریان نے فوراً ماتھے پر ہاتھ رکھا،

"اوہ! دل ٹوٹ گیا چاچو... لیکن کیک میں دل والا بنواؤں گا"!

سب کا قہقہہ فضا میں گونج اٹھا۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

شازل نے نورم کی طرف دیکھ کر کہا،

"ماہین کو ہم سب کی دعائیں مل گئیں... بس اب وہ دن یاد رہے گا، جب وہ بولے گی: بابا"!

★★*★*★*★*

رات کا وقت...

کمرے میں ہلکی پیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

باہر ہلکی سی ہوا چل رہی تھی...پردے مدھم ہل رہے تھے۔

اور بیڈ پر، درمیان میں —— وہی چھوٹی سی جان، ماہین، سفید کمبل میں لپٹی، سکون سے سو رہی تھی۔

نورم اُسے تکتی جا رہی تھی... جیسے اب بھی یقین نہ ہو رہا ہو کہ یہ ننھی پری اُس کی ہے۔

شازل، بیڈ کے کنارے بیٹھا، ایک ہاتھ سے ماہین کی ننھی انگلی پکڑے ہوئے، دوسرے سے نورم کی ہتھیلی سہلا رہا تھا۔

"پتا ہے نورم"...

وہ دھیرے سے بولا، "جب پہلی بار اُسے گود میں لیا... تو دل ایسا کانپ گیا جیسے پہلی بار تمہیں دیکھا تھا"...

نورم نے نظریں جھکا لیں، لبوں پر ہلکی سی شرمیلی مسکراہٹ تیر گئی۔

"تب بھی کچھ نہیں کہا تھا تم نے... آج بھی بس یہی جملہ؟"

شازل نے اُس کا ہاتھ تھام لیا،

"سچ کہوں؟ تب لفظ نہیں تھے، اب تو سانسیں بھی کم پڑتی ہیں"...

ماہین نے ہلکی سی کروٹ لی، ننھے ہونٹ سکڑ کے بند ہوئے، جیسے کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔

شازل میں بہت زیادہ خوش ہوں۔

مجھے ابھی تک ایسا لگ رہا ہے کہ یہ سب خواب ہے اور یہ ابھی ٹوٹ جائے گا۔

یہ کوئی خواب نہیں ہے نورم یہ حقیقت ہے۔ شازل نے محبت سے جواب دیا۔

اور اس کے ماتھے پر شدت بڑا بوسہ دیا،

"یہ آپ جیسی ضدی نہ ہو جائے؟"

شازل نے ہنستے ہوئے جواب دیا،

"ضدی ہو تو تم جیسی ہو... تمہاری طرح چھپ کر پیار کرنے والی... خاموش رہ کر سب کہنے والی"...

نورم نے شرما کر آنکھیں بند کر لیں۔

کمرے میں بس سانسوں کی آہٹ تھی...

اور ماہین کے ننھے سانسوں کی نرم سی لے۔

شازل نے آہستہ سے نورم کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا،

"تم ماں بن گئی ہو...اور میں؟ تم دونوں کا غلام۔"

نورم نے آنکھیں کھولیں،

"بس؟ کچھ اور نہیں؟"

Zubi Novels Zone

شازل نے ماتھے پر بوسہ دیا،

"اور کچھ کہنا رہ بھی گیا ہے؟

تم، یہ لمحہ، یہ بچی...یہی میری دنیا ہے نورم۔"

★★*★*★*★*★*

دوپہر کا وقت —— چھت پر سب بچے بیٹھے تھے، سردی کچھ کم ہو چکی تھی(

آج زمل ملے آئی تھی ماہین سے ابھی ہی زمل چھت پر آئی تھی)

انایت اور انایہ بیٹھ کر رنگولی بنا رہی تھیں، کاشف کوئی گانا گنگنا رہا تھا، اور زمل

چھت کے کونے میں کھڑی بس خاموشی سے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

جیسے کوئی چاند تلاش رہی ہو، لیکن حقیقت میں کسی کی نظریں اس پر تھیں...

آریان، جو سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا، نظریں جھکائے مگر دھیان مکمل زمل پر۔

"بہت غور سے دیکھ رہے ہو، کچھ خاص ملا آسمان میں؟"

زمل نے مڑ کر آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، ایک تارا بہت قریب لگ رہا ہے... بس تھوڑا زبان دراز ہو گیا ہے۔"

زمل ہنسی دبانے لگی۔

"کتنے بے شرم ہو تم، بات کرتے ہوئے بھی شرارت نہیں چھوڑتے۔"

آریان دھیرے سے آگے بڑھا،ایک ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑی——

"سردی بہت ہے دھوپ میں کم بیٹھو

ورنہ چہرہ مزید لال ہو جائے گا اور پھر کوئی سمجھ لے گا کہ شرم سے لال ہو"...

زمل نے فوراً بوتل کھینچی اور غصے میں بولی،

"مجھے تم سے بات نہیں کرنی"!

"کرو نہ کرو، مجھے کیا... لیکن اتنا یاد رکھنا، تم جب نہیں بولتی نا... تو مجھے اور بھی

زیادہ محبت آتی ہے تم سے"...

زمل کا دل زور سے دھڑکا۔

وہ تیزی سے پلٹی اور جانے لگی، کہ آریان نے پیچھے سے پکارا:

"ویسے تمھیں غصے میں دیکھنا... میری سب سے پسندیدہ چیز ہے"...

"اور تمھیں بلاک کرنا میری"!

زمل نے ہنستے ہوئے پیچھے مڑ کر انگلی دکھائی۔

"پہلے unblock کردو، پھر دوبارہ بلاک کرنا"!

آریان نے آنکھ مار کر کہا۔

چھت پر موجود باقی سب مصروف تھے،

مگر ان دو دلوں کی یہ ہلکی ہلکی شرارت،

کسی خوبصورت موسم کی طرح چھپ کر مہک رہی تھی...

★★*★*★*

دو مہینے پہلے ہی آریان اور زمل کی منگنی ہوئی تھی۔

رسم نہایت سادگی سے ادا کی گئی تھی——نہ کوئی ہال، نہ دکھاوا، نہ ہی شور شرابہ۔

بس اپنے، بہت اپنے لوگ تھے، اور دو دلوں کے بیچ ایک خاموش سا وعدہ۔

منگنی کے بعد زمل کا اس گھر میں آنا جانا کم ہو گیا تھا۔

پہلے جیسی بے فکری سے ہنسی، بے ساختہ باتیں، سب میں اب ایک نرمی، ایک جھجک سی شامل ہو گئی تھی۔ شاید رشتہ بدل گیا تھا... یا پھر نظر کا زاویہ۔

آریان نے بھی اپنے بابا کے ساتھ بزنس جوائن کر لیا تھا۔

"ایک سال بعد"...

"شازل ابھی تک تیار نہیں ہوئے؟آپ حد کرتے ہیں"!

نورم نے تھوڑا سا غصے اور زیادہ محبت سے آواز لگائی۔

"یہ سب چھوڑو،ماہی کہاں ہے؟"شازل نے سامنے آتے ہی پوچھا۔

"ماہی تو کب کی تیار ہو چکی ہے۔اپنی دادو کے پاس ہے۔اور آپ جلدی تیار ہو جائیں ورنہ بارات لیٹ ہو جائے گی"!

)آج آریان اور زمل کی بارات تھی۔(

شازل جلدی جلدی تیار ہو کر باہر نکلا ہی تھا کہ اس کی نظر آئینے کے سامنے کھڑی نورم پر پڑی——وہ ہلکے گلابی جوڑے میں، بالوں میں ننھی کلیاں سجائے، دلہنوں سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

شازل بے ساختہ اس کے قریب آیا، اور نرمی سے اس کے گرد بازوؤں کا حصار بنا لیا۔

"آج تو میری بیوی بہت پیاری لگ رہی ہے"...

وہ مدھم آواز میں بولا، جیسے کوئی راز سنایا ہو۔

Zubi Novels Zone

نورم ایک پل کو بوکھلا گئی۔

"ک... کیا ہو گیا ہے شازل! سب تیار ہیں، بارات لے کر جانی ہے...اور آپ..." وہ نظریں چرا کر بولی۔

شازل نے مسکرا کر کہا،

"کوئی بات نہیں... اگر بارات دو منٹ لیٹ ہو گئی تو کیا فرق پڑتا ہے؟ دل تو وقت پر دھڑک رہا ہے...اور تم سامنے ہو، یہی کافی ہے۔"

نورم کی نظریں جھک گئیں۔ وہ کچھ نہ بولی... صرف شازل کی موجودگی کو محسوس کرتی رہی۔

۔♪

نکاح مکمل ہو چکا تھا۔دعائیں دی جاچکی تھیں۔ہال کے روشن چراغ اب کچھ مدھم ہو چکے تھے۔

قہقہوں کی جگہ آنسوؤں کی نمی تھی،اور ہر چہرے پر اداسی کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔

زمل خاموش کھڑی تھی،نگاہیں زمین پر تھیں،ہاتھوں میں مہندی سجی تھی اور دل میں اک عجب سا خلا۔

اس کی ماں نے اسے گلے لگایا تو آنسوؤں کا بندھ ٹوٹ گیا۔

"میری بچی...اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے...جہاں بھی رہو،آباد رہو۔"

زمل کی آنکھیں نم تھیں، مگر وہ رو نہیں رہی تھی۔ جیسے آنسو اندر بہہ رہے ہوں۔

چھوٹی بہن اس کے ہاتھ سے لپٹ کر رونے لگی:

"آپی... آپ چلی جائیں گی؟"

زمل نے صرف اتنا کہا، "تم تو میرے دل میں رہو گی نا"...

باپ نے پہلی بار آنکھیں چرائیں، لیکن لبوں پر دعاؤں کا ورد جاری رہا۔

دادا جان نے آریان کو سینے سے لگایا:

Zubi Novels Zone

"بیٹا...بیٹی امانت ہوتی ہے، بس امانت سمجھ کر رکھنا۔"

آریان نے خاموشی سے سر جھکا دیا۔

پھر اس نے ہاتھ بڑھایا۔

زمل نے ایک آخری نظر گھر پر ڈالی...ہر کونے کو جیسے آنکھوں میں قید کیا، ہر آواز کو دل میں محفوظ کیا...

پھر وہ آہستہ سے آگے بڑھی، اور آریان کا ہاتھ تھام لیا۔

رخصتی ہو چکی تھی...لیکن دلوں میں ایک زندگی ہمیشہ کے لیے بسا دی گئی تھی۔

گاڑی کے دروازے کے ساتھ زمل نے نظریں جھکائیں،اور آریان نے نرمی سے کہا:

"تم نے یہ گھر چھوڑا ہے... مگر میرا دل آباد کر دیا ہے۔"

♪♪

آریان نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ بند کیا،زمل کی دھڑکن جیسے تیز ہو گئی۔

کمرہ روشنی، پھولوں اور مہک سے سجا ہوا تھا—— مگر اس سے زیادہ وہ خاموشی بول رہی تھی۔

زمل بیڈ پر بیٹھی، نظریں جھکائے،دوپٹے میں چھپی ہوئی۔

آریان آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اس کے سامنے آیا۔

کچھ لمحے خاموش رہا... پھر آہستہ سے بولا:

"ڈرو مت... کھا نہیں جاؤں گا۔ ویسے بھی، تم تو اتنی کمزور ہو... شاید تمہیں کھانے سے پہلے ہی چائے بنانی پڑے مجھے!"

زمل نے چونک کر نظریں اٹھائیں، "کیا؟"

آریان ہنسنے لگا، "مجھے لگا پہلی رات دلہن چپ رہتی ہے؟ تم تو فوراً بول پڑی ہو!"

زمل شرم سے مسکرادی، "توتم ہی چپ کرواؤنا۔"

آریان نے شوخی سے جھک کر کہا، "چاہوتوچپ کروادیتاہوں...پر kiss کے بغیر نہیں"!

زمل نے جھٹ سے دوپٹہ منہ پر مارا، "بے شرم"!

آریان پیچھے ہٹتے ہوئے قہقہہ مارا، "بیوی ہوگئی ہو،اب 'بے شرم' کہنا منع ہے"!

زمل نے تکیہ اٹھا کر مارا، "اچھا؟اور شرم تمھارے اندر کہاں ہے جناب؟"

آریان نے تکیہ پکڑا، "شرم تو تمہارے دوپٹے کے ساتھ چلی گئی...اور ہاں، یہ تکیہ جنگ بند کرو، میں صلح کے موڈ میں ہوں"!

پھر اچانک، آریان سنجیدہ ہوا...

آہستہ سے زمل کے قریب آیا...

اس کا ہاتھ پکڑا...

"مزاق اپنی جگہ... مگر تم میری زندگی کا سب سے سنجیدہ فیصلہ ہو زمل۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں، تمھاری ہنسی کبھی کم نہ ہونے دوں گا...اور آنسو؟ وہ میرے ہوں گے، تمہارے نہیں۔"

زمل کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

"اور آج سے"...

آریان نے آہستہ سے اس کے چہرے سے دوپٹہ ہٹایا،

"تم صرف زمل نہیں... تم میری زمل ہو۔"

Zubi Novels Zone

زمل نے جھک کر اس کے کندھے سے سر لگا دیا...

خاموشی بولنے لگی، اور پہلی رات... دو دلوں کی شروعات بن گئی۔

چند لمحے بعد، آریان پھر سے شرارت سے بولا:

"ویسے سچ بتاؤ، کھانا اچھا تھا یا شوہر؟"

زمل نے زور سے تکیہ اس کے منہ پر دے مارا۔

"گڈ نائٹ، مسٹر فلرٹی"!

.

♪💖

..

کمرے میں ہلکی مدھم روشنی تھی۔

دیوار پر چلتی گھڑی کی سوئیاں رات کے 11 بجا چکی تھیں۔

شازل ابھی ہی چینج کر کے بیڈ پر لیٹا تھا،

جبکہ نورم گود میں ماہی کو لیے ہوئے مسلسل تھپکیاں دے رہی تھی۔

"یہ سو کیوں نہیں رہی؟ پورا دن کھیلا ہے اس نے اب بھی نہیں تھکی"!

نورم نے جھنجھلاتے ہوئے شازل کی طرف دیکھا۔

شازل نے ہنستے ہوئے سر اٹھایا،

"شاید اس نے رات کو بھی کھیلنے کی پلاننگ کی ہو... میرے جیسی ہے۔"

"آپ جیسے؟" نورم نے آنکھیں دکھا کر کہا،

"تو اب آپ ہی سنبھالیں، میری بازو تو تھک گئی"!

شازل ہنستا ہوا اٹھا،

"آؤ میری شہزادی، پاپا کی گود میں آجاؤ۔"

ماہی نے قہقہہ مارا اور ننھے ہاتھ آگے کر دیے۔

جیسے صرف وہی اس وقت سب کو سنبھال رہی ہو۔

شازل نے اسے گود میں لیا، وہ ہنستی رہی، اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ شازل کی ناک کو پکڑنے لگی۔

"بس کرو ماہی! سونا ہے!" نورم نے پیار سے ڈانٹا۔

تبھی ماہی نے آہستہ سے منہ سے بولا:

"ما...ما"...

نورم کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"کیا کہا؟ ماما؟ پھر سے بولو"!

Zubi Novels Zone

ماہی نے ہنستے ہوئے گردن ہلائی،

"پا...پا"...

شازل کی آنکھیں بھیگنے کو تھیں۔

اس نے نورم کی طرف دیکھا،

"دیکھا؟ یہ لمحے...زندگی سے قیمتی ہیں"!

نورم آکر بیڈ پر ان کے قریب بیٹھ گئی،

"بس اب سلا دیں...پلیز... تھک گئی ہوں۔"

شازل نے ماہی کو اپنے سینے سے لگایا، اور آہستہ آہستہ تھپکانے لگا۔

"چند لمحے تمہارے ساتھ...زندگی جیسی لگتے ہیں"...

ماہی نے آہستہ آہستہ آنکھیں بند کیں۔

نورم اس کی گود میں ٹیک لگا کر بیٹھ گئی،

اور شازل نے ایک ہاتھ سے ماہی کو تھپکا، دوسرے سے نورم کا ہاتھ تھام لیا۔

"اب تم بھی سو جاؤ ماما"...

شازل نے دھیرے سے کہا۔

"ہاں... پاپا..." نورم ہنس کر بولی،

"پر صبح تم ہی اٹھاؤ گے اگر یہ دوبارہ جاگ گئی"!

"ڈیل!" شازل نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

کمرے میں خاموشی اتر آئی۔

★★*★*★*★*

کمرے میں صبح کی روشنی دھیرے دھیرے پھیل رہی تھی۔

نورم نے آنکھیں کھولیں،اور سامنے شاذل کو دیکھا——ماہی کو گود میں لیے، پیار سے جھلا رہا تھا۔

چھوٹے چھوٹے لمحے...جو کبھی خواب تھے، آج حقیقت کی صورت سامنے تھے۔

ZNZ Zubi Novels Zone

نورم نے آنکھیں موند لیں...

ایک خاموش شکر، ایک نرم سا سکون...

جیسے اندر کہیں کوئی کہہ رہا ہو:

"سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے... تمہاری کہانی، تمہاری محبت، مکمل ہو چکی ہے۔"

~♪~

"دعا کی طرح ملی، محبت کی طرح رکھی گئی...

وہ کہانی نہیں، کسی کی زندگی بن گئی"

The End

اگر یہ کہانی آپ کے دل کو چھو گئی ہو...

اگر نورم کی خاموشیاں، شازل کا پیار، یازمل کی شوخیاں آپ کو کچھ لمحے اپنے ساتھ لے گئیں ہوں...

تو دل سے شکریہ کہ آپ نے میرے لفظوں کو وقت دیا۔

یہ صرف ایک کہانی نہیں تھی،

یہ اُن جذبوں کا عکس تھی...جو کبھی کہے نہیں جاتے، بس محسوس ہوتے ہیں۔

اگر یہ ناول آپ کو اچھا لگا ہو،

تو دعاؤں میں یاد رکھنا...اور اپنے لفظوں کے ساتھ اس محبت کو بانٹ دینا۔

Zubi Novels Zone

-محبت کے ساتھ،

حیا رائٹر

شکریہ

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

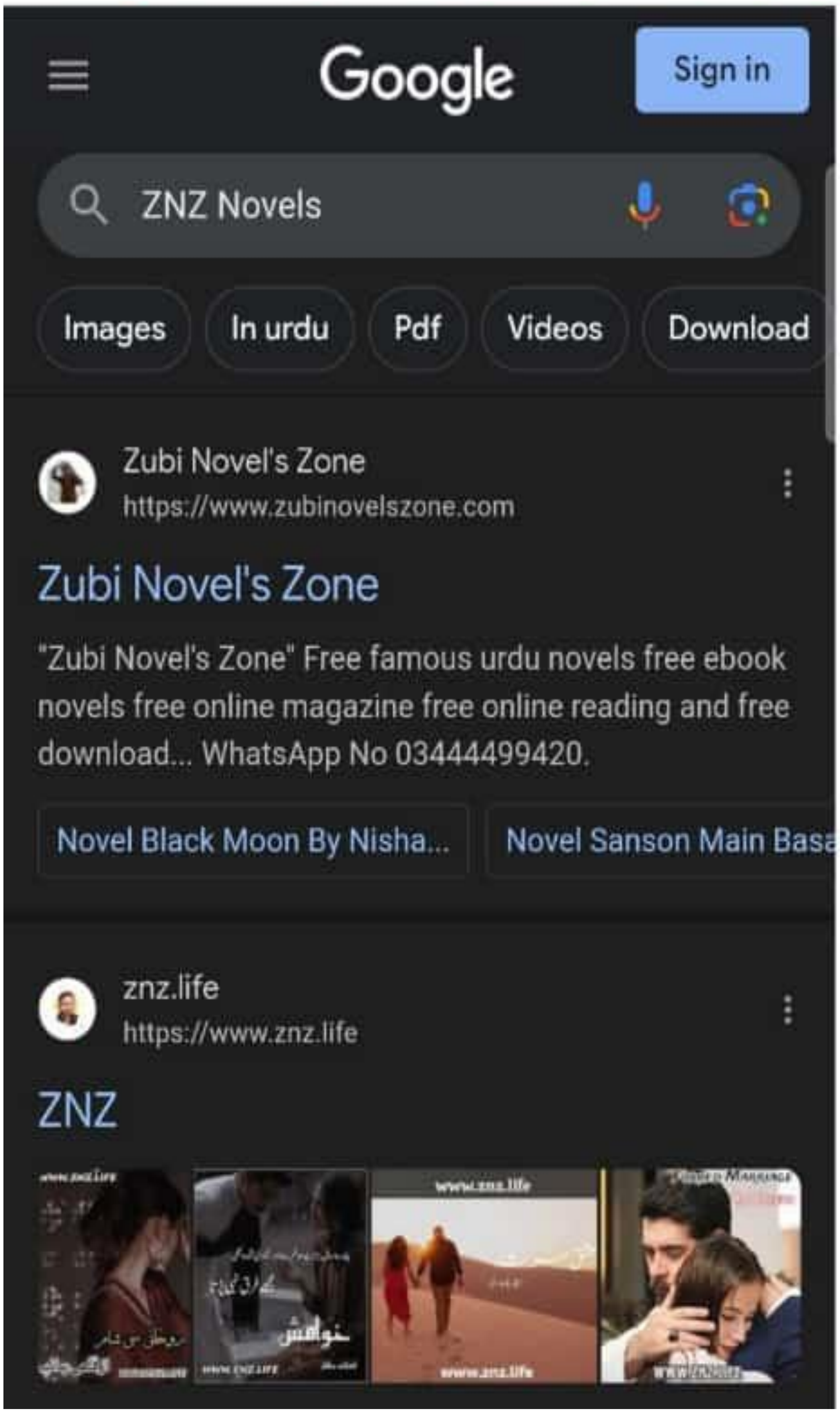

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now